

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226046

UNIVERSAL
LIBRARY

وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُرْكِينَ ط

الحمد لله کہ ہم نے جمع الحسنات المسمیٰ ترتیب الصلوٰۃ جو جمع کیا ہوا
 حاجی محمد کاتب سمیع الدین کا اسمین کہی نسخہ میں اول ترتیب الصلوٰۃ اور فقہ
 ہندی اور ختم قرآن کی دعا اور دعا گنج العرش اور نیتین نماز و تکبیران اور نماز پنجہ
 اور تسبیح اور دوسری عبادت کا بیان اور تحریکات کناح اور کناح کا خطبہ و ترتیب
 اسکی اور زکوٰۃ کی ترتیب اور میر کا بیان اور عقیدہ کا بیان اور کلمات کفر و ایمان کا
 بیان اور گنج العرش اور فضائل رسول شریف کے اور درود حاضری اور درود اکبر
 اور قصہ معین اور دعا یابی اور اسما و شریف جنائز و رکائات علی علیہ السلام کے
 اور اسما الحسنیٰ اور ضرب البحر معہ ترتیب کے اور قصیدہ غوثیہ ترجمہ اور بڑی فاتحہ کا نیک
 بعد پڑھنے کی اور فائدہ سات آیتوں کا اور کلمات کفر کے اور مناجات نہایت نیک
 رضی اللہ عنہ اور چھوٹے چھوٹے غرض یہ سب بارے میں یقین من بلکہ زیادہ ہیں جو واسطہ
 نفع مسلمانوں کے برای حصول مطالب دینی و دنیوی کے بامید ثواب عظیم کے بندہ دگر کہم
 اقل الحاج قاضی براہیم خلیف قاضی نور محمد صاحب لہما اللہ تعالیٰ و جناب رالہ دین بن
 جیو انصاحب در ۱۰۸۰ ہجری ۱۰ بارہ ہجری بنوی علیہ افضل الصلاۃ والسلام

مطبع حیدرآباد لاہور ۱۰۸۰ ہجری ۱۰ بارہ ہجری بنوی علیہ افضل الصلاۃ والسلام



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اول كطبت لا اله الا الله محمد رسول الله دوم كنه شهادت كا
اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا
عبد له ورسوله ورسول الله محمد بن عبد الله ولا اله الا الله
والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم جازم كنه توحيد
لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت
وهو حي لا يموت ولا ينام ولا يفوت ابداً بيده الخبز وهو على كل شيء
قدير بحم كنه وكفر اللهم اني اعوذ بك من ان اشرك بك شيئاً
واذا اعلم به استغفرك لما لا اعلم به ثبت ورجعت عنه واسميت
واقول اني اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد
ان محمداً عبده ورسوله (در ايمان فضل ويد) امت بالله وملائكته
وكتبه ورسوله واليوم الآخر والقدر خيره وشره من الله تعالى البعث

[illegible]

بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ اِيَانُ مَجْلُ بَيَانِ اَمْتِ بِاللهِ كَمَا هُوَ بِاسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ
وَقِيلَتْ جُمُيعُ احْكَامِهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ شَمَّ كُلَّهُ اسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيمَ
الَّذِي لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ يَا رَبِّ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي
لَا أَعْلَمُ اَنَّكَ أَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوبِ يَا عَفَّارُ الذُّنُوبِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّحِمِينَ هَمَّ كُلِّ اسْلِدِ اسْتَغْفِرُ اللهَ أَنْتَ رَبِّي لَا اِلَهَ اِلَّا أَنْتَ
خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَعَتُ أَبُوْكَ لَكَ بِعَيْنِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْكَ يَذُنُّ لِي
فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا أَنْتَ بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ اَوْ مِمَّنْ اسْتَغْفَرُ مِهْمَةً رُحْنَا جَاهُ اسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّي
مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ عَمْدًا اَوْ خَطَا اَوْ نِسْيَانًا اَوْ سُرًّا اَوْ عَلَانَةً
وَأَتُوبُ إِلَيْكَ اللهُ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاعْفُ خَطِيئَتِي
وَخَطِيئَةَ وَالِدَيَّ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ بِهِنَّ اسْتَغْفِرُ
بِهِ مِهْمَةً اسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
عَفَّارُ الذُّنُوبِ سَتَارُ الْغُيُوبِ كَسَّافُ الْكُرُوبِ عَلَامُ الْغُيُوبِ
بِمَقْلَبِ الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بِهِنَّ جَاهُ كَرْسِيٍّ بِرَحْمَتِهِ
يَرْسُلَانِ كَوَالَرَامِ هِيَ كَوَالِدِ مَا جَدَّ هَضْبَ مُحَمَّدٍ طُفِي صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ سَمَّ عَبْدُ اللهِ

[illegible]

والتوسل ان حق بين بني علي بن ابي طالب
نبت رسالت النبي صلى الله عليه وآله وسلم
فيهم من آل بيته وعلوه على سائر الناس
بما فيهم من آل بيته وعلوه على سائر الناس

[illegible][illegible]

[illegible]

اور یہ سنت کی ہے تَوَيْتُ أَنْ أَصَلِّيَ لِلَّهِ تَعَالَى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ صَلَوةَ الظُّهْرِ سَنَةِ رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى مُتَوَجِّهًا إِلَى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ اللَّهُ أَكْبَرُ بِهِ نَضَلْ نَيْتُ تَوَيْتُ أَنْ أَصَلِّيَ لِلَّهِ تَعَالَى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ صَلَوةَ الظُّهْرِ فَرَضَ اللَّهُ تَعَالَى فَرَضَ هَذَا الْوَقْتُ مُتَوَجِّهًا إِلَى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ اللَّهُ أَكْبَرُ بِه نَيْتُ سَنَةِ كَيْ تَوَيْتُ أَنْ أَصَلِّيَ لِلَّهِ تَعَالَى رَكَعَتَيْنِ صَلَوةَ الظُّهْرِ سَنَةِ رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى مُتَوَجِّهًا إِلَى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ اللَّهُ أَكْبَرُ بِهِ نَضَلْ نَيْتُ تَوَيْتُ أَنْ أَصَلِّيَ لِلَّهِ تَعَالَى رَكَعَتَيْنِ صَلَوةَ الظُّهْرِ مُتَوَجِّهًا إِلَى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ اللَّهُ أَكْبَرُ بِهِ نَيْتُ عَمِلَ عَزَى كَيْ تَوَيْتُ أَنْ أَصَلِّيَ لِلَّهِ تَعَالَى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ سَنَةِ رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى صَلَوةَ الْعَصْرِ مُتَوَجِّهًا إِلَى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ اللَّهُ أَكْبَرُ بِه نَيْتُ فَرَضَ كَيْ تَوَيْتُ أَنْ أَصَلِّيَ لِلَّهِ تَعَالَى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَرَضَ اللَّهُ تَعَالَى فَرَضَ هَذَا الْوَقْتُ مُتَوَجِّهًا إِلَى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ اللَّهُ أَكْبَرُ بِهِ نَضَلْ نَيْتُ كَيْ تَوَيْتُ أَنْ أَصَلِّيَ لِلَّهِ تَعَالَى ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ صَلَوةَ الْمَغْرِبِ فَرَضَ اللَّهُ تَعَالَى فَرَضَ هَذَا الْوَقْتُ مُتَوَجِّهًا إِلَى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ اللَّهُ أَكْبَرُ بِه نَضَلْ نَيْتُ كَيْ تَوَيْتُ أَنْ أَصَلِّيَ لِلَّهِ تَعَالَى رَكَعَتَيْنِ صَلَوةَ الْمَغْرِبِ سَنَةِ رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى مُتَوَجِّهًا إِلَى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ اللَّهُ أَكْبَرُ بِه نَضَلْ نَيْتُ تَوَيْتُ أَنْ أَصَلِّيَ لِلَّهِ تَعَالَى رَكَعَتَيْنِ صَلَوةَ الْمَغْرِبِ مُتَوَجِّهًا

[illegible]

الحمد لله قبل كل واحد والحمد لله بعد كل واحد والحمد لله على كل حال
والحمد لله على نعمائه والحمد لله رب العالمين رب اغفر وارحم وانت
خير الرحيم وانت خير الغافرين بحسب لاله الا الله محمد رسول الله
برحمتك يا ارحم الراحمين اور یہ وزن واسطے سنت جمع کہ الصلوة سنۃ
الجمعة الصلوة اور عبارت قبل جمع کی پھر اسکی ہر تہیت، ثوبت ان اعلیٰ لیلو
اربع رکعات قبل الجمعة سنۃ رسول الله تعالیٰ منو حجاز الی ہمة الکعبة
الشرفیة الله اکبر یہ نہ نام کہ خطیب خطبہ کو منبر پر چڑھے وقت نوؤں پہن کہ
ان الله و ملائکته یصلون علی النبی یا ہما الذین امنوا صلوا علیہ
وسلوا تسلیما یا معشر المسلمین رحمکم الله قد ورد فی الخبر عن سید
النبر و شفیع الامة فی یوم الحشر و النبر سید الاشرف و متمم مکارم
الاخلاق و الاوصاف سید العرب و الجم سید نا محمد بن عبد الله
ابن عبد المطلب ہاشم بن عبد مناف اذ قال اذا صعد الخطیب
علی المنبر فلا یتکلن احدکم من تکلم فقد لعی ومن لعی فلا جمعة
لہ انصتوا حکم الله تعالیٰ فاستمعوا عفر الله لنا و لکم و لو الدنیا
و لو الدنیکم و لا ستاذینا و لا ستاذیکم و لجمیع المؤمنین و المؤمنات
و المسلمین و المسلمات فاستغفرہ اذ ہوا العفو الرحیم اور یہ خطیب
خطبہ کو منبر پر چڑھے وقت پڑا اللهم اخذ لنا بالخیر حجة قرأ العظیم

لنخی دینا ہووے ۲ روا ہووے

اداکرے ہر کہتین بعد فاتحہ کے یا انکر لمی را خلاص اور دونوں قبل عود کو پانچ باچ مرتبہ
پھر عود فارغ ہوئے ماز تہزہ بار ستغفار پڑھے اور ثواب کا والدین اور محمد ازلے ارواح کو
بلکہ تمام مسکین کے حق میں بخشے خدا اس شخص کو بخشے گا اگرچہ عاق والدین کا بھی پور ثواب
شہید اور صدیقوں کے پاویگا اس طرح مسافتیچ الجنان میں فائدہ بعضے بزرگوں ذکر کیا ہے
کہ جو کوئی بعد نماز معرکے دو رکعت نماز پڑھتا ہی اور نیت اسی اس طرح کرتا ہی کہ نماز پڑھتا ہو
واسطے اللہ تعالیٰ کے اور ہدیہ بھیجتا ہو جناب سولہ میں کر کے نیت پوری کرے تو ایک
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے تو شفا و کائنات کی اسکو نصیب ہوگی اور ایک رکعت
بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکفر اور دوسری میں بعد فاتحہ کے قل هو اللہ احد یہ گناہ سے
ہو کر توجیلتے ہیں فرشتے اس کو عتین میں کہ وہ مکان تو نین آسمان سے بہت مختصر کھاتوں
فائدہ نماز تہجد کا اول پہ نماز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی بعد از ان نفل ہوگی اور افضلہ
اس نماز کی بے انداز ہے اگر کچھ چاہے تو کیا میں بن جاؤں لیکن یہاں مختصر کھاتا ہو حضرت
رسالت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ احب الصلوات لواللہ صلوة دَاوُد یعنی بارگاہ
نماز تہجد کی ہیں قوت الصلوات یہ کھاتے کہ جب کوئی ارادہ اسکے پڑھنے کا کرے نتیجہ کہ سورہ
فرقان اور شعرا کو بارہ رکعتوں میں تقسیم کر کے پڑھے کہ وہ ان دونوں سورتوں میں تین سو آیت
ہیں اگر یہ یاد نہ ہو تو تیس سو و قعہ اور نوں الصلوات و سورۃ الحاقہ اور سئل سائل علیہ اگر یہ
یاد نہ ہو تو تیس سو بارہ عم کا پڑھے اگر وہ بھی یاد نہ ہو تو وہ السماء والطارق سورۃ الناس تک
تقسیم کر کے پڑھے بارہ رکعتوں میں اگر یہ بھی یاد نہ ہو تو ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۃ قل ہو اللہ

دوسرا انگارہ ایک بار مرتبہ یا تین تین بار پڑھو فائدہ تسبیح نماز کا کہ وہ چار رکعت ہیں
 قرأت میں مختار ہے جو چاہے سو پڑھے اس کے پڑھنے کی بہتر ترتیب یہ کہ بعد قرأت کے **سُبْحَانَ اللَّهِ**
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھے دس بار اور دو کو میں دس بار بعد **سُبْحَانَ**
رَبِّيَ الْعَظِيمِ کے پڑھے اور قیام میں دس بار پڑھو اور سجدہ میں دس بار پڑھو دس مرتبہ میں
 پڑھے اس طرح پڑھ کر کو تین بجھ مرتبہ ہوں گے پڑھے اور بھی اس کے پڑھنے کی ترتیبیں ہیں
 لایضا بہر بہت ہیں فائدہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کہ جو کوئی بعد نماز حرکت کرے چھ رکعت نماز پڑھے ساتھ صدق دے تو ثواب ہے بڑا
 عبادت کا اللہ تعالیٰ اس کو دلو گا یا شخص نے تمام شب نماز گزاری اور اللہ تعالیٰ اسے
 وعدہ معزز کا کیا ہے اللہ کان لا اوابین غفور راحم فائدہ
 چار رکعت عرفیہ رکابان و کجی چار رکعت ہیں اول رکعت میں بعد فاتحہ کے تین تین بار قل ہو
 احد محمد اور دوسری وایت میں پنجاہ پنجاہ مرتبہ اخلاص محمد بعد فاتحہ کے پڑھے پھر پڑھے
سُبْحَانَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَدَدَ لَيْلَى الدُّهُورِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَدَدَ كَوْكَبِ
الْبُحُورِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَدَدَ رِيَّاحِ وَالصُّحُورِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَدَدَ مَنْ لَيْلَى بَوْمِ
يَفْعُ فِي الصُّبُورِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَدَدَ سَنُونَ الْجَبَرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّسُولِ وَالشُّعُورِ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ عَدَدَ خَطَايَ الظُّلُومِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَدَدَ مَخِ الْعُيُونِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَيْرُ مَا
يَجْمَعُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي أَيْلٍ دَاعِسَسٍ وَالضُّبِ دَانَسَسٍ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ
خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَآحِبَائِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحْمِينَ فائدہ عاشور

وہ صاع عراقی چار من کا ہوتا ہے اور من چالیس تڑکا ہوتا ہے اور ستار ستر چار
مشق کا ستار یعنی سیر نوہن حساب سے من ایک سو اسی مثقال کا ہوتا ہے بشرط
ہیں اور مثقال میں طکا اور قیرط پانچ جو کا ہوتا ہے ہر ہیکل شرح وقایہ پانچ فاندہ
صاع آٹھ رطل کا اور رطل سیر کا اور سیر طے ہے درم شرعی حساب ایک ہزار اور سیر
درم شرعی کا ہوا اور ایک درم چودہ قیرط کا اور ایک قیرط پانچ جو کا حساب ایک درم
جو کا اور ایک درم ہفتیس کھوگی کا ہے ہر مضمون شرح اور اد کا فاندہ ایک صاع کا ہر ہیکل
اور آٹھ سو جو کا ہوا اس قدر جو کے چوبیس ہزار دو سو چھاسٹھ رتی ہیں وہ جاوہر اور رتی
ہوتی ہیں چوبیس ہزار اور ہندو رتی کا ہوا دورتی اور دو جو اور ہا
ہوتا ہے آٹھ رتی کا اور ہندو ماشہ کا دو اور باون تولے ہوا ماشہ اور دورتی دو جو اور ہر
اور بارہ ماشہ کا ایک تولہ ہوتا ہے اور سیدر تو یکے تین سیر ہو اور اڑانی چھٹا نکاتین کا
دورتی دو جو اور بیاض ایک صاع کے تین سیر ہو بارہ تولے تولے دورتی دو جو اور ہر ہیکل
صاحب بن پوری سیر ہے جو ہیکل نور و یکہ ہے جو روپیہ ہر سیر کا جو ماشہ کا ہر ہیکل
اپنے شہر کے موافق لگایا گیا ہے سیر ہیکل ہے تولہ بھی لکھ دیا ہے اس تولہ سے سیر بنا لیا کہ اللہ
اعلم بالصواب فاندہ نکاح میں دو فرض ہیں ایک شرط ایجاب قبول فرض ہے اور
شرط ہے اور ایجاب ہے بولتے ہیں کہ پہلے مرتبہ اقرار کرے اور پچھتے قبول جو کرے اسے
قبول کہتے ہیں یہ دونوں لفظ ضامی طریق سے ہوئے اگر مستقبل کب طریق ہو تو
درست نہیں اگر ایک لفظ ضامی کا ہو اور دوسرا لفظ مستقبل کا ہو تو بھی درست ہو گا

وہ صاع عراقی چار من کا ہوتا ہے اور من چالیس تڑکا ہوتا ہے اور ستار ستر چار
مشق کا ستار یعنی سیر نوہن حساب سے من ایک سو اسی مثقال کا ہوتا ہے بشرط
ہیں اور مثقال میں طکا اور قیرط پانچ جو کا ہوتا ہے ہر ہیکل شرح وقایہ پانچ فاندہ
صاع آٹھ رطل کا اور رطل سیر کا اور سیر طے ہے درم شرعی حساب ایک ہزار اور سیر
درم شرعی کا ہوا اور ایک درم چودہ قیرط کا اور ایک قیرط پانچ جو کا حساب ایک درم
جو کا اور ایک درم ہفتیس کھوگی کا ہے ہر مضمون شرح اور اد کا فاندہ ایک صاع کا ہر ہیکل
اور آٹھ سو جو کا ہوا اس قدر جو کے چوبیس ہزار دو سو چھاسٹھ رتی ہیں وہ جاوہر اور رتی
ہوتی ہیں چوبیس ہزار اور ہندو رتی کا ہوا دورتی اور دو جو اور ہا
ہوتا ہے آٹھ رتی کا اور ہندو ماشہ کا دو اور باون تولے ہوا ماشہ اور دورتی دو جو اور ہر
اور بارہ ماشہ کا ایک تولہ ہوتا ہے اور سیدر تو یکے تین سیر ہو اور اڑانی چھٹا نکاتین کا
دورتی دو جو اور بیاض ایک صاع کے تین سیر ہو بارہ تولے تولے دورتی دو جو اور ہر ہیکل
صاحب بن پوری سیر ہے جو ہیکل نور و یکہ ہے جو روپیہ ہر سیر کا جو ماشہ کا ہر ہیکل
اپنے شہر کے موافق لگایا گیا ہے سیر ہیکل ہے تولہ بھی لکھ دیا ہے اس تولہ سے سیر بنا لیا کہ اللہ
اعلم بالصواب فاندہ نکاح میں دو فرض ہیں ایک شرط ایجاب قبول فرض ہے اور
شرط ہے اور ایجاب ہے بولتے ہیں کہ پہلے مرتبہ اقرار کرے اور پچھتے قبول جو کرے اسے
قبول کہتے ہیں یہ دونوں لفظ ضامی طریق سے ہوئے اگر مستقبل کب طریق ہو تو
درست نہیں اگر ایک لفظ ضامی کا ہو اور دوسرا لفظ مستقبل کا ہو تو بھی درست ہو گا

وَأَنَّهُمْ مَتَّبِعُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ اور اگر میت
مرد ہو تو ایسا بولے یا عبد اللہ بن امّہ اللہ اذکر العہد الذی اوت
اگر میت عورت ہو تو ایسا بولے یا امّہ اللہ بنت حواء اذکر العہد
الذی خرجت اگر مرد ہو تو خرجت عورت ہو و خرجت کے کی زیر پر
علیہ من دار الدنيا الى دار الآخرة وهو شهادة أن لا إله إلا الله
وأن محمداً رسول الله وأن الجنة حق وأن النار حق وأن الموت
حق وأن القبر حق وأن المنكر والتكفير حق وأن السؤال حق
وأن الجواب حق وأن الحساب حق وأن الميزان حق وأن العتق
حق وأن المحض حق وأن الفصاح حق وأن الشفاعة حق وأن
الصراط حق وأن الحشر حق وأن الرؤية لله تعالى في الجنة للو
حق وأن البيعة آتية لأرب فيها وأن بيعت من في القبر و
رضيت بالله عز وجل واسطه رضى ربي عنى لو رباً واحداً ولا يسألكم
ديناً ولا يحل على رسول الله صلى الله عليه وسلم رسولاً نبياً هذا أول منزل من منازل الآخرة
وأخر منزل من منازل الدنيا القانية كما قال الله تعالى في تحكيم
كتابہ العزيز الحكيم منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة
أخرى إلا أن يأتيك عورتي واسطه يا نبيك ربي لو ان الملك انكر ما
ألوكلان المحاسبان فلا يضر عاك ولا يهيباك ولا يروغاك ولا

[illegible][illegible][illegible]

وَبِإِطَاعٍ طَاعَةً وَطَرَاوَةً وَبِإِطَاءٍ طَفَرًا وَطَرَفَةً وَبِالْعَيْنِ عَمَوًا وَ
هَافِيَةً وَبِالْعَيْنِ عَيْنًا وَعَيْنَةً وَبِالْفَاءِ فَوْزًا وَفَالِحًا وَبِالْقَافِ
قُرْبًا وَقِنَاعَةً وَبِالْكَافِ كَمَالًا وَكَرَامَةً وَبِاللَّامِ لُطْفًا وَلِقَاءً وَبِالْمِيمِ
مَغْفِرَةً وَمَتَاعًا وَبِالنُّونِ نُورًا وَنَجَاةً وَبِالْوَاوِ وُسْعَةً وَوِلَايَةً
وَبِالْهَاءِ هِمَّةً وَهَدَايَةً وَبِالْيَاءِ يُسْرًا وَيَقِينًا اللَّهُمَّ طَهِّرْ قُلُوبَنَا وَقَرِّ
عُيُونَنَا وَاسْكُرْ عَوْرَاتَنَا وَاشْفِ مَرْضَانَا وَاقْصِرْ يَوْمَنَا وَبَيِّضْ وَجْهَنَا
وَارْحَمْ آبَانَا وَاعْفِرْ أَمْرَانَا وَاصْلِحْ دِينَنَا وَاحْفَظْ دُنْيَانَا وَرَطِّبْ
لِسَانَنَا وَاقْبَلْ كَلَامَنَا وَقَرِّ جَسَادَنَا وَخَرِّبْ أَحْسَادَنَا وَشَتِّ شَمُولَنَا
عَدَائِنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ بِحُجْمَتِ هَذَا الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ بِنَسِيكِ
الْكِرَامِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ قِرَاتَنَا وَتَجَاوَزْ عَنَّا مَا كَانَ مِنَّا فِي تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ مِنْ
خَطَا أَوْ نِسْيَانٍ أَوْ تَخَرُّفٍ كَلِمَةٍ عَنْ مَوَاضِعِهَا أَوْ تَقْدِيمٍ أَوْ تَأْخِيرٍ أَوْ زِيَادَةٍ
أَوْ نَقْصَانٍ أَوْ نَأْوِيلٍ عَلَى مَا أَنْزَلْتَهُ عَلَيْهِ أَوْ رَيْبٍ أَوْ شَكٍّ أَوْ سَهْوٍ أَوْ سَوْءٍ
لِلْحَانِ أَوْ تَعْجِيلٍ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ أَوْ كَسَلٍ وَسُرْعَةٍ أَوْ رَجْعٍ لِسَانٍ أَوْ قَهْرٍ
بِغَيْرِ قُوَّةٍ أَوْ ادْعَاءٍ بِغَيْرِ مَدْعٍ أَوْ أَظْهَارٍ بِغَيْرِ بَيِّنٍ أَوْ تَشْدِيدٍ أَوْ هَمَزٍ
أَوْ جَزْمٍ أَوْ عَرَابٍ بِغَيْرِ مَا كَتَبَهُ أَوْ قَوْلَةٍ رَغَبَةٍ عِنْدَ آيَةِ الرَّحْمَةِ أَوْ آيَةِ الْعَذَابِ
فَاعْفِرْ لَنَا رَبَّنَا وَانْكُتِبْ مَعَ الشَّاهِدِينَ اللَّهُمَّ تَوَدِّ قُلُوبَنَا بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ
وَزَيِّنْ أَخْلَاقَنَا بِالْقُرْآنِ وَحَسِّنْ أَبْدَانَنَا بِالْقُرْآنِ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْآنِ

سُبْحَنَ الدَّرَامِ الْفَاعِمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ لَوْاحِدِ الْقَهَّارِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ
لَوْاحِدِ الْوَاحِدِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْقَرِيبِ الْحَبِيبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْوَكِيلِ
الْكَفِيلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْقَرِيبِ الرَّحِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ لَوْزِ الْعَقَدِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْخَبِيِّ مَحْيَتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ لِحَيِّ الْقَيُّومِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
سُبْحَنَ الْجَبَّارِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْبَصِيرِ مَوْمِنِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ
الرَّزَاقِ الْعَلِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الرَّزَاقِ لَوْحَمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْفَاوِ
الْقَدِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْمُؤْتِنِ الْمُتَمَكِّنِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ خَالِقِ الْوَالِدِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْحَبِيبِ الشَّهِيدِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْأَوَّلِ الْقَدِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْهَاجِرِ الْوَاقِفِ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْكَرِيمِ الْحَكِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ انْفِتَاحِ الْعَلِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
سُبْحَنَ الْحَيِّ الْمَيِّتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْمَلِكِ الْعَدَلِ الْبَقِيصِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
سُبْحَنَ الْحَبِيبِ الشَّهِيدِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْقَرِيبِ الْمَعْبُودِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْمَعْبُودِ الْوَاجِدِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْخَلَّامِ
الْقَوِي كَالِدِ اللَّهِ سُبْحَنَ الْخَالِقِ الرَّزَّاقِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ السَّامِعِ الْعَظِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الرَّبِّ الرَّحِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الظَّاهِرِ الْبَاطِنِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
سُبْحَنَ الرَّحْمَنِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْعَالَمِ الْغَيْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ
الْحَكِيمِ الْحَكِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْحَبِيبِ الْحَبِيبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَنَ الْحَكِيمِ

[illegible]

در بیان سید محمدان و فرزندان
و توفیق فی سبیل الله
و در بیان سید محمدان و فرزندان
و توفیق فی سبیل الله
و در بیان سید محمدان و فرزندان
و توفیق فی سبیل الله

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ه ه کے فضیلت

الحمد لله رب العالمین العاقبة للمتقين و الصلوٰۃ و السلام علی رسول محمد و علی آلہ و صحبہ و
از واجہ و ذریاۃ و عترۃ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اصحاب بعد فاعلم یا اخی فضائل
درویش شریفی معلوم کرنا کہ فائدے درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہیں و یہ بیان
مختصر کر کے لکھا ہوں کہ ہر مسلمان خاص و عموم نعمت دین و دنیا کی حاصل کرے اور مقرر
رسالتاب صلی علیہ وسلم کے ہون اور یہہ فواید اور فضائل سالہ مولانا شیخ عبدالحق
محدث دہلوی ابن شیخ سیف الدین الفارسی نور اللہ مرقدہ ہمارے سے انتخاب کے کے
اس خاکسار یمچان حاجی محمد کاتب رحمہ اللہ کو لوالہ دینے واسطے رغبت دلانے
مسلمانوں کے جو محبت اور مشاق رسالتاب صلی علیہ وسلم کے ہیں لکھ کر چھپوایا اور
فضائل جو کہ احادیث صحیحہ اور روایات صحیحہ اور معتبر سے ثابت ہوئے ہیں و جیسا کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا آیہ کریمین اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتُہٗ یُحِبُّوْنَ عَلٰی النَّبِیِّ اَیَّامًا کَثِیْرًا مَّا مَلَکَتْ
صَلٰوٰۃُ عَلَیْہِ وَسَلٰوٰۃُ تَسْلِیْمًا ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں
اور نبی صلی علیہ وسلم کے ائی ایمان والو درود بھیجے اور نبی صلی علیہ وسلم کے اور بھیجتے
سلام بھیجتے پس جب اللہ تعالیٰ نے حکم درود پڑھنیکا حضرت پرفرمایا ہے اپنے بند و مکرم
تو لا رنم اور واجب ہوا سب ایمان والوں پر کہ درود شریف پڑھیں جب رسالتاب صلی علیہ
پر پس غفلت اور سستی نہ کریں اور حدیث صحیحہ میں آیا ہے کہ جو کوئی درود پڑھیکان حضرت
صلی علیہ وسلم پر ایک بار محبت سے رحمت بھیجتا ہے اللہ پھر دس دن اپنے فضل و کرم

و توفیق فی سبیل الله
و در بیان سید محمدان و فرزندان
و توفیق فی سبیل الله
و در بیان سید محمدان و فرزندان
و توفیق فی سبیل الله

[illegible]

کلیجہ دوسرا

کرمی بہین ہر علم کے ساتھ

کتابخانه عمومی

و اگر عصمت را بکشد

بہارِ نبویؐ

وہ جس نے اسے سکھایا

کچھ کر کے نہیں جاسکتا

چچے بستیان نارین عزیز خانی
نکبان بخت مس

ناخنوں کی نیکی

در بیان جو که باید زنج ملعون
و باید از مطعون

مہدی کا نام ہے / بیان کو

وہو

تزدیک حضرت کیا پس حضرت میرے رخسارہ پر بوسہ یا جب بیدار ہوا میں دیکھتا کیا
ہوں کہ تمام گھر میرا معطر ہی مشک جنت سے اور وہ شبو میرا رخسارہ پر آٹھ دن تک
رہی تھی اور حدیث شریفین آیا ہے کہ جو کوئی ورد درود شریف پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ
منع کرتا ہے کراہ کا ستین کو اس کے گناہ لکھنے سے اور منع فرماتا ہے اپنی مخلوقات کو
اسکی غیبت سے اور رفیق کرے گا درود شریف کو درمیان قبر اشخاص کے اور جائی بگاڑے گا
زیر عرش اعظم کے روز قیامت کے اور بانی پیدا و بگاڑے گا اسکو حوض کوثر سے اور بھاری
کرے گا پلا ترازو اس کے نیکیوں کا اور کثرت حروف کی پس بند کیو دے گا اور اکثر کلاموں نے
فرمایا ہے کہ جس وقت میں سیر کامل مکمل ظاہر نہ ہو یا نہ ملے تو واجب ہے طالب لباد قلوب کا ابتدا
شرعی کا اور دوام ذکر اللہ کا اور کثرت درود شریف کی کرے اور لازم کرے
توحی تعالیٰ برکت درود شریف کی قرب حضرت کا اور روشنی قلب کی اسکو اپنے فضل
مکرم سے عنایت کرتا ہے اور زیارت آنحضرت کی اور بیداری میں ہونے لگتی ہے پھر
فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچتا رہتا ہے اسی طرح آہستہ آہستہ درجہ
وصول الی اللہ متکشف ہوتا ہے اور روایت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہ فرمایا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ جب وقت دو مسلمان مصافحہ کریں آپس میں ملکر اور درود پڑھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر تو اللہ تعالیٰ بخش مینا ہی دونوں کے گناہوں کو جدا ہونیکے اول اور حدیث شریفین
آیا ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی شخص درود پڑھتا ہے

نزدیک حضرت کیا پس حضرت میرے رخسارہ پر بوسہ یا جب بیدار ہوا میں دیکھتا کیا ہوں کہ تمام گھر میرا معطر ہی مشک جنت سے اور وہ شبو میرا رخسارہ پر آٹھ دن تک رہی تھی اور حدیث شریفین آیا ہے کہ جو کوئی ورد درود شریف پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے کراہ کا ستین کو اس کے گناہ لکھنے سے اور منع فرماتا ہے اپنی مخلوقات کو اسکی غیبت سے اور رفیق کرے گا درود شریف کو درمیان قبر اشخاص کے اور جائی بگاڑے گا زیر عرش اعظم کے روز قیامت کے اور بانی پیدا و بگاڑے گا اسکو حوض کوثر سے اور بھاری کرے گا پلا ترازو اس کے نیکیوں کا اور کثرت حروف کی پس بند کیو دے گا اور اکثر کلاموں نے فرمایا ہے کہ جس وقت میں سیر کامل مکمل ظاہر نہ ہو یا نہ ملے تو واجب ہے طالب لباد قلوب کا ابتدا شرعی کا اور دوام ذکر اللہ کا اور کثرت درود شریف کی کرے اور لازم کرے توحی تعالیٰ برکت درود شریف کی قرب حضرت کا اور روشنی قلب کی اسکو اپنے فضل مکرم سے عنایت کرتا ہے اور زیارت آنحضرت کی اور بیداری میں ہونے لگتی ہے پھر فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچتا رہتا ہے اسی طرح آہستہ آہستہ درجہ وصول الی اللہ متکشف ہوتا ہے اور روایت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہ فرمایا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب وقت دو مسلمان مصافحہ کریں آپس میں ملکر اور درود پڑھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تو اللہ تعالیٰ بخش مینا ہی دونوں کے گناہوں کو جدا ہونیکے اول اور حدیث شریفین آیا ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی شخص درود پڑھتا ہے

نزدیک حضرت کیا پس حضرت میرے رخسارہ پر بوسہ یا جب بیدار ہوا میں دیکھتا کیا ہوں کہ تمام گھر میرا معطر ہی مشک جنت سے اور وہ شبو میرا رخسارہ پر آٹھ دن تک رہی تھی اور حدیث شریفین آیا ہے کہ جو کوئی ورد درود شریف پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے کراہ کا ستین کو اس کے گناہ لکھنے سے اور منع فرماتا ہے اپنی مخلوقات کو اسکی غیبت سے اور رفیق کرے گا درود شریف کو درمیان قبر اشخاص کے اور جائی بگاڑے گا زیر عرش اعظم کے روز قیامت کے اور بانی پیدا و بگاڑے گا اسکو حوض کوثر سے اور بھاری کرے گا پلا ترازو اس کے نیکیوں کا اور کثرت حروف کی پس بند کیو دے گا اور اکثر کلاموں نے فرمایا ہے کہ جس وقت میں سیر کامل مکمل ظاہر نہ ہو یا نہ ملے تو واجب ہے طالب لباد قلوب کا ابتدا شرعی کا اور دوام ذکر اللہ کا اور کثرت درود شریف کی کرے اور لازم کرے توحی تعالیٰ برکت درود شریف کی قرب حضرت کا اور روشنی قلب کی اسکو اپنے فضل مکرم سے عنایت کرتا ہے اور زیارت آنحضرت کی اور بیداری میں ہونے لگتی ہے پھر فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچتا رہتا ہے اسی طرح آہستہ آہستہ درجہ وصول الی اللہ متکشف ہوتا ہے اور روایت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہ فرمایا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب وقت دو مسلمان مصافحہ کریں آپس میں ملکر اور درود پڑھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تو اللہ تعالیٰ بخش مینا ہی دونوں کے گناہوں کو جدا ہونیکے اول اور حدیث شریفین آیا ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی شخص درود پڑھتا ہے

ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر پھر تصدق اور قربان ہو ہیں
 اور وہ درود شریف پڑھتے ہیں صبح سے شام تک اور بعد شام تک دوسرے ستر
 ہزار فرشتے اتر کے اسی کام میں مشغول ہوتے ہیں روز قیامت تک اسی کام میں ہر
 بدی ہوتی رہیگی اور حشر کے دن وقت نکلنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف
 اور گرد گردانے کی وہی ستر ہزار فرشتے ہوں گے اور مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 ہمارا درجہ تمام مخلوقات کے عقل اور ادراک سے بہت دور تر ہے اور تمام ان اور جنان
 اور جمیع فرشتے قیامت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ بیان کریں تو کیونکہ یہ
 بیان نہ کر سکیں گے پس مناسب ہے کہ جو کوئی درود پڑھے اسے علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم
 تو نہایت تعظیم اور ادب سے پڑھے یعنی پاکیزے مکان میں بیٹھ کر مع وضو و غسل
 اور کپڑے پاک اور سفید پہن کر اگر عطر اور کوئی خوشبو میسر ہو تو اپنے
 بجامہ اور بدن کو معطر کر کے رخ قبلہ کی جانب کر کے اور تصور حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کا اپنے دل کر کے اگر سرنگا ہو تو بہت بہتر ہے پھر نہایت خشوع و خضوع
 سے پڑھے تب فوائد اور برکات سے درود شریف کے ماہر اور وقف ہوگا اور فائدہ
 حاصل ہوں گے اور لازم ہے کہ جن زبان سے درود شریف حضرت پر پڑھے ان کی
 اول نجات ظاہری اور باطنی یعنی کذب اور عنیت اور دشنام دینے
 اور فحش کہنے اور لقمہ حرام چھکنے اور صحبت جاہلون اور نا اہلون اور نظر غیر محرم
 بچا کر الگ رکھے اور توبہ کرے تو فائدہ بہت معلوم ہوگا اور جو اس طرح

خبر کو چھوڑ کر نہایت کھاؤں گے
 زبان با اب سے راکھو خاند
 خدائے خود را درازی ہو و شوق
 خوشی ہو مصطفیٰ بن ہو و شوق
 حباب ملت در شفاست اس کے
 شست جی کے استقال او

بہت چھوڑ کر نہایت کھاؤں گے
 زبان با اب سے راکھو خاند
 خدائے خود را درازی ہو و شوق
 خوشی ہو مصطفیٰ بن ہو و شوق
 حباب ملت در شفاست اس کے
 شست جی کے استقال او
 بہت چھوڑ کر نہایت کھاؤں گے
 زبان با اب سے راکھو خاند
 خدائے خود را درازی ہو و شوق
 خوشی ہو مصطفیٰ بن ہو و شوق
 حباب ملت در شفاست اس کے
 شست جی کے استقال او
 بہت چھوڑ کر نہایت کھاؤں گے
 زبان با اب سے راکھو خاند
 خدائے خود را درازی ہو و شوق
 خوشی ہو مصطفیٰ بن ہو و شوق
 حباب ملت در شفاست اس کے
 شست جی کے استقال او

بہت چھوڑ کر نہایت کھاؤں گے
 زبان با اب سے راکھو خاند
 خدائے خود را درازی ہو و شوق
 خوشی ہو مصطفیٰ بن ہو و شوق
 حباب ملت در شفاست اس کے
 شست جی کے استقال او
 بہت چھوڑ کر نہایت کھاؤں گے
 زبان با اب سے راکھو خاند
 خدائے خود را درازی ہو و شوق
 خوشی ہو مصطفیٰ بن ہو و شوق
 حباب ملت در شفاست اس کے
 شست جی کے استقال او

ہنیں پڑھتا ہی وہ ان فادوں سے درود شریف کے محروم رہتا ہی لیکن پڑھنا
 درود شریف کا بہتر ہے نہ پڑھنے سے اور پڑھنا بہتر اور خوشتر ہے اگر یہ بہتر
 فادے حاصل نہو گے تو بھی خالی جہنم کے ہنیں ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں
 محبت اپنی اور اپنے حبیب کریم کی نصیب کرے اور توفیق نیک دیکو کہ اللہ
 حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اُپر بڑے شوق اور محبت سے ہمیشہ درود پڑھیں اور
 اسکی پیروی پر حکم اور مستقیم رہیں اور انکو لازم کر لیوں اپنے اوپر لینے تاوت
 درود شریف کی پر دل و جان محکم اور مضبوط رہیں اور جو بہ سالہ دیکھے
 اور اس پر عمل کرے وہ اس عاصی پر معاصی حاجی محمد سید کا سب سے حقین عاخر
 اور مغفرت کی مانگے یا الہی بطیل سیر حبیب کے اور سکی آل و اصحاب کے مجھے دیر
 اولاد کو تیرے دین پر اور رسول اللہ کی پیروی اور محبت پر دام رکھ اور میری
 اولاد کی بڑی عمر کر اور انکو ہدایت نیک توفیق عطا کر کے انکو صالح کر اور صحت
 بد سے اور مشرکوں فاسقوں کی الفت سے بچا رکھ اور محبت و انکو علم و عمل کی
 اور الفت علماء اور صالحوں کی دے بجاہ سیدنا محمد و علی و اصحابہ و جنین
 برحمتک یا ارحم الراحمین ۵

جو کوئی اس درود شریف کو پڑھے کو مارا اُسے تمام دلائل الحیات کا مل
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 ۛ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَوةً دَائِمَةً بَدْوَامٍ مُّلْكٍ لِلّٰهِ

درود شریف کو پڑھنا بہتر ہے نہ پڑھنے سے اور پڑھنا بہتر اور خوشتر ہے اگر یہ بہتر فادے حاصل نہو گے تو بھی خالی جہنم کے ہنیں ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں محبت اپنی اور اپنے حبیب کریم کی نصیب کرے اور توفیق نیک دیکو کہ اللہ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اُپر بڑے شوق اور محبت سے ہمیشہ درود پڑھیں اور اسکی پیروی پر حکم اور مستقیم رہیں اور انکو لازم کر لیوں اپنے اوپر لینے تاوت درود شریف کی پر دل و جان محکم اور مضبوط رہیں اور جو بہ سالہ دیکھے اور اس پر عمل کرے وہ اس عاصی پر معاصی حاجی محمد سید کا سب سے حقین عاخر اور مغفرت کی مانگے یا الہی بطیل سیر حبیب کے اور سکی آل و اصحاب کے مجھے دیر اولاد کو تیرے دین پر اور رسول اللہ کی پیروی اور محبت پر دام رکھ اور میری اولاد کی بڑی عمر کر اور انکو ہدایت نیک توفیق عطا کر کے انکو صالح کر اور صحت بد سے اور مشرکوں فاسقوں کی الفت سے بچا رکھ اور محبت و انکو علم و عمل کی اور الفت علماء اور صالحوں کی دے بجاہ سیدنا محمد و علی و اصحابہ و جنین برحمتک یا ارحم الراحمین ۵

درود شریف کو پڑھنا بہتر ہے نہ پڑھنے سے اور پڑھنا بہتر اور خوشتر ہے اگر یہ بہتر فادے حاصل نہو گے تو بھی خالی جہنم کے ہنیں ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں محبت اپنی اور اپنے حبیب کریم کی نصیب کرے اور توفیق نیک دیکو کہ اللہ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اُپر بڑے شوق اور محبت سے ہمیشہ درود پڑھیں اور اسکی پیروی پر حکم اور مستقیم رہیں اور انکو لازم کر لیوں اپنے اوپر لینے تاوت درود شریف کی پر دل و جان محکم اور مضبوط رہیں اور جو بہ سالہ دیکھے اور اس پر عمل کرے وہ اس عاصی پر معاصی حاجی محمد سید کا سب سے حقین عاخر اور مغفرت کی مانگے یا الہی بطیل سیر حبیب کے اور سکی آل و اصحاب کے مجھے دیر اولاد کو تیرے دین پر اور رسول اللہ کی پیروی اور محبت پر دام رکھ اور میری اولاد کی بڑی عمر کر اور انکو ہدایت نیک توفیق عطا کر کے انکو صالح کر اور صحت بد سے اور مشرکوں فاسقوں کی الفت سے بچا رکھ اور محبت و انکو علم و عمل کی اور الفت علماء اور صالحوں کی دے بجاہ سیدنا محمد و علی و اصحابہ و جنین برحمتک یا ارحم الراحمین ۵

بہم درود حاضری ہی اسکے پڑھنے مقبول درگاہ الہی اور حضور کا ہونا
اور تمام شکلیں اور جاتیں آسان ہے حاصل ہونے سے کہیں نہ مضاد اور محتاج نہ ہو دیکھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ زَیَّنَ النَّبِیِّیْنَ بِحُسْنِ الْمَظْطَفِیْ وَمَنْ عَلَ الْمُؤْمِنِیْنَ
بِتَبِیُّهِ الْمُجْتَنِّیْ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی الْمُسْرِیْ بِہ
مِنْ فَوْقِ الْعَرْشِ اِلٰی تَحْتَ الْاُتْرَاقِ صَلَّی عَلٰی مُحَمَّدٍ عَنِ الْعِنَانِ
کُنَّا هٰذِیۡہِ اِمَامِ الْحَضَرَةِ اَمِیْنِ الْمَمْلَکَةِ طَرَا زُ الْحُلُلِ نَاصِرِ الْمِلَلِ سُلْطٰ
الطَّرِیْقَةِ رُہَانَ الْحَقِیْقَةِ زَیْنِ الْفِیْئَةِ تَلَجَ الْمِلَّةِ شَمْسِ الشَّرِیْفَةِ
شَفِیْعِ الْاُمَمِ کَاشِفِ الْعَمَةِ عَلٰی اُھْمَةِ یَوْمِ الْقِیَمَةِ سِرَاجِ الْعَالَمِیْنَ اِنَّ
عَاصِمَهُ وَجِہُ ثَلِیْ عَلَیْہِ السَّلَامُ خَادِمَهُ وَالْبَرَقُ مَرْکَبُهُ وَالْمِعْرَاجُ
سَفَرُهُ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهُ وَقَابُ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهُ وَالْمَطْلُوْبُ
مَقْصُوْدُهُ وَالْقَصُوْدُ مَوْجُوْدُهُ شَمْسُ الضُّحٰی اَبَدُ الرَّالْحٰی نُوْرُ الْهَدٰی اَصْلُ
الْمُنْفِیْنِ اَصْفٰی الْاَصْفِیَّیِّ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْعَاقِلِ
وَلَعَبَةِ الطَّالِبِیْنَ وَحَبِیْبِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ
وَزُرَّیَّاتِہٖ وَخَدَّیْہٖ وَاَحْبَابِہٖ وَعَشِیْرَتِہٖ وَوَلَدِہٖ وَآھْلِ بَیْتِہٖ وَبَارِکُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا مَضٰی وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا بَقِیْ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی

نہایت کی دعا ہے کہ جو درود پڑھ کر اس کے پڑھنے مقبول درگاہ الہی اور حضور کا ہونا اور تمام شکلیں اور جاتیں آسان ہے حاصل ہونے سے کہیں نہ مضاد اور محتاج نہ ہو دیکھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ زَیَّنَ النَّبِیِّیْنَ بِحُسْنِ الْمَظْطَفِیْ وَمَنْ عَلَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِتَبِیُّهِ الْمُجْتَنِّیْ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی الْمُسْرِیْ بِہ مِنْ فَوْقِ الْعَرْشِ اِلٰی تَحْتَ الْاُتْرَاقِ صَلَّی عَلٰی مُحَمَّدٍ عَنِ الْعِنَانِ کُنَّا هٰذِیۡہِ اِمَامِ الْحَضَرَةِ اَمِیْنِ الْمَمْلَکَةِ طَرَا زُ الْحُلُلِ نَاصِرِ الْمِلَلِ سُلْطٰ الطَّرِیْقَةِ رُہَانَ الْحَقِیْقَةِ زَیْنِ الْفِیْئَةِ تَلَجَ الْمِلَّةِ شَمْسِ الشَّرِیْفَةِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ کَاشِفِ الْعَمَةِ عَلٰی اُھْمَةِ یَوْمِ الْقِیَمَةِ سِرَاجِ الْعَالَمِیْنَ اِنَّ عَاصِمَهُ وَجِہُ ثَلِیْ عَلَیْہِ السَّلَامُ خَادِمَهُ وَالْبَرَقُ مَرْکَبُهُ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهُ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهُ وَقَابُ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهُ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهُ وَالْقَصُوْدُ مَوْجُوْدُهُ شَمْسُ الضُّحٰی اَبَدُ الرَّالْحٰی نُوْرُ الْهَدٰی اَصْلُ الْمُنْفِیْنِ اَصْفٰی الْاَصْفِیَّیِّ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْعَاقِلِ وَلَعَبَةِ الطَّالِبِیْنَ وَحَبِیْبِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَزُرَّیَّاتِہٖ وَخَدَّیْہٖ وَاَحْبَابِہٖ وَعَشِیْرَتِہٖ وَوَلَدِہٖ وَآھْلِ بَیْتِہٖ وَبَارِکُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا مَضٰی وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا بَقِیْ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی

نہایت کی دعا ہے کہ جو درود پڑھ کر اس کے پڑھنے مقبول درگاہ الہی اور حضور کا ہونا اور تمام شکلیں اور جاتیں آسان ہے حاصل ہونے سے کہیں نہ مضاد اور محتاج نہ ہو دیکھا

[illegible]

تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اُحْتَمَلْتُكَ أَنْتَ نَبِيُّ رَسُولٍ
صَاحِبُ الْحَقِيقَةِ مُضَرِّي بِشَيْءٍ لَكَ الْمُسْتَعَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَا رَسُولُ صَاحِبُ الْجَنَّةِ ظَاهِرُ كَلِمَةٍ
اللَّهُ الْمُسْتَعَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ
اللَّهُ إِمَامُ الْأُمَمِ رَسُولُ صَاحِبِ الْمَرْقَةِ بِهَآءِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْمُسْتَعَاثُ إِلَى
حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَدِّ الْمَكْرُ
رَسُولُ صَاحِبِ الْجَنَّةِ سُلْطَانُ نَهَارِي مُؤْمِنُ اللَّهِ الْمُسْتَعَاثُ إِلَى حَضْرَتِ
اللَّهُ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَيَقْبِضُ رَسُولُ صَاحِبِ
الْقَضَا بِمَلِكٍ عَاقِبِ اللَّهِ الْمُسْتَعَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِيَّكَ رَسُولُ صَاحِبِ الشَّعَافَةِ بَاطِنُ حَلِيلِ اللَّهِ
الْمُسْتَعَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
سَمِيْدُ عَوَامِّ رَسُوْلٍ صَاحِبِ النَّجَاحِ مُحَلِّلُ بَازِنِ اللَّهِ الْمُسْتَعَاثُ إِلَى
حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنْ النَّارِ
مُخْلِصُ رَسُوْلٍ صَاحِبِ الْمَعْرَاجِ حَاشِرُ نَبِيِّ اللَّهِ الْمُسْتَعَاثُ إِلَى حَضْرَتِ
اللَّهُ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنَ النَّبِيِّينَ
وَالصِّدِّيقِينَ وَالشَّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ مَحْبُوْبُ رَسُوْلٍ صَاحِبِ الْمُنْبَرِ
خَطِيْبُ رَحْمَةِ اللَّهِ الْمُسْتَعَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ التَّاجِ وَاللَّوْءِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا صَاحِبَ الْمُعَازِجِ وَالْقُرْآنِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْكَوْثَرِ

اللَّهُمَّ ارْحَمْ أَبَا بَكْرَةَ النَّبِيِّ وَعُمَرَ النَّبِيِّ وَعُمَانَ الرَّبِّي وَعَلِيَّهَ الْوَفِي
 وَسَعْدًا وَسَعِيدًا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَبَا عُبَيْدَةَ
 ابْنَ الْجَرَّاحِ وَالْعَشْرَةَ الْمُبَشِّرِينَ وَالْخُلَطَاءَ الرَّاشِدِينَ وَسَائِرَ الصَّحَابَةِ
 وَالتَّابِعِينَ رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ. وَارْحَمْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ
 وَخَدِيجَةَ الْكُبْرَى وَعَاشَةَ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْحَسَنَ الرَّضِيَ وَالْحُسَيْنَ شَهِيدَ
 الْحَقِّ وَشُهَدَاءَ الْكِرْبَلَاءِ رِضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ رَبَّنَا إِنَّا أَفْكَارَ
 حَسَنَةٍ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آذَابَ النَّارَ وَلَحْشًا نَمُوعَ الْأَرْوَاحِ بِرَسُولِ
 عَلَيْنَا يَا إِبْرَاهِيمَ كُلِّ صَبْرٍ مَحْمُودَةٍ سَيِّدَةٍ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ صَلِّ عَلَى خَلْقِكَ
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
 یہ درود اکبر بہا ہے شروع
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَلَاحَ النَّاسِ وَالْوَلَاءَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا صَاحِبَ الْمَعَارِجِ وَالْفُرْقَةِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْكُوْنِ

[illegible]

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحْصَيْنِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحْفَظِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الشَّافِعِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسْتَفْعِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَعَظِّينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤَلَّفِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النَّادِمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَطْهَرِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسْزِقِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤَقِّتِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَاوِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَبَوِّلِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحْمَدِيِّينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسْقِرِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُدْرِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُزِيلِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَسَبِّلِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَمِينِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَوَاضِعِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَفَكِّرِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبَكَّرِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُجَلِّدِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَحَدِّثِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَفَاخِرِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَحَلِّينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَوَسِّمِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَاسِمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُفِيعَاتِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسَاوِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحَاجِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَظَاهِرِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَارِبِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْكُزِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْفَانِينَ

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝ اوریہ نو داوریہ نام باری تعالیٰ کے ہیں جو کوئی اپنا ور
 لگایا یا کر گیا اللہ سکونت میں داخل کرگا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ
 السَّكَّامُ الْمُؤْنِ الْمُهِمِّنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ
 الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْفَتَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ
 الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْحَافِظُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ
 السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَكِيمُ
 الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِظُ الْمُفِيتُ الْحَسِبُ
 الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْيَجِيبُ الْوَاسِعُ الْوَدُودُ الْمُحِبُّ
 الْبَاسِطُ الشَّهِيدُ الْحَيُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَكِيلُ الْحَبِيدُ
 الْمُحْصِي الْمُبْدِي الْعَبْدُ الْمُجِيبُ الْمُتِمِّتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاحِدُ الْمَلِكُ الْوَاحِدُ
 الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُفْتَدِرُ الْقَدِيمُ الْقَدِيمُ الْقَدِيمُ الْقَدِيمُ
 الْبَاطِنُ الْوَكِيلُ الْمُتَعَالِيُ الْبَرُّ الْوَكِيلُ الْمُنْعِمُ الْمُنْعِمُ الْعَفْوُ
 الرَّؤُوفُ الْمَالِكُ الْمَلِكُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الرَّبُّ الْمُنْسُطُ
 الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْغَنِيُّ الْمُعْطَى الْمَانِعُ الصَّارُ النَّافِعُ الْمُوَدِّ
 الْهَادِي الْمُبْدِي الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصُّبُورُ هُتَمَتَا
 اوریہ فاتحہ وہی جو ملا لوگ کھانا کھلا کے فاتحہ دلاتے ہیں تمام حقدار کے نام پر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

صَدَقَ اللَّهُ الْعَلِيَّ الْعَظِيمَ وَصَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَبَّنَا
وَحَافِلُنَا وَزَارِفُنَا وَحَافِظُنَا وَقَادِرُنَا وَمُقَدِّرُنَا وَوَاصِرُنَا وَعَالِمُنَا وَمُوضِعُنَا
وَمُعِينُنَا وَمَوْلَانَا مِنَ الشَّهِيدِينَ وَلِنَحْمَدَ رَبَّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ انْفَعْنَا
وَارْضَعْنَا بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَاهْدِنَا ذَوَابِثَ الْفُلْكِ الْكَبِيرِ وَالدِّكْرِ الْحَكِيمِ رَبَّنَا قَبَلْ
مِنَّا حَقَّ الْقُرْآنِ وَدَعَاكَ يَا رَبِّ مَوْلَانَا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا
وَلَنُتَرَبِّ بِهٖ وَجُوهًا يَالَهُ الْعَالَمِينَ وَغَيْرَ النَّاصِرِينَ اللَّهُمَّ بَلِّغْ وَلَوْصِلْ قُلُوبَهُمْ
عَلَى الْيَوْمَةِ الْمُسَاكَةِ الْمَبْرُكَةِ الْعَبِيدِ هِدْيَةً وَنَحْمَدُكَ يَا خَلِيقَ صِفَتِ سَيِّدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَلِيَّ أَرْوَاحِ حَضَرَاتِ خَمْسَةِ الطَّاهِرِينَ
الطَّاهِرِينَ وَالْخُلَفَاءِ الرَّشِيدِينَ الْمُهْدِيِّينَ رِضْوَانِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ
أَجْمَعِينَ وَأَلِيَّ أَرْوَاحِ أَوْلَادِ رَسُولِ اللَّهِ وَأَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ وَاصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ وَاحِبَابِ سُلُوكِ اللَّهِ وَأَنْصَارِ رَسُولِ اللَّهِ وَأَصْهَارِ رَسُولِ اللَّهِ وَ
أَرْوَاحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَلِيَّ أَرْوَاحِ آبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا
وَمَشَاجِئِنَا وَإِخْوَانِنَا وَاسْتَاذِنَا وَمَنْ لَمْ يَحْضُرْ عَلَيْنَا وَإِلَى رُوحِ حَضَرَتِ
عَوْنِ الثَّقَلَيْنِ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُمَا فَطَبِّ الرِّبَايَ الْمُحِبُّوْبَ حَقَّانِي مِيرَانِ شَاهُحِي
الدِّينِ سَيِّدِ الْعُقَدَارِ رَحِمَاكَ فِي الْكِيَلَانِي قَدْ سَلَّمَ إِلَهُ سِرِّهِ الْعَزِيزُ وَوَرَّ
اللَّهُ عُرْفَةً وَإِلَى رُوحِ مَنْ قَرَأَ نَائِبَتِيهِ وَأَعْفَرَ اللَّهُمَّ لِحَمِيمِ الْمُؤْمِنِينَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ يَا قَاضٍ الْحَاجَاتِ
وَيَا كَافِيَ الْهَوَاتِ إِنَّا أُنْزِلَ إِلَيْكَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ لِّلْذُّعُوَابِ وَزَافِعِ الدَّرَجَاتِ وَجَنَّةِ
بِأَرْحَمِ الرَّحِيمِينَ الْفَاحِشَةِ أَوْ سَوْءِ الْمَآئِةِ مَبَارَكٌ فَاتِحُ أَوْجَانِ رَبِّكَ الْعَمْرَةَ تَامَ بِحَقِّهِ
هَذَا حَرْبُ الْجَحِيمِ لِي لِحَسَنِ الشَّاذِلِي حَمْدُ اللَّهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِذَا جَاءَ الَّذِينَ يَدْعُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتْلَةُ وَالْمُنَاسَكَةُ
الرَّحْمَةُ أَنَّهُمْ مَنَعَكُمْ سُوءَ بَيِّنَاتٍ ثُمَّ نَابَكُمْ بِعَهْدٍ وَأَصْلَحَ فَاِنَّهُ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ وَلَئِكَ نَفْصَلُ الْآيَاتِ وَلِيَسْتَبِينَ سَبِيلَ الْمُجْرِمِينَ قُلْ إِنِّي نَفِيتُ
أَن أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ قُلْ لَا اتَّبِعُ أَهْوَاءَ كَافٍ فَذُكِّرْتُ
لَا أَوْ مَا نَأْمَنُ الْمُنْتَدِينَ ثُمَّ أُنْزِلَ عَلَيْكَ مِن بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنَةً نَّعَاسًا
يَعْنِي طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ
أَخْوَظَ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْمَرْكُزَةَ لِلَّهِ
يَخْشَوْنَ فِي أَنفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ اللَّهِ شَيْءٌ مَا تَنَلْنَا
هَهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتْلَةُ أَلَمْ تَصْلَحُوهُمْ
وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَيُخَيِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ يَهَيِّجُكُمْ فِيهِمْ ثُمَّ يُنَادِيهِمْ
يُحِبُّوا يُتَبَخَّرُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سَمِعْتُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَوَّلِ السَّجُودِ

وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ يَا قَاضٍ الْحَاجَاتِ
وَيَا كَافِيَ الْهَوَاتِ إِنَّا أُنْزِلَ إِلَيْكَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ لِّلْذُّعُوَابِ وَزَافِعِ الدَّرَجَاتِ وَجَنَّةِ
بِأَرْحَمِ الرَّحِيمِينَ الْفَاحِشَةِ أَوْ سَوْءِ الْمَآئِةِ مَبَارَكٌ فَاتِحُ أَوْجَانِ رَبِّكَ الْعَمْرَةَ تَامَ بِحَقِّهِ
هَذَا حَرْبُ الْجَحِيمِ لِي لِحَسَنِ الشَّاذِلِي حَمْدُ اللَّهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِذَا جَاءَ الَّذِينَ يَدْعُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتْلَةُ وَالْمُنَاسَكَةُ
الرَّحْمَةُ أَنَّهُمْ مَنَعَكُمْ سُوءَ بَيِّنَاتٍ ثُمَّ نَابَكُمْ بِعَهْدٍ وَأَصْلَحَ فَاِنَّهُ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ وَلَئِكَ نَفْصَلُ الْآيَاتِ وَلِيَسْتَبِينَ سَبِيلَ الْمُجْرِمِينَ قُلْ إِنِّي نَفِيتُ
أَن أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ قُلْ لَا اتَّبِعُ أَهْوَاءَ كَافٍ فَذُكِّرْتُ
لَا أَوْ مَا نَأْمَنُ الْمُنْتَدِينَ ثُمَّ أُنْزِلَ عَلَيْكَ مِن بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنَةً نَّعَاسًا
يَعْنِي طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ
أَخْوَظَ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْمَرْكُزَةَ لِلَّهِ
يَخْشَوْنَ فِي أَنفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ اللَّهِ شَيْءٌ مَا تَنَلْنَا
هَهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتْلَةُ أَلَمْ تَصْلَحُوهُمْ
وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَيُخَيِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ يَهَيِّجُكُمْ فِيهِمْ ثُمَّ يُنَادِيهِمْ
يُحِبُّوا يُتَبَخَّرُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سَمِعْتُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَوَّلِ السَّجُودِ

وَلَا حُجَّتَ لَكُمْ خَيْرُ الْمَظْهَرِ وَأَرْسَلْنَا قَائِلًا إِلَى خَيْرِ الرِّفَاقِ وَخُفِّضَتْ
لَكُمْ خَيْرُ الْخُفِّظِينَ وَاهْدَانَا وَخَجَانًا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَهَبْ لَنَا مِنْ
لَدُنْكَ رِجْعًا طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِي عِلْمِكَ وَأَنْشُرْهَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ
وَاخْلُصْنَا بِهَا حُلَّ لِكِرَامَتِكَ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي الدِّينِ وَالْدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ فَإِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ بَسِّرْنَا أُمُورَنَا مَعَ الرَّاحَةِ لِقَائِهَا
وَأَكْبَادِنَا وَالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي دِينِنَا وَدُنْيَانَا وَكُنْ لَنَا صَاحِبًا وَسَّعِيًّا
وَحَلِيفَةً فِي أَهْلِنَا وَاطْمَئِنَّ عَلَى وَجْهِهِ أَعْدَانُنَا وَأَمْسِكْهُمْ عَلَى مَكَانِهِمْ فَلَا
يَسْتَطِيعُونَ الْمَضِيَّ وَلَا الْجَيَّ الْبَيْنَا وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ
فَأَسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّى يُبْصِرُونَ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَى مَكَانَتِهِمْ فَمَا
اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ يَسْ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ
عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ تَنْزِيلَ الْغُرُزِ الرَّحِيمِ لِيُنْذِرَ قَوْمًا مِمَّا أَنْذَرْنَا بِهِمْ
فَهُمْ غَافِلُونَ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَى أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ إِنَّا جَعَلْنَا فِي
أَعْيُنِهِمْ غُلَاقًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَقُونَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ
سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ وَرَدَّ
الْوُجُوهُ إِلَى الْقُبُورِ وَقَدْ خَابَ مِنْ حُلِّ ظُلْمِ طَسَمَ حَمِيسُ
مَوْجِ الْبَحْرِ تَلْقَيْنَ بَيْنَهُمَا بَرْخٌ لَا يَبْغِيانِ حَمِ حَمِ حَمِ حَمِ حَمِ حَمِ حَمِ حَمِ
حَمِ الْأَمْرِ وَجَاءَ النَّصْرُ فَجَعَلْنَا لَا يُبْصِرُونَ حَمِ تَنْزِيلَ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ

وَلَا حُجَّتَ لَكُمْ خَيْرُ الْمَظْهَرِ وَأَرْسَلْنَا قَائِلًا إِلَى خَيْرِ الرِّفَاقِ وَخُفِّضَتْ لَكُمْ خَيْرُ الْخُفِّظِينَ وَاهْدَانَا وَخَجَانًا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رِجْعًا طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِي عِلْمِكَ وَأَنْشُرْهَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ

وَاخْلُصْنَا بِهَا حُلَّ لِكِرَامَتِكَ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي الدِّينِ وَالْدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ فَإِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ بَسِّرْنَا أُمُورَنَا مَعَ الرَّاحَةِ لِقَائِهَا
وَأَكْبَادِنَا وَالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي دِينِنَا وَدُنْيَانَا وَكُنْ لَنَا صَاحِبًا وَسَّعِيًّا
وَحَلِيفَةً فِي أَهْلِنَا وَاطْمَئِنَّ عَلَى وَجْهِهِ أَعْدَانُنَا وَأَمْسِكْهُمْ عَلَى مَكَانِهِمْ فَلَا
يَسْتَطِيعُونَ الْمَضِيَّ وَلَا الْجَيَّ الْبَيْنَا وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ
فَأَسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّى يُبْصِرُونَ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَى مَكَانَتِهِمْ فَمَا
اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ يَسْ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ
عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ تَنْزِيلَ الْغُرُزِ الرَّحِيمِ لِيُنْذِرَ قَوْمًا مِمَّا أَنْذَرْنَا بِهِمْ
فَهُمْ غَافِلُونَ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَى أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ إِنَّا جَعَلْنَا فِي
أَعْيُنِهِمْ غُلَاقًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَقُونَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ
سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ وَرَدَّ
الْوُجُوهُ إِلَى الْقُبُورِ وَقَدْ خَابَ مِنْ حُلِّ ظُلْمِ طَسَمَ حَمِيسُ
مَوْجِ الْبَحْرِ تَلْقَيْنَ بَيْنَهُمَا بَرْخٌ لَا يَبْغِيانِ حَمِ حَمِ حَمِ حَمِ حَمِ حَمِ حَمِ حَمِ
حَمِ الْأَمْرِ وَجَاءَ النَّصْرُ فَجَعَلْنَا لَا يُبْصِرُونَ حَمِ تَنْزِيلَ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ

وَلَا حُجَّتَ لَكُمْ خَيْرُ الْمَظْهَرِ وَأَرْسَلْنَا قَائِلًا إِلَى خَيْرِ الرِّفَاقِ وَخُفِّضَتْ لَكُمْ خَيْرُ الْخُفِّظِينَ وَاهْدَانَا وَخَجَانًا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رِجْعًا طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِي عِلْمِكَ وَأَنْشُرْهَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ

[illegible]

جو مسلم ایسے دن کا فرکو دے ہے م

یہودی کا فراور گبر و مجوسی
اگر دشنام کا جو قصد ہووے
کے یہ کام جو تو ہووے کافر
کہا فریچہ اپنے پر کو
پکارا اگر کسی نے ای یہودی
قبول اسلام کا اب نہیں زانا
کہے گزیدہ ملحد ہو عین مردک
جہالت شرع نے اسکی نہ مانی
جو بولہا ہر گھڑی ہوتا ہوں کافر
کہا جو کفر کا کلمہ کسی نے
کہے جو رستم مجھ پر کر بکا
تو کا فر ہوگی گرتو میں بھی ہونگا
اگر اسلام لایا ایک کافر
متنا حلت ان کی کفر مطلق
حسینہ سی جو نصرانیہ دیکھے
کہ اسکتیں نکاح میں اپنے لانا
لباس خاص کافر کا جو پہرے
جو کافر ایک نیا اسلام لایا
کہ تو نے چھوڑا پناہ ہل و بطور
اگر نوروز یا ہولی دیوالی
جو کچھ تعظیم دے مول ایوے

مسلمان کو کہے کافر ہے وہ بھی
برہنہ میں لکھا کافر نہ ہووے
کرے سامع نہیں کچھ کفر ظاہر
کہا بعضوں نے وہ کافر نہیں ہو
کہا لبتیک اسنے کفر ہو جی
رہا ہے کفر کا اب تو تھکانا
وہ کافر ہو چکا بے شبہ و شک
کہے گر میں نہ جانوں تھا معافی
تو اسپر کفر لازم ہے بظاہر
کہا اوروں نے گئی جو رو بچنے
تو کہنا نامیری خاطر ملیگا
ارادہ کفر کا اب کفر ہو جا
مسلمانوں نے مال اسکو دیا پھر
زنا ظلم و ربا اور قتل ناحق
متنا دلمین ترسا لیک کر لے
تقر سے ہی اسکے کفر آتا
بدون عذر بھر کا فروہ تھہرے
کہا مسلم نے جھٹکو کیا بڑایا
تو کافر ہووے یہ مسلم بھی فی الفور
کر سجا انہیں ہووے کفر خالی
تو کافر ہووے تنگم گر نہ ہووے

یہودی کا فراور گبر و مجوسی
اگر دشنام کا جو قصد ہووے
کے یہ کام جو تو ہووے کافر
کہا فریچہ اپنے پر کو
پکارا اگر کسی نے ای یہودی
قبول اسلام کا اب نہیں زانا
کہے گزیدہ ملحد ہو عین مردک
جہالت شرع نے اسکی نہ مانی
جو بولہا ہر گھڑی ہوتا ہوں کافر
کہا جو کفر کا کلمہ کسی نے
کہے جو رستم مجھ پر کر بکا
تو کا فر ہوگی گرتو میں بھی ہونگا
اگر اسلام لایا ایک کافر
متنا حلت ان کی کفر مطلق
حسینہ سی جو نصرانیہ دیکھے
کہ اسکتیں نکاح میں اپنے لانا
لباس خاص کافر کا جو پہرے
جو کافر ایک نیا اسلام لایا
کہ تو نے چھوڑا پناہ ہل و بطور
اگر نوروز یا ہولی دیوالی
جو کچھ تعظیم دے مول ایوے

مسلمان کو کہے کافر ہے وہ بھی
برہنہ میں لکھا کافر نہ ہووے
کرے سامع نہیں کچھ کفر ظاہر
کہا بعضوں نے وہ کافر نہیں ہو
کہا لبتیک اسنے کفر ہو جی
رہا ہے کفر کا اب تو تھکانا
وہ کافر ہو چکا بے شبہ و شک
کہے گر میں نہ جانوں تھا معافی
تو اسپر کفر لازم ہے بظاہر
کہا اوروں نے گئی جو رو بچنے
تو کہنا نامیری خاطر ملیگا
ارادہ کفر کا اب کفر ہو جا
مسلمانوں نے مال اسکو دیا پھر
زنا ظلم و ربا اور قتل ناحق
متنا دلمین ترسا لیک کر لے
تقر سے ہی اسکے کفر آتا
بدون عذر بھر کا فروہ تھہرے
کہا مسلم نے جھٹکو کیا بڑایا
تو کافر ہووے یہ مسلم بھی فی الفور
کر سجا انہیں ہووے کفر خالی
تو کافر ہووے تنگم گر نہ ہووے

یہودی کا فراور گبر و مجوسی
اگر دشنام کا جو قصد ہووے
کے یہ کام جو تو ہووے کافر
کہا فریچہ اپنے پر کو
پکارا اگر کسی نے ای یہودی
قبول اسلام کا اب نہیں زانا
کہے گزیدہ ملحد ہو عین مردک
جہالت شرع نے اسکی نہ مانی
جو بولہا ہر گھڑی ہوتا ہوں کافر
کہا جو کفر کا کلمہ کسی نے
کہے جو رستم مجھ پر کر بکا
تو کا فر ہوگی گرتو میں بھی ہونگا
اگر اسلام لایا ایک کافر
متنا حلت ان کی کفر مطلق
حسینہ سی جو نصرانیہ دیکھے
کہ اسکتیں نکاح میں اپنے لانا
لباس خاص کافر کا جو پہرے
جو کافر ایک نیا اسلام لایا
کہ تو نے چھوڑا پناہ ہل و بطور
اگر نوروز یا ہولی دیوالی
جو کچھ تعظیم دے مول ایوے

مسلمان کو کہے کافر ہے وہ بھی
برہنہ میں لکھا کافر نہ ہووے
کرے سامع نہیں کچھ کفر ظاہر
کہا بعضوں نے وہ کافر نہیں ہو
کہا لبتیک اسنے کفر ہو جی
رہا ہے کفر کا اب تو تھکانا
وہ کافر ہو چکا بے شبہ و شک
کہے گر میں نہ جانوں تھا معافی
تو اسپر کفر لازم ہے بظاہر
کہا اوروں نے گئی جو رو بچنے
تو کہنا نامیری خاطر ملیگا
ارادہ کفر کا اب کفر ہو جا
مسلمانوں نے مال اسکو دیا پھر
زنا ظلم و ربا اور قتل ناحق
متنا دلمین ترسا لیک کر لے
تقر سے ہی اسکے کفر آتا
بدون عذر بھر کا فروہ تھہرے
کہا مسلم نے جھٹکو کیا بڑایا
تو کافر ہووے یہ مسلم بھی فی الفور
کر سجا انہیں ہووے کفر خالی
تو کافر ہووے تنگم گر نہ ہووے

کہا اسنے خیانت جھوٹ کے بن
 سبک جانا محارم کو ہے کافر
 میں حاجت کے لئے ہی آزمائی
 شہد میں آزمایا کچھ نہ پایا
 مزے بولے میں تاوان کیوں دیوں
 غارین حق جو کہتا ایسی اکثر
 نہ کرتا میں قبول اسکو تو زہار
 کہے ہر جہد میں طاعت کروں ہوں
 خدا کا دوست جو زیادہ کہا ہے
 کہایا میں نہیں دوزخ سے ڈرتا
 کہے ملاسلطانوں سے نیکو
 کرے دہریہ کی یا بیعہ کی تعظیم
 جو کافر کی کسوٹا میں جا
 سیکو تو جھگڑتے یوں کہا ہے
 جو رسمیں کافروں کی نیک جانے
 حرام ایک شے ہے جانے ہو حلت
 حلال اس پر دیکھتے کو جانے
 صغیرے یا کبیرے ہوں یقینی
 کہا مسلم جو وہ مومن نہو تا
 جو استخفاف پر سے ایسی تہ
 جو رویت کا ہو منکر ہی وہ کافر

۱۔ کیا ہو یہ جو کہ مشہورہ بین کیا ہے

بنے سودا گزر نیچے میرے دن
 لکھا تحفہ میں یہ مسئلہ ہا نا
 پڑھی الحمد پر نافع نہ آئی
 سب ان باتوں سے اسکو کفر آیا
 رضای حکم یا طالب نہیں ہوا
 زکوٰۃ اور ہونے گرجا لیسون پر
 تو یہ بھی بات ہیگی کفر ای یار
 نہیں کچھ زیادتی عا وثر افون
 کہا کیا جانے کافر ہونے کرجا
 تو کفر اس میں بھی قابل برٹھہرنا
 یہ کافر ہیں کہ حق رستہ نہ ہو
 وہاں گزرتے ہیگی کفر کے بیم
 بعظمت کفر لانا فسق آیا
 مسلمان ایسے سے کافر بھلا ہی
 لگے کچھ حسن گروہ ائین جلنے
 کہے کوئی تو ہے کفر و ضلالت
 تو ہو کافر نہ جو زندہ کو مانے
 حلال اسکو کہے ہیں کفر دینی
 تو کافر اب کا وارث تو ہو تا
 اگر ناپاک کپڑے اور مکان پر
 شفاعت کو نہ مانے کفر ظاہر

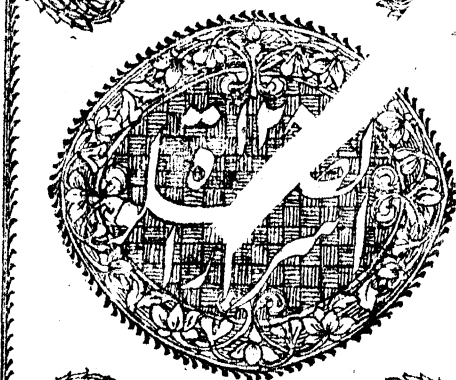
طبرستان الموطئینا راجعاً

[illegible]

یہ بیخون سے لئے واسطہ ہادی
لکھنے والی درمختاری سخن اور
کلمہ ان سے بھی آئینہ برآورد
رسالت مطلق جو جن نملنے
عموم دعوت احمد بن حنبلہ
خدا کا بیستہ ہو جائے
و لیکن ذہنہ مقبول کا
کلمہ آبا کو مقبول قرار
کے بھی خضر کلمہ مقبول قرار
کے بھی خضر کلمہ مقبول قرار
کے بھی خضر کلمہ مقبول قرار

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ما شاء الله لا قوة الا بالله



در طبع نظامی واقع کلمه مطبوعه

اسی آجری میں کہ اسلام ہر ایمان پر اور ایمان ضعیف ایمان پر طاعت خدا کچھ علاقہ نہیں شجر شغل دنیا اور غفلت
 اور تحصیل لذات فانی اور شہوت انی کے کوئی کام نہیں جو وہاں تک پہنچے بہت سہلانی نہیں ہے
 اگر کچھ لوگ غفلت اور کمال کے ساتھ نہ رہتے ہیں تو کچھ دلی لذت و کیفیت نہیں پاتے بلکہ صلت
 ان آیات کے ہوتے ہیں **قَوْلُكَ الْمَصْلُوحِينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ** یعنی پس خرابی کہ
 ان نمازیوں کی کہ اپنی نماز سے بے خبر ہیں **وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالًا** یعنی جب کھڑے
 ہوتے ہیں جیسا کہ راجعت مذکورہ قلوب و ذہنات شرق طاعت مقلب القلوب
 کے ہوا و ہر مرد و عورت کچھ بھی سلیقہ حرف شناسی کا رکھتا ہو اسے مستغنیہ ہر کے طرف تازے کے فضل عبادت
 ہی مائل ہو اور اس کی کیفیت ارستہ آگاہ ہو کہ لذت یاب ہو پس اس فقیر نے تعمیل امر اور اس مہم کی
 ار کے اس امر پر پیکر باندھی اور ہر اس کو چند روز میں مرتب کیا اور رضامین اسکے کتابوں معبر سے
 انتخاب کر کے لکھا ہی تا عند اللہ مقبول اور عمدہ اس محبوب ہوا و سب کو جای اعتراض باقی نہ رہے اور
 نام اسکا **اسرار الصلوٰۃ** رکھا اور جو کہ دستی ایمان عقائد اہل ہر عمل کی ہر اور سب عبادات پر قائم
 ہی لکھ پہلے تھوڑا سا اور کچھ بھی بیان کیا تا بظہر اس سالہ اور مستفیضین اس عبادت سے یہ امید ہو کہ
 اگر اس میں بمقتضی **الْإِنْسَانُ مُرْتَكِبٌ فِي السَّغْوِ النَّسْيَانِ** کے کہیں سہو و خطا واقع ہوا و سب کو
 اصلاح دیکر چھاپا دین اور مطابق اس آیت **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْصُرُوا فِي الصَّلَاةِ** یعنی نہ کم ہو شیخہ بھی ایک دوسرے کو
 عمل فرمائیں اور اس فقیر کے حق میں دعا خیر کریں **اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لِي جَهَنَّمَ الْكَرِيمِ** استسجیا
 و **لَعْنَةُ الْوَيْلِ** فصل پنج بیان عقائد حقہ کے جانا چاہیے کہ ذات باری تعالیٰ دہری کوئی لا و کائنات
 نہیں ہمیشہ واجب الوجود ہوا و سب کو عدم نہیں جانتا ہوا و سب کو غیض نہیں ہمیشہ جی ہستی زندہ ہوا و سب کو موت نہیں قیوم
 یعنی سب کا تھما سننے والا ہوا و سب کا کوئی تھما سننے والا نہیں جو ہر عرض اور حرکت و سخنات و رفتار عباد
 کا خالق ہوا و سب کا کوئی خالق نہیں سب شی پر قادر ہوا و سب کوئی قادر نہیں سب اس کی طرف محتاج ہیں وہ
 کسی کا محتاج نہیں سب کا روزی دینے والا ہوا و سب کو حاجت سوزی کی نہیں سستا ہی ہر دکان کے کچھتا ہی
 بجز ان کے کہ کام کرتا ہی ہر دن جوار یعنی ہاتھ باقون وغیرہ کے قدرت کھتا ہی سب مددگار کے ارادہ

رکھتا ہے وہوں دل کے سب چیز کا علم رکھتا ہے بغیر جو اس کے کلام کرتا ہے بے داد اور در حروف اور زبان
 پاک چہرہ اور جو ہر اور عرض اودادہ اور صورت اور زمان اور مکان سے مالک ہے بے نیاز قادر ہے کار ساز
 کردگار اور یکتا ہے پروردگار ہے بے شبہ و شبہوں جو چاہے سو کرے جسکو چاہے اسے جسکو چاہے
 جلا دے جسکو چاہے غنی کرے جسکو چاہے محتاج کرے جسکو چاہے غرت دے جسکو چاہے دولت دے
 کوئی اور کو کا پوچھنے والا نہیں ہے سب کا پوچھنے والا ہے ذات اور صفات اور اسکی نسبت ایم ہو اسکی ابتداء ہے نہ
 ہو نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ چلتا ہے نہ کھڑا ہے نہ بیٹھا ہے نہ لیٹا ہے نہ جنتا ہے نہ جاگتا ہے نہ سو رہتا ہے نہ اڑتا ہے
 اور برادری رکھتا ہے یعنی خواص و شہداء و جوانمندان اور کل مخلوق سے مطلقاً برابر ہے بادشاہ ہے بلا در بدر ہے
 بلا مشیر اور کوئی چیز اور میرا حبیب نہیں چاہے گناہ کبیرہ تو نہ بخشے چاہے صغیر و بر عذاب کرے
 اسکی حق ہے خالق شئی اور بری کامی ہے بری سے راضی ہے بری سے راضی نہیں فرشتے اور اسکی سب حق
 ہیں مرد ہیں عورت ہیں کھاتے ہیں پیتے ہیں ملہ ہیں شہوت اور غصہ سے مصوم ہیں گناہوں
 سے سب کام کرتے ہیں اللہ کے حکم سے اور اسکی نافرمانی نہیں کرتے اور نکاح و سوا احد کے
 کوئی نہیں جانتا ہے بہت عبادت میں مشغول ہیں بہت کا خاںہ کوہن یعنی نظام عالم پر مقرر ہیں
 بہت امور تشریع یعنی اہتمام شرائع پر عین ہیں چار اداں میں بہت مقرب ہیں اول حضرت سیدنا ابراہیم
 علیہ السلام کہ اجراء حکام کا لوح محفوظ سے کرتے ہیں اور مور کھینچنے کیو اسطے معین ہیں دوسرے
 حضرت میکائیل علیہ السلام کہ ابر و باد و زرق و سمانی پر مول ہیں تیسرے حضرت جبرئیل علیہ السلام کہ
 واسطے پونہ جانے حکام بانی کے طرف انبیاء کے مقرر ہیں چوتھے حضرت رائیل علیہ السلام کہ واسطے
 قبض ارواح کے متعین ہیں اور دنیا اور اس کے سب حق میں اول جسے حضرت آدم علیہ السلام اور
 آخر آدم علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حصہ دیوں میں آیا ہے ایک مہ ہوں
 ہزار اور جنہوں میں دال کا جو بیس ہزار لکھنا ہوئے ہیں لیکن اولی یہ کہ عدد میں نہ کرے محلاً
 ایمان لارے سب انبیاء پر و انبیاء سب مصوم ہیں گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے معراج رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
 مسجد قصبی تک ثابت ہے قرآن مجید سے اور آسمان دنیا تک خبر مشہور اور آسمانوں تک حادث سے پہلی

سب چیز کا علم رکھتا ہے
 سب کو پوچھنے والا ہے
 سب کا پوچھنے والا ہے
 سب کا پوچھنے والا ہے

منکر کا فریاد دوسری کا منکر دعویٰ گمراہ تیسری کا منکر فاسق پر اسحاب حضرت کے فضل آل دیون کے بن بعد انبیا
 علیہم السلام کے اور سب مل تھے اور سب میں فضل جا پاریں پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 دوسرے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تیسرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ چوتھے حضرت علی رضی اللہ عنہ
 یہ چاروں خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں ان سے عداوت موجب شقاوت دین اور عیب باعث سعادت
 کو نہیں دے اور جو کچھ کہیں ہیں اسحاب کچھ جھگڑا ہوا اور کئی کجبت میں نہاں و کنا چاہیے اور کسی سے نفرت نہ کرنا
 چاہیے اور کسی کو برا نہ کہنا چاہیے اور محبت اہل بیت عظام کی جب ہر خصوصاً حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کی اولاد اور اولاد میں مہرکت نہ کرنا
 مودت کرنا چاہیے کہ بغض ان سے موجب نقصان ایمان اور کمینہ ان سے باعث خسران برد و جہان ہی
 کتا بن آسمانی کہ پیغمبر پر نازل ہوئی ہیں سب حق ہیں تو سب حضرت مسمیٰ پر دو حضرت آدم و نوح و ابراہیم
 حضرت عیسیٰ پر قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور صحیفہ یعنی انجیل و تورات حضرت یحییٰ
 برادر عیسیٰ حضرت ادریس برادر موسیٰ حضرت آدم برادر دین حضرت ابراہیم برادر ابراہیم ایت میں ہیں
 حضرت ابراہیم پر نازل ہوئے اور سوال منکر گمراہ عذاب قہر کا واسطے کہارا و منافقتیں اور بغض
 گنہگار مسلمانوں کے حق ہی یعنی منکر گمراہ قبر میں مرد مکیا و تھا کر سوال کرتے ہیں سب تیرا کون
 ہی رسول تیرا کون پر دین تیرا کیا ہی اگر اس سے جواب معقول دیا یعنی رب مبرا اللہ ہی رسول مبرا محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دین میرا اسلام ہی تو فرشتے فرشتے ہستی اس کے واسطے بھیجائے ہیں اور مثل
 دو لکھن کے سولائے ہیں اور خبر کشادہ ہو جاتی ہے اور اگر اس سے جواب معقول نہایت عذاب
 کہتے ہیں اور اگر زہر تپشیں اس سے ہیں اور آنا قیامت کا اور ظہور نشانی قیامت کے پہلے سے
 یعنی میدان ہونا حضرت امام مہدی کا اور خروج و جلال کا اور زلزل حضرت عیسیٰ اور قتل و جلال اور خروج و جلال
 اور مراجع اور دابة الارض اور آنا عذاب خان کا اور طلوع آفتاب کا منکر کرب اور بند ہونا دروازہ تو کجا
 اور زلف نمئی دھنسا زمین کا اور گھیر لانا آگ کا تمام آدمیوں کو ملک تمام حق ہی اور جہنم
 اور کئی صورتیں کجا جائیگا سب لگ کر جائیں گے آسمان اور ستارے سب ٹٹ پڑیں گے یہاں تک کہ سب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 ترجمہ: چنانچہ ہوا جا بلی سوامی ذات جناب باری کے کچھ بانی نہ ہو گا کچھ شیخ ہاں الہی کے کچھ یعنی مرجع ہوتا
 ہو گا اور کئی ذات بعد اسکے پھر صوبہ ہو گا جا بلیگا اور حق تعالیٰ سکون زندہ کر گیا اور ہر ایک حساب و درگاہ
 کر گیا اور نامہ اعمال تو لیکھا جو لوگ گنہگار اور مشرک اور منافق ہیں ان کو مدخل درج کر گیا پھر نہ کمال لیکھا بھی
 اور مسلمان ہیں اور ایسے عمل کیے ہیں ان کو بہشت میں داخل کر گیا اور ہمیشہ اس میں رہیں جہنم کے
 ساتھ رکھ گیا اور جو مسلمان گنہگار کہ سبے تو بہرے ہیں ان کو بھی بعد سہ ماہی اعمال کے درج سے
 نکال کر بہشت میں داخل کر گیا اور کوئی اہل ایمان ہمیشہ درج میں نہ ہو گا اور مسلمان گناہ کبیرہ سے
 اہل سے خارج نہیں ہوتا اور حوض کوثر اور شفاعت انبیاء اور اولیاء اور صالحی اور اہل گنہگاروں کے
 اور بل صراط کار کھنڈ درج پر حق پر اور بہشت میں جزا و قصور اور خیر و کبیرہ کی معافی کا اور باغات
 اور نہرین اور سب طرح کا عیش اور آرام اور دباؤ خدا کا ہونا اور درج میں الگ درجہ اور ہجو اور ہجو اور
 گرم بانی اور پیلا در ہوا اور ہوا اور سب قسم کا عذاب حسب قرآن اور حدیث میں اور جو سب حق پر یا
 کافر کا وقت مرنے اور دیکھنے عذاب غیب کے مقبول نہیں اور کرامات اولیاء کی حق پر اور کوئی کفریہ مرتد انبیاء کو نہیں
 پہنچ سکتا ہے اور رسول شرفیض میں رسول ملائکہ سے اور رسول اکرم افضل میں عاصم ہے اور عاصم شہر
 افضل میں عاصم ملائکہ سے اور جو کوئی بہشت کے حق میں عاکر یا ہوا ثواب عبادت کا بخشش ہوا ان دنوں کا نفع
 ان کو پہنچتا ہے اور نماز ہر مسلمان گنہگار اور بدکار کے سمجھے جائز ہوتی ہے اہل قبلہ کو کافر کہنا جائز ہے اور حلال
 جاننا گناہ کا اور منہا انوشیخ پر اور کلمۃ الفنا کفر کے کوئی سے ہو کفر پر اور خدا مقرر ہوا اور اس پر
 دونوں کفر ہیں ایمان در میان خوف رہا کہ ہر عقیقہ میں اہل حق کے حق تعالیٰ انھیں عقیقہ کے ساتھ ختم
 اس فقیر کا اور سب مسلمانوں کا کہ سے آمین یا رب العالمین صل علیہ وسلم بیان اصطلاحات فقہاء میں جانا چاہیے
 کہ فرض اس کو کہتے ہیں جب تک کہ منع ہو اور کرنا اس کا دلیل قرآنی سے ثابت ہو اور حکم و حکم یا یہ کہ تارک
 اس کا فاسق اور مستحق عذاب سخت کا ہے اور منکر اور کافر مثال اس کی جیسے نماز بخیر حق اور واجب و کفر
 کہتے ہیں کہ ترک اس کا منع ہو اور کرنا اس کا دلیل قطعی ہے ثابت ہو اور منکر اور کافر نہیں ہے اور تارک اس کا
 فاسق اور گنہگار مثال اس کی جیسے نماز و ترک کی ہے اور سنت ہے جس کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

چنانچہ ہوا جا بلی سوامی ذات جناب باری کے کچھ بانی نہ ہو گا کچھ شیخ ہاں الہی کے کچھ یعنی مرجع ہوتا
 ہو گا اور کئی ذات بعد اسکے پھر صوبہ ہو گا جا بلیگا اور حق تعالیٰ سکون زندہ کر گیا اور ہر ایک حساب و درگاہ
 کر گیا اور نامہ اعمال تو لیکھا جو لوگ گنہگار اور مشرک اور منافق ہیں ان کو مدخل درج کر گیا پھر نہ کمال لیکھا بھی
 اور مسلمان ہیں اور ایسے عمل کیے ہیں ان کو بہشت میں داخل کر گیا اور ہمیشہ اس میں رہیں جہنم کے
 ساتھ رکھ گیا اور جو مسلمان گنہگار کہ سبے تو بہرے ہیں ان کو بھی بعد سہ ماہی اعمال کے درج سے
 نکال کر بہشت میں داخل کر گیا اور کوئی اہل ایمان ہمیشہ درج میں نہ ہو گا اور مسلمان گناہ کبیرہ سے
 اہل سے خارج نہیں ہوتا اور حوض کوثر اور شفاعت انبیاء اور اولیاء اور صالحی اور اہل گنہگاروں کے
 اور بل صراط کار کھنڈ درج پر حق پر اور بہشت میں جزا و قصور اور خیر و کبیرہ کی معافی کا اور باغات
 اور نہرین اور سب طرح کا عیش اور آرام اور دباؤ خدا کا ہونا اور درج میں الگ درجہ اور ہجو اور ہجو اور
 گرم بانی اور پیلا در ہوا اور ہوا اور سب قسم کا عذاب حسب قرآن اور حدیث میں اور جو سب حق پر یا
 کافر کا وقت مرنے اور دیکھنے عذاب غیب کے مقبول نہیں اور کرامات اولیاء کی حق پر اور کوئی کفریہ مرتد انبیاء کو نہیں
 پہنچ سکتا ہے اور رسول شرفیض میں رسول ملائکہ سے اور رسول اکرم افضل میں عاصم ہے اور عاصم شہر
 افضل میں عاصم ملائکہ سے اور جو کوئی بہشت کے حق میں عاکر یا ہوا ثواب عبادت کا بخشش ہوا ان دنوں کا نفع
 ان کو پہنچتا ہے اور نماز ہر مسلمان گنہگار اور بدکار کے سمجھے جائز ہوتی ہے اہل قبلہ کو کافر کہنا جائز ہے اور حلال
 جاننا گناہ کا اور منہا انوشیخ پر اور کلمۃ الفنا کفر کے کوئی سے ہو کفر پر اور خدا مقرر ہوا اور اس پر
 دونوں کفر ہیں ایمان در میان خوف رہا کہ ہر عقیقہ میں اہل حق کے حق تعالیٰ انھیں عقیقہ کے ساتھ ختم
 اس فقیر کا اور سب مسلمانوں کا کہ سے آمین یا رب العالمین صل علیہ وسلم بیان اصطلاحات فقہاء میں جانا چاہیے
 کہ فرض اس کو کہتے ہیں جب تک کہ منع ہو اور کرنا اس کا دلیل قرآنی سے ثابت ہو اور حکم و حکم یا یہ کہ تارک
 اس کا فاسق اور مستحق عذاب سخت کا ہے اور منکر اور کافر مثال اس کی جیسے نماز بخیر حق اور واجب و کفر
 کہتے ہیں کہ ترک اس کا منع ہو اور کرنا اس کا دلیل قطعی ہے ثابت ہو اور منکر اور کافر نہیں ہے اور تارک اس کا
 فاسق اور گنہگار مثال اس کی جیسے نماز و ترک کی ہے اور سنت ہے جس کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہوا کیا ہوا اور ان کے احکام کیا کیا ہوا اور وہ دو قسم ہیں سن ہرئی اور سن ندامت سن ہرئی وہ
ہے کہ عبادات میں سنوں بہ سنوں ندامت وہ ہے کہ عادات غیر میں شروع ہو جیسے آداب کہاں سے
کے پھر سن ہرئی دو قسم ہے ایک گدہ وہ ہے کہ حضرتؐ ہمیشہ داخل کو کیا ہی اور کبھی ترک بھی کیا ہی اور
حکم اسکا یہ ہے کہ تارک اور کساختی عذاب اتنی کا ہی جیسے سنت نذر وغیرہ کی ہی دو قسم مستحب ہے جو کہ
گناہوں اور سکونگاہی اور اکثر ترک کیا ہی اور دوسرے کو نہایت کو ثواب ہی تارک کچھ عذاب نہیں جیسے سنت
کی ہی اور افضل اور سکونگاہی ہیں کہ جسکے ترک کی اجازت شرعی کی طرف بقا تعین مان اور مکان اور مفسد کے ہوا
اور سکونگاہی کو ثواب ہی اور تارک کو کچھ گناہ نہیں اور بعضی فقہا سوائے فرض اور واجب سب کو نفل کہتے ہیں
بتحاج اور سکونگاہی کہ شرع سے نہ اسکا حکم کیا ہی نہ منع کیا ہی نہ اس میں ثواب ہی نہ عذاب ہی نہ مکرر فرض کا
کافر ہی اور منکر اور جب کا بدعتی گمراہ اور حرام اور سکونگاہی ہیں کہ جسکا کرنا منع ہوا اور کرنا اور سکونگاہی سے منع
ہوا اور کرنا اور سکونگاہی سے منع عذاب سخت کا ہی اور منکر اور سکونگاہی کا فریاد اور مکرر بخیر ہی اور سکونگاہی ہیں کہ جسکا
کرنا منع ہوا اور کرنا دلیل ظنی سے ثابت ہوا اور افضل اور کساختی عذاب کا ہی اور منکر اور سکونگاہی ہی اور جو کہ وہ
غریب حرام سے ہوا سے مکرر بخیر ہی کہتے ہیں اور جو حلال سے غریب ہوا سے مکرر بخیر ہی کہتے ہیں اور
مطلق کردہ سے مراد مکرر بخیر ہی ہوتی ہی اور مفسد اور سکونگاہی ہیں جو عمل شروع کو فاسد کہہ دے اور
ترک اور سکونگاہی عذاب کا ہی اور دلیل شرعیہ چار ہیں کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس کتاب
برادران شریف ہی اور سنت مکرر حدیث ہی اور اجماع یہ کہ متفق ہوئے ہوں سب صحابہ یا تابعین یا ائمہ
مجتہدین کسی امر کے فعل یا ترک پر قیاس کہ کیا لین یا نہ مجتہدین سب اہل کو قرآن اور حدیث کسی امر کے
اور یا مجتہدین کہ جسکا مذہب راجح ہی چار ہیں پہلے حضرت امام عظیم نعمان بن ثابت ابو حنیفہ کوئی امام
انکے پر کو حنفی کہتے ہیں دوسرے حضرت امام محمد ابراہیم شافعی رحمہ اللہ انکے پر کو شافعی کہتے ہیں
تیسرے حضرت امام مالک رحمہ اللہ انکے پر کو مالکی کہتے ہیں چوتھے حضرت امام احمد بن محمد حنبلی
رحمہ اللہ انکے پر کو حنبلی کہتے ہیں یہ چاروں مذہب حق ہیں اور کہ منقطع ہیں چاروں امام کے پیروں کے
لوگ ہیں اور چاروں مصلحہ حرم شریف میں ہیں اور چاروں کے عقائد میں کچھ خلاف نہیں ہے

ہیں مسائل فقہیہ میں الہیہ خلاف ہی اور خلاف علماء کا رحمت ہی اور ہندوستان میں اکثر لوگ حنفی ہیں لیکن مسلمان کسی کو لازم ہے کہ جس مذہب میں ہوا سکودر جس مذہب سے بہتر جاسے اور ان میں سے بہترین مستقل اور مضبوط طریقہ سے تہذیب خوب نہیں ہی اور ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرا اختیار کرنا جب تک نہ در علم کتاب و سنت کے درست مذہب کی ترجیح نہ ملے سکے درست نہیں ہی اور بے فربہ چہتا دے کے کسی مذہب کی پیروی نہ کرنا بھی میرے گمراہی ہی اور ان ایچہ کی پیروی عین اتباع رسول مقبول کا ہی اصول ہے اگر ان کا اجتہاد خلاف قرآن اور حدیث کے نہیں ہی اور جو لوگ کہ مذہب اہل سنت سے عقائد میں خلاف کرتے ہیں جیسے رافضی کہ اصحاب ثلاثہ سے عداوت اور بغض رکھتے ہیں اور دیدار خدا کے قائل نہیں یا جیسے خارجی کہ اہل بیت کے دشمنی رکھتے ہیں اور گناہ کبیرہ کو گناہ کو کافر کہتے ہیں سیر طبع بہتر فرماتے ہیں سب گمراہ اور ناری ہیں اور اہل سنت جماعت ناجی ہیں اس واسطے کہ یہ لوگ عمل قرآن اور حدیث پر کرتے ہیں اور اصحاب درالہ بیت و نون کے پیرو ہیں اور دونوں سے محبت رکھتے ہیں یا الکی خاتمہ کر تو میرا اور طریقہ اہل سنت جماعت کے فائدہ جو چیز فرض ہی اور کیا جانا بھی اس کے مختلف پر فرض ہی جو مذہب ہی اور کیا جانا بھی واجب ہی اور جو سنت ہی اور کیا جانا بھی سنت ہی اور ہر ایک فرض اور واجب اور سنت و قسم ہر ایک عین ہی وہ یہ ہر ایک شخص کے نسبت اس کے کر کیا حکم ہو دوسرے کفار یہ یہ ہی کہ اگر تھوڑے لوگ کریں تو سب کے دوسرے سے ساقط ہو اور اگر کوئی نکرے تو سب گنہگار ہوں مثال فرض عین کی جیسے نماز پنجوقتی ہی یا سیکھنا سنانا اور نماز روزے کے یا سیکھنا قرآن کا بقدر تین آیت چھوٹی یا ایک آیت بڑی کے اور مثال فرض کفایہ کی جیسے نماز جنازہ کی اور حلقہ اور اصول اور حدیث پڑھنا یا قرآن شریف حفظ کرنا مثال واجب عین کی جیسے نماز تہجد اور عیدین کی ہی اور مثال واجب کفایہ کی جیسے غسل میت اور دفن کرنا اور کیا مثال سنت عین کی جیسے مسن موکد و نماز کے ہیں اور سنت کفایہ جیسے تکلیف ہی اور عشرہ ہفتا میں

فصل میں سچ خدا کی کلمت کے جانا چاہیے کہ کلمت کہتے ہیں پاکی بدن کو نجاست حقیقی اور کلمی سچے پانی کی طرح و غیرہ کو نجاست حقیقی سے نجاست حقیقی جیسے کہ بول اور بلز وغیرہ اور نجاست حکمی جیسے محدث

اور جنب ہونا اور طہارت کے بہت فضائل ہیں اس واسطے کہ نماز کو فضیل عبادات ہی میں طہارت کے دست
 نہیں چاہیے حق تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ یعنی متحقیق اسد دوست
 رکھتا ہے تو بہ کر نیوالون کو اور پاک رہنے والون کو روایت ہے کہ آنحضرت کے زمانے میں مسجد قبا
 کے رہنے والے استنجاء کھنچ سے کرتے تھے اور بعد اسکے پانی سے دھوتے تھے اسد تعالیٰ
 نے ان کی روح اور تعریف فرمائی ہے فَيُخْرِجُكَ اِلَى الْجَنَّةِ اَنْ يَّطَهَّرُوا وَاَللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَهِّرِيْنَ
 یعنی اوس سب قبا میں ایسے مرد ہیں کہ دوست کہتے ہیں پاک رہنے کو اور اسد دوست رکھتا ہے
 پاک رہنے والون کو نور الانوار میں لکھا ہے کہ ایک صحابی مسالح نے وفات پائی حضرت سوان قبول
 اوسکے دفن سے جب فارغ ہوئے وہ عذاب قبر میں مبتلا ہوئے حضرت اذکی بی کی پاس شریعت
 لائے اور حال اسکے اعمال کا دریافت فرمایا اور انھوں نے عرض کیا کہ یہ کبریاں جہانے تھے اور اوسکے
 بول سے پرہیز کرتے تھے اس وقت حضرت نے فرمایا طلب پاکی کی کرو بول سے تحقیق اکثر عذاب ذرا ہی
 سبب ہوتا ہے اسی واسطے در مختار میں لکھا ہے کہ قبر میں پہلے سوال طہارت ہوگا اور محشر میں پہلے سوال
 نماز سے ہوگا حدیث میں وارد ہوئی طہارت جزا ایمان کی ہے و بنا سلمات کی طہارت پر ہی قلب سے
 اس نے پانی میں لوگوں نے واسطے ترک نماز کے بے طہارتی کو بہانہ ٹھہرایا اور مقصود مطلب نہیں سمجھا
 کہ کیا ہے یعنی اگر کہیں پر دسی چھٹ پشاب وغیرہ کی کپڑے یا بدن پر بڑی یا چھوڑا چھنسی یا خار شے
 یا خون جاری ہے یا حدث ہرقت صادر ہوتا ہے یا عارضہ جریان کا یا مسلسل لبول کا ہوتا ہے تو ہوسے پاکی
 کا حیلہ کر کے غار چھوڑ دیتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے اور نہیں جانتے کہ یہ بہانہ خدا کے ساتھ
 نہیں چلنے کا واسطہ کیا شراح نے یہ سبب زرفع کر دیے ہیں یعنی اگر غایت غلبہ درم کہ کم ہو چکا
 ہے اگر احتیاط و حوک و فضیلت ہے اور اگر دم برابر یا زیادہ ہوا و سکا دھونا مشکل نہیں اگر کوئی کپڑا دوسرا
 سوا کی جس کے میں نہیں اور پانی بھی واسطے دھونے کے نہیں ملتا اسی کو کہنے ہوسے نماز درست ہے
 اگر بالکل کپڑا میں نہیں شے نماز جائز ہے اگر چھوڑا چھنسی یا خار شے تر رہتی ہے کہ اگر آلودہ ہو جاتا ہے پانی سے
 پڑ جاتا ہے اور بچاؤ اس سے نہیں ہو سکتا اور خون اور ریح و زرداب پانی جیسے سے تجاوز نہیں کرنا وہ

پھر دھوس نہیں ہوتا نہ وضو ٹوٹتا ہی اگر خون یا حدث وغیرہ جاری ہی ہر وقت متواتر کر کے نماز درست ہے اور اگر ایسا خون جاری ہو کہ ایک وقت کی نماز پڑھنے کی مصلحت نہیں ملتی اسی کپڑے خون آلود میں نماز پڑھے بعد اسکے بدلے یا دھو دے اسی طرح لوگ بسبب بیماری کے وضو اور غسل اور نہ طاقی کا عذر کر کے نماز چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ حالت بیماری میں غسل اور وضو کے بہرہ تیمم درست ہی اگر چکل میں واقع ہو اور وضو پانی برسا قابل وضو کے نہیں ہو اور گرمی اور زرمین سبب ہو سکے قابل تیمم کے نہیں اس صورت میں مٹی کپڑے میں لگا کر ہوا میں خشک کر کے تیمم کرے اور اگر مٹی خشک نہیں ہو سکتی تو مٹی پر بھی سبب لا جا رہی کے تیمم درست ہی اگر قید خانے میں مٹی طہرہ در پانی نہیں پاتا تو نمازوں کی تکلیف سنا ہے یعنی اگر زرمین طہرہ خشک ہو کر کوع اور سجدہ کرے اور نہیں تو کھڑے ہو کر کوع اور سجدہ کا اشارہ کرے بعد اسکے پھر نماز قضا کرے اگر دونوں عمدہ کئے ہیں اور کوئی وضو اور تیمم کرنا نہ لالہ نہیں تو وضو اور دونوں پہنچے دیوار پر بہت تیمم سے مل کر نماز پڑھے اور اگر دونوں کچھ کم ہیں سے وہ پانچوں کچھ ہو نہیں اور تمام موندہ میں تخم ہی بلا وضو اور تیمم نماز درست ہی اگر سبب بیماری کے طاق کھڑے ہو نہ کی نہیں بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر یہی قوت نہیں ملیئے ہوئے اشارے کے نماز پڑھے اگر چکل میں ہی اور زرمین سبب کثرت پانی یا نجاست کے قابل سجدہ کے نہیں کھڑا ہو کر اشارے کے نماز ادا کرے یہ سبب اصل معتبر کتابوں میں لکھے ہیں غرض یہ کہ جس بات کی شروع کی طرف رخصت ہو زمین اپنی طرف سے قصور کے نماز چھوڑنا گلاہی اور بختی ہو اور قضا کرنا نماز کا سوا ہی بیوشی اور جنس اور نفاس کے کسی حال میں جائز نہیں اصل پنج فضائل وضو کے حدیث میں آئے ہو کہ اگر انھیں لکھنے کے لیے صحابہ فرمایا یا میں منکوب علی ثلاثوں کہ جس سے تمہارے گناہ جو جو جاویں اور درجہ بلند ہو وہ صحابہ عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پورا کرنا وضو جاڑے میں اور کثرت قدم کی طرف مساجد کے اور حضور ہانا نماز کا بعد نماز کے اور اس میں منکوب ثواب جماد کا ہی اور حدیث میں آئے ہو کہ جب شوکر تازی بندہ ہوسن اور مضہ کر تازی کل جائے میں نبی غفور ہو جائے گناہ اسکے منہ سے نبی جیسے بہت ہنسنا ہی یا بیفائدہ بات بولی ہو اور جب تک میں پانی ڈالتا ہی کل جائے پانی گناہ ادا ہو گیا تاکہ سے نبی جیسے وہ جزیرہ لائق سو گئے۔ کے نہیں سو گئے تازی اور جب ہوتا ہے اپنے بہرہ

وضو کرنا نماز کا سبب کثرت پانی یا نجاست کے قابل سجدہ کے نہیں کھڑا ہو کر اشارے کے نماز ادا کرے یہ سبب اصل معتبر کتابوں میں لکھے ہیں غرض یہ کہ جس بات کی شروع کی طرف رخصت ہو زمین اپنی طرف سے قصور کے نماز چھوڑنا گلاہی اور بختی ہو اور قضا کرنا نماز کا سوا ہی بیوشی اور جنس اور نفاس کے کسی حال میں جائز نہیں اصل پنج فضائل وضو کے حدیث میں آئے ہو کہ اگر انھیں لکھنے کے لیے صحابہ فرمایا یا میں منکوب علی ثلاثوں کہ جس سے تمہارے گناہ جو جو جاویں اور درجہ بلند ہو وہ صحابہ عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پورا کرنا وضو جاڑے میں اور کثرت قدم کی طرف مساجد کے اور حضور ہانا نماز کا بعد نماز کے اور اس میں منکوب ثواب جماد کا ہی اور حدیث میں آئے ہو کہ جب شوکر تازی بندہ ہوسن اور مضہ کر تازی کل جائے میں نبی غفور ہو جائے گناہ اسکے منہ سے نبی جیسے بہت ہنسنا ہی یا بیفائدہ بات بولی ہو اور جب تک میں پانی ڈالتا ہی کل جائے پانی گناہ ادا ہو گیا تاکہ سے نبی جیسے وہ جزیرہ لائق سو گئے۔ کے نہیں سو گئے تازی اور جب ہوتا ہے اپنے بہرہ

کھل جائیں گناہ اسکے ہر سے یہاں تک کہ کھائے انگوٹھوں سے یعنی جیسے کسی نامحرم کمر لطف
 لگا دیکھا اور جب ہوتا ہی اسے ہاتھوں کو کھل جائے گناہ اسکے ہاتھوں کے یہاں تک کہ ان کے
 نیچے سے یعنی جیسے کسی چیز کو کہ بکڑا دسکا دسکین پر پکڑ لیا اور جب سم کرتا ہی کھل جائے ہر گناہ
 اسکے ہر سے یہاں تک کہ کان سے یعنی جیسے بیغادرہ بات سنی ہو اور جب ہوتا ہی ہاتھوں کو کھل جائے
 ہر گناہ اسکے ہاتھوں کے یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں سے یعنی جیسے گناہ کیو پہلے چلا ہو اور جانا دسکا پھر
 مسجد کے اور نماز ادا کی فاضل ہوتی ہو اور پریمانی گناہ کے یعنی باعث زیادتی مرتبہ کا ہوتی ہو اور اگر
 نے جو کوئی اجمعی طرح ضرور نہ ہو کھل جائے ہر گناہ اسکے بدن کے یہاں تک کہ ان کے نیچے سے یعنی
 سنگ و صغیرہ اسکے غصہ ہو جائے ہر اور حدیث میں وارد ہو حضرت فرمایا میں پہلے ہوں گا اس
 شخص کا کہ جس کو حکم مسجد کا ہو گا پس رکھوں گا میں پہلے سامنے میں جانوں گا اپنی امت کو اور امنوں کے
 اسی طرح مجھے سے اور اس سے درمیان سے یہاں ان کا ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ آیا میں
 کو اتنی ہتھوں میں کہ حضرت نوح کے زمانے کے لیکر آج کی امت تک میں کو پکڑ لیا ہے گا آجے فرمایا یہ امت کی
 پیشانی اور ہاتھ اور پاؤں ان وضو سے روشن ہوں گے اور کوئی امت اس طرح نہ ہوگی اور ان کے بارے اعمال
 ہاتھ میں بیٹھے جائیں گے اور ان کی اولاد ان کے لئے چلے گی پس حیثیت ہو کہ وضو کے ایسے فضائل ہیں
 تو اس عمل میں ضرور کرنا چاہیے اور اجمعی طرح سے ضرور کرنا چاہیے اور ہمیشہ با وضو رہنا چاہیے
 بیچ بیان بعض مسائل وضو اور غسل اور تیمم کے جانا چاہیے کہ وضو اور غسل مکہ معظمہ میں نماز کے بعد
 فرض ہو ہی چاہئے بیان اسکا اور کیا اور حضرت نے کبھی نماز بے وضو نہیں پڑھی اور اگلی امتوں میں بھی وضو
 تھا اور حکم تیمم کا بعد ہر کے آیا اور یہ فضائل اس امت سے پہنچا ہے حدیث میں وارد ہو کہ ہم بزرگی سے گئے
 اور پردہ ہوں گے ساتھ میں امر کے گردانی میں صفین ہماری مثل صف فرشتوں کے یعنی جماعت کا حکم ہوا
 اور میں فیضیت ملی اور مساکر دھپے تمام روی زمین مسجد گردانی کی یعنی اگلی امت میں ہر عبادت خانوں
 کے اور جگہ نماز جائز تھی اور گردانی کی مٹی دھپے ہمارے پاک کر خوالی جب بنادیں باقی کو یعنی حکم تیمم
 کا ہوا اور سب سے حکم تیمم کا یہ کہ غزوہ کربلا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گلو بندہ کہ ہوا گیا حضرت علی

وہی ہے جو کہ فرمایا ہے کہ میں پہلے ہوں گا اس شخص کا کہ جس کو حکم مسجد کا ہو گا پس رکھوں گا میں پہلے سامنے میں جانوں گا اپنی امت کو اور امنوں کے اسی طرح مجھے سے اور اس سے درمیان سے یہاں ان کا ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ آیا میں کو اتنی ہتھوں میں کہ حضرت نوح کے زمانے کے لیکر آج کی امت تک میں کو پکڑ لیا ہے گا آجے فرمایا یہ امت کی پیشانی اور ہاتھ اور پاؤں ان وضو سے روشن ہوں گے اور کوئی امت اس طرح نہ ہوگی اور ان کے بارے اعمال ہاتھ میں بیٹھے جائیں گے اور ان کی اولاد ان کے لئے چلے گی پس حیثیت ہو کہ وضو کے ایسے فضائل ہیں تو اس عمل میں ضرور کرنا چاہیے اور اجمعی طرح سے ضرور کرنا چاہیے اور ہمیشہ با وضو رہنا چاہیے

اور بر صورت نوعیہ با یکے ہوتا ہے پس یہی کہ ہر مضمون سے تعلق ہر سو پہلے غسل میں ہو بخلاف بل براہ کے کہ غسل
فقط طہارت کے واسطے ہی ہوتا ہے نہ ہر مضمون سے تعلق ہر سو پہلے غسل میں ہو بخلاف بل براہ کے کہ غسل
تمام ہونا کا اور دونوں ہاتھ کا حق تعالیٰ فرماتا ہے فَتَكْبِتُ سَوْاَ صَعِيدَا طَيْبَا فَاسْتَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَابْكُوا بِكُلِّ
یہی پس غسل کر دو خاک پاک کا اور کل کو اپنے ہونٹوں اور ہاتھ کو سوال نہایت ضرورین سنت ہی تم میں کیوں نہ ہو
جواب وضو طہارت حقیقی کردہ بلانیت بھی درست ہی اور تمیم طہار علی اور نائب ضروری طہارت حقیقی کا ہی
پس میں نہایت جائز نہیں مسئلہ تمیم سو یا اس چہ کہ کہ جنس زمین سے ہی مثل خاک اور پتھر وغیرہ کے اور کیا
چیز پر جائز نہیں سوال تمیم سو یا جنس زمین کے دوسری پر کیوں نہ نہیں **جواب** حکم تمیم کا جنس زمین
پر دہلے تواضع اور خاکساری کے ہی اور اشارہ ہی اس طرف کہ اصل انسان کی زمین ہی تو جاسیے
کو کہ جیسا خدا نے اس کے واسطے زمین کو کہ اصل اس کی یہ ایک کیا وہ بھی اپنے بدن کو کہ زمین اور خاک کی گن ہوں
پاک رکھے سوال تمیم خلیفہ وضو کا ہی پس جسے ہونا اور ہاتھ کو تمیم میں مس کو کہ میں سر اور ہاتھوں کا کیوں
انہیں کرتے **جواب** مس خلیفہ وضو کا ہی سو پہلے ہونا اور ہاتھ کو کہ وضو میں اس کے ہونا کا حکم ہی مس کے ہونا
اور سر کو اور ہاتھوں کو حالت نوز میں وضو میں بھی مس کا حکم ہی اور مس خلیفہ مس کا نہیں ہونا ہی اس واسطے تمیم
میں غلط ہونا اور ہاتھ کا مس کافی ہی قائم رہ وضو فرض ہی دہلے نماز کے اور واجب ہی دہلے طواف کعبہ کے
اور وضو کے نزدیک دہلے مس صحف کے اور سنت ہی دہلے سوینکے اور تحب ہی دہلے سو یا ان تین امر کے
تفصیل اس کی بڑی کتابوں میں ہی ملاحظہ اس کے بعد جھوٹ بولنے اور غیبت اور قتلہ اور شہر مذموم پڑھنے اور کھانا
گوشت و نشہ اور یہ ہر گناہ سے کہ اور دہلے حصول اتفاق علماء اور ہتھیار کے جس صورت میں اختلاف علماء کا ہو
جیسے مس عورت کا ہی کہ شافعی کے نزدیک تھن وضو ہی اور امام غفر کے نزدیک نہیں اگر حنفی بعد مس عورت کے وضو کرے
تو مستحب ہی قائم دہلے غسل فرض ہی دہلے جناب رعاصل اور نفس کے اور وجہ ہی دہلے جناب فر کے کہ مسلمان ہوا اور
اس شخص کے کہ ساتھ نزال کے بالغ ہوا اور سنت ہی دہلے مسعود عیدین اور احرام و عرفے کے اور مستحب ہی دہلے
مجنون کے کہ انا تو ہوا اور جنب برائت میں اور وقت مجاہد کے اور نہایت مدین اور دہلے طواف یارس کے اور دہلے نماز کو
اور وضو و نماز استسقا اور دہلے پوش لباس کے کہ اور غسل میت کے اور دہلے نماز کے کہ اور دہلے نماز کے

اور دوسرے مستحکمہ کے جب خون موقوف ہو **فصل** فضائل مسواک میں قرآن یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مجبور خوف مشقت است کا نہوتا تو حکم کرتا میں یعنی فرض کرتا نہا: عشا کو تہائی راست گئے اور مسواک کا واسطے فرما کے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے میں جب حضرت گھر تشریف لائے تو مسواک کرتے اور حضرت عائشہ سے روایت ہے جب حضرت مسجد کو آئے تھے تو مسواک کرتے تھے اور فرمایا حضرت نے دس سنت اور حضرت اسلام سے ہیں کہ اگر انھوں نے کا آؤں مجھ کو داری کا آؤں مسواک کرنا اگر ناک میں پانی ڈالنا اور زنا خون کھانا آؤں دھونا پور انگلیوں کا آؤں نوجنا بال نعل کے آؤں درون زنا بال برنا فیکے آؤں بچا کرنا آؤں تھک کرنا اور بعض روایت میں مقام داری مجھوں نے کے سنتے کرنا آئی اور فرمایا حضرت نے مسواک پاک کرتی ہو نہ کہ اور رضامندی واسطے پروردگار کے اور فرمایا حضرت نے مسواک علیہ سلام نہیں تشریف لائے اگر مجبور مسواک کا حکم نہیں کیا ہو کہ مجبور خوف مشقت کہ کثرت مسواک سے میرا دانت چھٹ جائیگا اور فرمایا حضرت نے فضیلت کہتی ہے نماز مسواک کے ساتھ تشریف داری نماز پر کہ مسواک کے ہو اور فرمایا حضرت نے لازم کہ مسواک کو کواں میں جس فصلتیں میں پاک کرتی ہو نہ کہ اور داری کرتی ہو پروردگار کو اور غضب میں لاتی ہو شیطان کو اور دوست رکھتے ہیں اور مسکو کرنا کاتبین اور مضبوط کرتی دانت کو اور کاشتی ہو یعنی زردی دانت کو اور خوش کرتی ہو جو نہ کہ اور خوش کرتی ہو بھلا دیتی ہو مینائی کو اور درد کرتی ہو کہ نہ کہ اور طب نبوی میں لکھی ہو کہ مسواک پاک کرتی ہو جو نہ کہ اور خوش کرتی ہو رب العالمین کو اور روشن کرتی ہو لگا کہ کو اور زیادہ کرتی ہو فصاحت کو اور ضاف کرتی ہو دانتوں کو اور خوشبودار کرتی ہو بخونکہ اور مضبوط کرتی ہو سورہوں کو اور صاف کرتی ہو حلق کو اور کھم اور قطع کرتی ہو رطوبت کو اور دیر میں لاتی ہو بڑھاپے کو اور سیدھا کرتی ہو پشت کو اور دانا کرتی ہو اجڑ کو اور آسان کرتی ہو نزع کو اور یاد دلاتی ہو کلمہ شہادت کو وقت مسکے اور وسوسہ کرتی ہو شیطان کو اور وسیع کرتی ہو ردی کو اور درد کرتی ہو دانتوں کے میل کو اور درد کو اور زیادہ کرتی ہو عقل کو اور پاک کرتی ہو دل کو اور نورانی کرتی ہو نہ کہ اور قوت دیتی ہو دل اور بدن کو اور شفا ہو ہر بیماری کو سوای موت کے حدیث میں وارد ہوئی خلاصہ اسکا یہ ہو کہ جب وقت وفات حضرت کا قریب ہو نہ چاہیے خوش مسواک کی فرمائی حضرت عائشہ نے مسواک اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر سے لیکر دی حضرت دانتوں کے نیچے دیا یا سخت تھی حضرت عائشہ نے اسکو اپنے دانتوں سے پھل کر ملائم کر دیا حضرت نے مسواک کی الغرض حضرت کو

مسواک اسی محبوب تھی کہ ایسے وقت میں بھی اسکو بخیر اور آخر فعل پاک دنیا سے مسواک کرنا چاہیے
یہی فضیلت مسواک کی ثابت ہوئے تو ہر مسلمان کو لازم ہے کہ کوئی وقت نہ ہو خالی مسواک سے کرے اور
حضرت کے وقت میں یہ دستور تھا کہ بعض اصحاب پہنچا کر ہر مسواک فلم کی جگہ کہتے تھے جب وقت نہ آتا
تو باوجود وضو کے مسواک کر کے اسکو پھر اسی جگہ رکھ دیتے تھے فائدہ اگر مسواک بہم نہ پہنچے یا داتا
نہوں تو ملنا انگلی سے قائم مقام اسکے **فصل** پنج اسرار وضو کے جانا چاہیے کہ اسرار وضو کے دو قسم
ہیں ایک ظاہری دوسرے باطنی اسرار ظاہری ہیں کہ دستور عالم میں یہ ہے کہ جب کسی بادشاہ یا حاکم کے
حضور میں جلتے ہیں تو حمام کرتے ہیں اور ہاتھ اور پاؤں دھوئے ہیں اور صاف کرتے ہیں اور لباس عمدہ
پہنتے ہیں اور عمامہ یا دستار باندھتے ہیں اور خوشبو ملتے ہیں تب لیاقت حضور ہی بادشاہ کی حاصل کرتے
تو ایسے حکم الحاکمین یا اعلیٰین و اہل الجلال والاکرام کی خدمت میں حاضر ہونے کے پہلے بہت ضروری
کہ پہلے اگر حاجت غسل کی ہو غسل کریں اور جو حسن وضو کریں اور مسواک کریں اور کپڑے جو عمدہ ہوں
پہنیں اور عمامہ سر پر رکھیں خوشبو بھی اگر میر ہو لگا دیں تب بڑے عزیز و کسار کے ساتھ جیسا دنیا میں
بادشاہوں کی خدمت میں آداب شانہ کے ساتھ جاتے ہیں کبہ اسس بھی زیادہ نظم سے اس
بادشاہ حقیقی کی خدمت میں حاضر ہوں اور نماز بہت خشوع اور عاجزی کے ساتھ جیسا بیان آتا ہے اور
کریں اسوقتے نیابت بزرگ میں باوجود ہونے پہچھے لباس کے اور ننگے بدن اور ننگے سر نماز پڑھنا اور دیکھنا
ملائے اور بائیں اور بائیں عیبت کرنا کپڑے یا بدن کے ساتھ یا انگلی تو یا یا چاروںوہی جہیز میٹھا یا انگڑائی لینا
نماز میں کردہ ہے اور دینے امور کہ موجب قصور آداب و خشوع اور خضوع کے ہیں کہ تفصیل اسکی کتاب فقہ میں
ہے مگر وہ ہیں اور جو امور بالکل خلاف ادب ہیں جیسے کلام کرنا اور کھانا اور پینا اور عمل کشید کرنا اور صفحہ اور
پیرنا کتب کی طرف اور پیش اسکے منسوب صلہ ہوں اور نماز عمامے کے ساتھ شر و فضیلت کہتی ہے
اور نماز بزرگ سے عمامہ پہن کر تعظیم ہی اور لوگوں پر کہ جسکے مذہب میں ایک انگڑائی باندھ ہوئے
نماز جائز ہے اور قد نماز کی نہیں جانتے تو کہہ سار باطنی ہیں کہ جب بادشاہ مجازی کے سامنے کھڑا ہوگی
فقط ظاہری ہی کاٹن سے کچھ کام نہیں کرتی ظاہر کی کوئے ہیں تو بادشاہ حقیقی کی حضور میں دانا انسان اور شکار

اور عالم الغیب و الشہادہ و طہارت باطنی بھی بہت ضرور پڑے یہ ہر وقت وضو کے بار بارہ کرے کہ میں
 دل اور ہاتھ اور پاؤں اور منہ کو سب لوگوں کی بنا اور پیدائی گناہ ظاہری مثل حرام کاری اور حرام خوری اور غیبت اور
 اور جھوٹ وغیرہ اور گناہ باطنی مثل بغض اور کینہ اور حسد اور بیاہ و غیرہ کیا کرتا ہوں اور تحصیل اس کی یہ ہر گناہ بارہ
 وضو کا کرے مومنہ تھکے طرف کر کے بلند جگہ بیٹھنے اور آیت برہم بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور دعا کہ
 مِنْ هُمْ زَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِي یعنی شرع کرتا ہوں میں خدا کے نام
 کے ساتھ کہ ہر باطنی حکم کرنا اور ایسا نہ اگتا ہوں تجھے دوسرے شیطانوں سے اور پناہ اگتا ہوں تجھے اے
 اس کے اور شیطان زکوٰۃ سیر جتھرا تھ بند دست تک مین بار کہ سنت ہو و دعویٰ اور بارہ کرے کہ ان
 بخون کو ناگزشتی سے یعنی اس کے پیر نہ سے کہ لائق کہ نہ کے نہیں جسے کسی عمر کا ہاتھ شہوت سے چھو
 یا کسی کی چیز سے اجازت لے لینا دیتا ہوں اور ہاں کرتا ہوں اور یہ عاجز ہے اللہم عذری اے اللہ کہ اے اللہم
 وَالْبَرَكَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشُّحْمِ وَالْهَلَاكِۃِ یعنی اے خدا مال لکھا ہوں جسے زیادتی اور برکت اور پناہ
 چاہتا ہوں تجھے بخشنے اور ہلاکت سے بچھڑنا کہ اسے اور یہ قصد کرے کہ وہ نہ کہو اسے تلاوت قرآن اور ذکر اور نماز
 کے صاف کرتا ہوں پھر مین بار مضمتہ کرے اور اسے بار بارہ کرے کہ میں اپنی زبان کو ناگزشتی یعنی اس سے
 کہنے سے کہ لائق کہنے کے نہیں یہ جیسے جھوٹ اور غیبت اور چل چوری اور محاش اور کلمات کفر سے اور جو کچھ
 ناخود بینی ہو اس سے کہ لائق کہانے سے کہ لائق کہانے کے نہیں جیسے سود اور رشوت وغیرہ سے نہ ہونا
 اور صاف کرتا ہوں اور یہ عاجز ہے اللہم ارحم الراحمین عَلَیْكَ بِكَ وَشُكْرُكَ وَتِلَاوَتُكَ بِكَ
 اے اسد و کریم و اے بار بارہ کرے کہ اسے اور تلاوت لکھا ہوں پھر مین بارناک مین بانی کے اور یہ قصد
 کرے کہ ان کو ناگزشتی یعنی اس سے کہ لائق کہنے کے نہیں اور اس کے کوئی تم سے یا خدا کے
 نکلے ہاں کرتا ہوں اور یہ عاجز ہے اللہم ارحم الراحمین عَلَیْكَ بِكَ وَتِلَاوَتُكَ بِكَ وَشُكْرُكَ وَتِلَاوَتُكَ بِكَ
 مجھے جو محنت کی اس حال میں کہ تو راضی ہو پھر تمام مومنین بار و دوسرے اور بارہ کرے کہ میں اس سے
 اللہ کو دانی سے یعنی اس سے کہ لائق کہنے کے نہیں جسے کسی عمر کا ہاتھ شہوت سے چھو یا کسی کی چیز سے
 منور کیا عورت سے دعا دیتا ہوں اور یہ عاجز ہے اللہم ارحم الراحمین عَلَیْكَ بِكَ وَتِلَاوَتُكَ بِكَ وَشُكْرُكَ وَتِلَاوَتُكَ بِكَ

اور غیبت اور جھوٹ وغیرہ اور گناہ باطنی مثل بغض اور کینہ اور حسد اور بیاہ و غیرہ کیا کرتا ہوں اور تحصیل اس کی یہ ہر گناہ بارہ وضو کا کرے مومنہ تھکے طرف کر کے بلند جگہ بیٹھنے اور آیت برہم بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور دعا کہ

یعنی ایسی خدائے روشن کہ غم نہ ہر اس دن کہ روشن ہو رہی تھ تیرے دستوں کے چہرہ دہنا ہاتھ گنسیوں سمیت تین
دھوکہ اور یہ راہ کرے کہ میں اس ہاتھ کو نہ کر دینی یعنی ہاں کام کرنے سے کہ لائق کہ نیکی نہیں جیسے قتل
ناحق اور چوری کرنا دھوکہ ہوں اور یہ عاثر ہے **اللَّهُمَّ اغْطِنِي كَأَنِّي بِكَ بَيْتٌ وَحَاسِنٌ حَسْبُكَ الْبَرُّ**
یعنی ایسا دے تو نامہ اعمال میرا دہنے ہاتھ میں میرا درجہ مجھے آسانی کے ساتھ تجھ بانی ہاتھ کو
گنسیوں سمیت دھوکہ اور یہی راہ دے ہاتھ میں کیا ہی ہاں بھی کرے اور عاثر ہے **اللَّهُمَّ إِنِّي**
أَعُوذُ بِكَ أَنْ تُعْطِيَنِي كَأَنِّي لِنِسْمَالِي أَوْ مِنْ قَوْلِ آخِرِ ظَهْرِي یعنی ای خدا یا نہ چاہتا ہوں میں
تجھے اس بات سے کہ تیرے تو نامہ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں لیتے میرے چہرے چہرہ تام سر کا مسح کرے اور
یہ قسم کرے کہ میں باغ کو خیالات اور اہام فاسدہ جیسے نکیر اور حسد اور بغض وغیرہ سے پاک کرتا ہوں اور
یہ عاثر ہے **اللَّهُمَّ اغْشِيْ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ وَأَظِلَّنِي بِحُجَّتِ عَرْشِكَ** بوم لا اظلل
إِلَّا بِظِلِّكَ یعنی ای خدا چھایری تین اپنی رحمت میں اور نازل کر مجھ پر برکات اپنے اور سایہ مجھ کو
عرش اپنے کے ہاں دن کہ سو تیرے سایہ کے کوئی سایہ نہ ہو تجھ کو ان کا مسح کرے اور یہ راہ کرے کہ اس
کان کو ناشنید فی ہاں اس بات سے کہ لائق میں نے گنسیوں جیسے نر اور غیبت اور فحش ستا پاک
کرتا ہوں اور یہ عاثر ہے **اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ** یعنی
ای خدا کہ مجھ کو ان لوگوں میں سے کہ سنتے ہیں بات کو اور بروی کرتے ہیں اچھی بات کی پھر دن کا مسح کرے اور
یہ راہ کرے کہ با اسدی گردن تیری فرما نزاری میں حاضر ہوں اور یہ عاثر ہے **اللَّهُمَّ فَاقْ رَقَبَتِي مِنَ**
النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْأَغْلَالِ یعنی ای خدا آزاد کر میری گردن لگ سے اور بنا دے گناہوں
میں جسے زنجیروں اور طوقوں سے چہرہ دہنا ہاں دن دھوکہ اور یہ راہ کرے کہ اس بائیں کو تیرے یعنی ہاں اس
سے کلام لائق چنے کے نہیں جیسے چلا گناہ کیو سٹے دھوکہ ہوں اور یہ عاثر ہے **اللَّهُمَّ نَذِّتْ قَدْ حَمِدُ**
حَلِيَّ الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزُلُّ أَلْفُ أَلْفٍ فِي النَّارِ یعنی ای خدا مضبوط کر بائیں میرا بل صراط پر اور سو فکدہ
پچھسین ہاں دن میں تجھ بانی ہاں دن دھوکہ اور یہی راہ جو پہلے ہاں دن میں کیا ہی کرے اور یہ عاثر ہے **اللَّهُمَّ**
أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ تَزِلَّ قَدَمِي عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزُلُّ أَلْفُ أَلْفٍ مِنَ النَّافِقِينَ یعنی ای خدا ہاں

اور اگر کبھی وضو کے پین کہ کوئی تفصیل کتب فقہ میں یہ بخاطر کھیں اور کمزوریات وضو سے بچتے رہیں اور
 دوسرے شیطان سے دور رہیں حدیث شریف میں وارد ہوئی کہ ولما ناسی شیطان کاہی کہ وضو در طہارت میں
 دوسرے اہل تہجد جب وضو سے بوجہ حسن خان ہو تب چاہیے کہ نماز وقتی اور ہی طرح سے کہ بیان اوں کا کیا جاتا
 ہی اور اگرین تو وہ ثواب کہ نماز میں دوسرے موعود ہی حاصل کریں بفسد و کمال کہ فضائل نماز کے جہاں جاتا
 کہ نماز فرض ہی مسلمان ماقبل بالغ پر مرد و عورت آزاد و بربندہ اور کوئی شریعت اس کے خالی نہیں تھی
 اور منکر اور سکون فرما دیتا کہ اوں کا عذر یا بعضوں کے نزدیک کا فراد و بعضوں کے ایک فاسق و مکرک گناہ کبیرہ کا پند
 اوں کی بہت بزرگی ہے اور پہلے قیاس کے روز نماز سے بوجھا جائیگا اور قرآن شریف میں بہت تاکید نماز کی آئی ہے
 جیسا کہ حق تعالیٰ متنبہوں کی تعریف نماز کے ساتھ کرتا ہو **هَذِهِ لِمَنْ تَقِيَنَّ لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ**
يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ یعنی قرآن ہنہا ہی ذکر والوں کو جو یقین کرتے ہیں من سکھتے اور درست کرتے ہیں
 نماز کو اور فرمایا **وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَادْعُوا مَعَ الرَّاٰعِينَ** یعنی قائم کر نماز اور
 دیکر زکوٰۃ اور چھو سارے چھکنے والوں کے اور فرمایا **الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قَالُوا**
الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ هُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
 یعنی جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کیے اور قائم رکھی نماز اور دی زکوٰۃ اور کو بلا الخا ہو اپنے رب کے ہیں باؤں
 ذکر اور نہ وہ غم کھا دیں اور فرمایا **وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ**
اللَّهِ أَكْبَرُ یعنی کھڑی رکھ نماز کو بیشک نماز روکے ہر بھائی سے اور ہر جی بات اور اس کی ناپسند
 بڑی وسیلہ ایک سورہ نجات قرآنی اور تاکید اور نصیحت نماز کی دلالت کی ہیں اور احادیث میں وارد ہوئے
 کہ فرمایا حضرت علیؓ نے نماز بخوبی اور ایک شخص سے دوسرے کے مال اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک
 کھاؤ میں دن گناہوں کے جو اس کے درمیان میں ہوتے ہیں جب کہ پہلے سے بڑے گناہوں کے ایک روز
 حضرت نے اپنے صحابہؓ فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کے در واکر ایک نہر ہو اور وہ اس میں برتن غسل
 کیا کرے پانی صحابہؓ فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کے در واکر ایک نہر ہو اور وہ اس میں برتن غسل کیا کرے
 نماز بخوبی کی کہ حق تعالیٰ اس کے سب مشاڈاں ہو گئی ہوں کو حضرت کے زمانہ میں ایک مرد نے ایک عورت

اجنبی کا بوسہ لیا پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر باجربیان کیا یعنی نادیم ہوا اور توبہ کی امید میرے اس کے حضور
 کی پوچھی حضرت سکوت تو فرمایا پس اذان پڑھی گئی اور نماز پڑھی گئی اوس نے بھی حضرت کے پیچھے نماز
 پڑھی بعد اسکے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا **وَ اَقْرِضْ الصَّلَاةَ طَهْرًا فِي التَّهَارُورِ لِقَاءِ الْمَلِكِ**
الْحَسَنَازِ مَبْنِيَّاتٍ یعنی قائم کرو نماز کو زکوٰۃ و نون طرف میں اور کچھ ساقیوں میں
 راست یعنی سبجو قتی نماز پڑھا کر اللہ تعالیٰ میں نماز میں درگزی ہیں بڑے بڑے کو میں جو میں گناہوں کو کس
 دیا یا حضرت گمان ہوا سائل عرض کیا اوس حاضر ہوں آپ سے جو خبری اور سکون سنا کی عرض کیا اوس نے فرمایا
 یہ خاص ہے و اسطہ ہے آپ نے فرمایا میری سب سے اسطہ ہے اس حدیث کو سن کر نماز کو گنا
 پڑھیری گنا جاب ہے اس سے گناہ صغیرہ صغر سے کہہ رہا ہو جاتا ہے قطع نظر اس سے معلوم نہ کیا نہ مہر تہ قبولیت
 میں واقع ہوئی یا نہیں اور اگر گذر کہ صفت نماز کی یہ کہ مشک نماز روکتی ہے بیچائی سے اور بری بات ہے اور خیر
 آجی کہ جو کوئی کہ نماز اوسکی بیچائی اور جبری باتوں سے نہ بچاؤ اوسکو کچھ فائدہ ہو نماز سے سوا دوسری حد سے
 پس نصوت مقبول ہو نماز کے مذاب گناہ کا علاوہ عالم ہوگا اسو گناہ سے ہمیشہ بچنا چاہیے
 حضرت عبداللہ بن مسعود سے حضرت نے پوچھا کہ کون عین درست یادہ ہی اللہ کے نزدیک آپ نے فرمایا نماز اپنے
 وقت پر پھر کیا اسکے بعد کون عمل فرمایا نیکی کر لانا ایسے ساتھ کیا اسکے بعد فرمایا جہاد اللہ کی راہ میں دی
 فرماتے ہیں کہ اگر میں اور پوچھتا تو آپ فرمایا بچائی ماننے اور فرمایا حضرت نے نماز جو پوچھی اور دوسرے کو توصل کے
 اور اگر دوسرے کو تو اپنے انون کی اور فرمان برداری کرو اپنے حاکم کی و خیل ہو جنت پروردگار رہنے میں
 اور فرمایا حضرت نے حکم کرو اپنی اولاد کو نماز کا جبکہ ہو سکتا ہے برس کے اور راتوں کو نماز کو سہلے جبکہ ہو سکتا
 برس کے اور جہاد کرواد کی فرما جہاد کو میں کسی کے ساتھ نہت مولائے حضرت ابی ذر سے روایت ہے کہ ایک مذہب
 جابر سے میں حضرت نے تشریف لیا اور بت جہاد مہور ہا تھا میں حضرت نے ایک سخت کی و اولیان کو میں
 پس بنیان جہرے لگیں پس آپ نے فرمایا ای ابی ذر میںے کہ **الْبَيْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ فَرَمَا جَوْبَهُ** کہ
 خالص اسطہ کے نماز پڑھتا ہے تو اوس سے گناہ ایسے جہرے ہیں جیسے بنیان اس سخت کی جہرے ہیں
 اور فرمایا گئی بہشت کی نماز پڑھا اور فرمایا نماز دین کا ستون ہے اور فرمایا ہرگز نہ اسل ہوگا و روح میں جو کوئی

عبداللہ بن مسعود سے حضرت نے تشریف لیا اور بت جہاد مہور ہا تھا میں حضرت نے ایک سخت کی و اولیان کو میں پس بنیان جہرے لگیں پس آپ نے فرمایا ای ابی ذر میںے کہ **الْبَيْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ فَرَمَا جَوْبَهُ** کہ خالص اسطہ کے نماز پڑھتا ہے تو اوس سے گناہ ایسے جہرے ہیں جیسے بنیان اس سخت کی جہرے ہیں اور فرمایا گئی بہشت کی نماز پڑھا اور فرمایا نماز دین کا ستون ہے اور فرمایا ہرگز نہ اسل ہوگا و روح میں جو کوئی

پڑھنا نماز فجر اور عصر کی اور فرمایا اگر وہ بعد رکوع کہے ہیں ہم میں شکر رات و دن کے اور جمع ہو میں فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں پس جسے چاہے اپنے شکر کے عصر کے وقت اور رات کے کھڑے ہونے کے وقت میں اور فجر کے وقت میں اور عصر کے وقت میں اور نماز کو لا کھڑا کر دے اور اگر وہ کہے کہ میں نے کس حال میں کھڑے ہوں کہ جو ہر رات اور دو دنوں میں بیان کرتے ہیں کہ ہم کو نماز پڑھتے ہو اور آئے ہیں اور جس کے تھے تب بھی نماز پڑھتے پایا تھا اور فرمایا اگر جائین آدمی کہ کیا فضیلت ہے اذان اور اقامت اور صف پہلی میں پھر جائین سب بات کو کہ یہ چیزیں ہر کو میں قرعہ طے نہیں کی تو فرقہ ٹالیں اور اگر جائین کیا فضیلت ہے وقت گزری ہی نہیں تو دوڑیں اور کسی طرف دار اگر جائین کیا فضیلت ہے عشا اور صبح میں تو اذان و کسی طرف دوڑتے ہوئے اور اگر گھنٹیوں کے بل ہو ہی اگر یا تو نہ سے نخل سکین کو گھنٹیوں ہی سے چلتے ہوئے آئیں اور فرمایا جسے نماز عشا کو جماعت کے ساتھ پڑھا کہ یا مادھی رات تک قیام کیا اور جسے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی کہ یا تمام رات نماز پڑھی نقل ہو کہ نمازین کی تحویلی ہو اور اس میں فضیلتیں ہیں نیت مہندی اور نذر دل کا اور آرام بدن کا اور اس قدر میں اور جاری نذر دل ہو اور کبھی آسمان کی اور گرائی میزان کی اور خوشنودی ب کی اور قوت جنت کی اور حجاب و فرج سے حسن قائم کیا اور سکوتا کہ یا دین کو اور جسے ترک کیا اور سکوت پس کہ یا دین کو فائدہ حاصل کیا جانا چاہیے کہ اذان میں سب سے پہلے تاکیدیہ خصوصاً نماز صبح کی بڑی تاکید ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کا حفظ اعلیٰ الصلوٰۃ الصلوٰۃ فی الوسطیٰ یعنی محافظت کرو نمازوں پر اور صبح والی نماز پر اور عصر صلوٰۃ صلی میں ختم ہو بعض صحابہ فرماتے ہیں فجر کی نماز پر سو سہل کیہ وہ دن کی نمازوں یعنی فجر اور عصر اور رات کی نمازوں یعنی مغرب عشا کے سچ میں ہو اور بعض کہتے ہیں کہ ظہر کی نماز پر سو سہل کہ وہ دن کے سچ میں ہو اور بعض روایت میں کہ کہ مغرب کی نماز پر سو سہل کہ سچ میں نمازوں سری یعنی فجر اور عصر اور دو نمازوں بھر میں عشا اور فجر کے ہو اور بعض کہتے ہیں کہ عشا کی نماز پر سو سہل کیہ وہ دو وتر یعنی مغرب اور وتر کے سچ میں ہو اور بعض کہتے ہیں کہ جمعہ یا وتر یا جاشت یا عید الفطر یا عید الاضحیٰ یا رات کی نماز یا جماعت کی نماز یا خوف کی نماز ہو اور بعض کہتے ہیں کہ نماز غیر معین ہو مثل شب اور ساعت جمعہ کے کہ جس میں غامق ہوئی ہو یا درشل دریا کے اور اعظم اسم کہ حق تعالیٰ نے ان چیزوں کو چھپایا ہو اور راز رکھتے ہیں کہ چھپائے ہیں کہ کوئی نماز نماز اور

فصل آٹھویں
نماز کی فضیلتیں
فرائض کی ایک

ہر رات اور سب حالت جمہور سب مل نون اور سب سارا سدر سے خبردار ہیں اور سب کی محافظت کریں اور سب
 مذہب عام علم کا کہ جس طرف اکثر صحابہ گئے ہیں یہی کہی مصلوۃ وسطی نماز عصر کو سو سو پہلے کہ بیچ میں یہی دو نماز
 اور دو نماز نون میں اور جو کہ وقت عصر گزرے اور وقت معادلہ اور بار اور ہر کام کی تمامی کا وقت ہوتا ہی سہی
 غفلت کا ہوتا ہی سو سو پہلے اسکی تاکید زیادہ فرمائی اور حضرت نے فرمایا غزوہ خندق میں جبکہ نماز عصر کی فوت ہو گئی
 کہ کفاروں نے ہمارے نماز وسطی یعنی نماز عصر سے باز کیا اسلئے کہ گھروں اور قبروں کو لگا سے بھرے اور حدیث میں
 آیا ہے کہ جسکی عصر کی نماز قضا ہو گئی تو یہاں تک کہ گویا اسکا گھر بار برباد ہو گیا اور مثل اسکے اور حادث بھی ہو گئی ہیں
 بہر حال ضروری کہ سب ناز کی محافظت کی جائے **فصل بیچ** و عید جھوٹے والوں کا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو کفر کیا
 حضرت نے وسط درمیان سب کا اور درمیان کفر کے ترک نماز یہی نیک نماز کفر کی نینچا ہے اور فرمایا حضرت نے عید
 درمیان طاری اور درمیان کفر میں کفر کی نماز یہی جو کوئی اور کو ترک کرے پس نقص عہد کیا اور سوئے اور فرمایا جسے ترک کیا
 نماز کو کھنڈا پس مقرر کا فرما یعنی انجام دینا کفر کی اور حضرت ابی الدرداء نے روایت کیا کہ وصیت کی مجھے میں نے
 نے نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ترک کرے تو خدا ہے اگر چہ بار اور چلایا جائے تو اور نماز نون کی مان
 کی نکر اگر چہ حکم کرین کہ اپنی جہاد اور لڑکوں اور مال کو چھوڑ دے اور نماز فرض عبادت چھوڑ جو کوئی نماز فرض عبادت
 ترک کرنا یہی بڑی ہوتا ہے اور سب کا سوئے اور فرمایا حضرت نے یہ بیچ نماز نون میں جس میں حق تعالیٰ نے جسے اچھی
 طرح وضو کیا اور او کو وقت پر پڑھا اور پورا کیا رکوع اور شروع وعدہ سدا کا کہ اسکو بخش دیا گیا اور جو کوئی ایسا
 کرے نہیں یہ وعدہ سدا کا چاہے بخشے چاہے عذاب کہے اور فرمایا جو کوئی نماز کی خبر داری کرنا یہی اسکو نون
 اور حجت اور نجات عذاب ہو کہ دن قیامت کے اور جو کوئی خبر داری کہے اسکو نون ہو کہ نہ برائے نہ بخیر اور
 وہ ساتھ فرعون اور مان اور فارون اور ابی بن خلف کے ہو گا نقل ہے کہ جسے ترک کیا نماز میان تک کہ گذر گیا فوت
 اسکا پھر قضا پڑی اسکی عذاب کیا جاوے گا اور خ میں چند جھوٹے اور حقیقتی بر سر کا ہو گا اور برس میں سو سال
 دن کا کہ ہر دن اسکا ہزار ہزار برس کا ہو گا پس ایک قصبہ میان کی برسوں کے دو کرواٹھاسی برس کا ہو معلوم
 نہیں کہ چند قصبے کے کیا ہوئے اللہ عظمیٰ عطا فرما اور وہ صحیح ہے میں یہ کہ صحابہ سوال لے سکی کسی چیز کو ای
 بخاستے تھے کہ انکا موجب کفر ہو کر نماز کو سوئے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نماز کا ذکر جابستے ہیں اور انکا مین

حکم اوسکے قتل کرتے ہیں اور امام ابی حنیفہؒ قیدِ حبس کا کرتے ہیں بھان تک کہ توبہ کرے جب تک کہ نماز کا حال نہیں کسی مسلمان کو روانہ نہیں ہے کہ قصدِ نماز ترک کرے **تب** یہ بہت لوگ کاردارِ دنیا اور تلوک معاش مثلِ راحت اور تجارت اور پیشہ اور نوکری کے اور حاکموں کے پاس حضوری کا حیلہ کر کے نماز چھوڑ دیتے ہیں اور عذر کرتے ہیں کہ ہلکا کام نیا سے فرصت نہیں اگر نماز پڑھیں تو کمان سے کھادیں العباد بائند یہ بیوقوف نہیں سمجھتے کہ نماز سے زیادہ بزرگ کوئی کام نہیں نماز عقبی کیو سہل ہے اور تلاش روزی دنیا کیو سہل عقبی باقی ہے دنیا فانی پس کام اتنی کو کام فانی پر مقدم کرنا چاہیے اور روزی خیرے والا خدا ہے جو مقدرین ہے پونجاہ گیارہ ان الله يُولِّى الْأَمْرَ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينِ یعنی مقرر شدہ ہے ہر روزی دینے والا روز اور مضبوطی فی السماء رزقکم ومما تَعْبُدُونَ قَوْلُ رَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ یعنی اور آسمان میں ہر روزی تمہاری اور جو کہہ تھے عہد کیا تھو تم جو آسمان زمین کی البتہ یہ بات ہر بے تحقیق ہے جسے کہ تم بولتے ہو اور نماز کے سب سے کسی کام کا حج نہیں چو سکتا یہ سب سورۃ شیطانی ہے کیا جو لوگ کہ قصد نماز کے ہیں انکے کام کا حج جو تاپا یا اور کچھ روزی نہیں ملتی اور حاکمِ حقیقی کی حضوری مقدم ہے حاکمِ مجازی کی حضوری پر اور جو کوئی خلوصِ بخششے موافق مرضی حق کے کام کرے خدا اوسکے بھی سب دیوری کرے اے مَنْ لَهُ الْمُلْكُ لَعَلَّه الْكُلُّ يَنْسِلُ جَسَدِکَ دُوسرے مولیٰ ہے اوسکے واسطے سب ہے اور جو کوئی خدا کو یاد کرتا ہے وہ بھی اوسکو یاد کرتا ہے فَادْكُرُونِيْ اَذْكُرْکُمْ تَمَّ يَادْكُرْکُمْ جَو میں یاد رکھوں تمکو **فصل** اربع فضیلت نماز کے اور عبادات دوسری کے جانا چاہیے کہ نماز سزاوار اور بیشوہ سب عبادات کی اور کوئی عبادت اوسکی بزرگی کو نہیں پہونچتا اور عبدِ دوستی ایمان اور عقائد کے اسی کا مرتبہ ہے اوسواسطے کہ نماز شروع سے آخر تک بالکل تعظیم حق ہے اور پائی ثناء اور ذکر اور سنا جاتے غیر اور حضوری خدا کے کوئی امر دوسرے نہیں اوسواسطے قرآن مجید میں اسکی بہت تاک ہے اور حدیث میں اور سواہج الصَّلَاةُ مَعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی نماز معراج ہے اوسطے مسلمانوں کے نفس امارت پر شبِ معراج میں جب حضرت کو خلعتِ رخصت عنایت ہوا آپ کو جو بائی حضور حق سے کمال ملال ہوا کہ مرہا آپ ملال بھیجے آپ کو یہ نماز ایسی نعمت عنایت ہوئی ہے کہ جب اس میں مشغول ہوتے گاہے حضوری جو آن پر حال ہوگی اوس

حضرت فرمایا گردانی کی ٹھنڈک انکھ میری کی نماز میں اور نماز اسی عبادت ہے کہ جامع ہے سب عبادت بدنی اور مالی کی چنانچہ صرف اموال جیسے پانی و منو کا یا کپڑا و سٹے ستر عورت وغیرہ کے ہلکے رکوع کے ہو اور بارشنا کھانے اور پینے بلکہ کلام سے بھی ہلکا رکوع کے ہو اور استقبال قبلہ مثل قوف عرفہ کے ہو اور رکوع اور سجود اوقیام اور قیود بنظر لطافت و رسمی دریاں صفاد و سرکہ ہو اور دفع کرنا شیطان اور سو شمس کا قبضہ جہاد کے ہو اور سگے تلاوت قرآن کی اور کلمہ شہادت اور ذکر الہی اور دعا سب مع جو ہیں اور نماز جامع عبادت کل مخلوق کی چنانچہ قیام نماز عبادت درختوں اور کھانوں کی ہو اور رکوع نماز عبادت چوپایوں اور پرندوں کی ہو اور سجود نماز عبادت کیڑوں میں کی ہو اور قیود نماز عبادت میں اور بہاروں کی ہو اور حرکت قوری نماز عبادت ستاروں اور آسمانوں کی ہو اور طہارت و تسبیح نماز ارواح اور فرشتوں کی ہو اور اسطرح نماز شامل عبادات ملائکہ سب بعض فرشتے حالت سجد میں ہیں بعض رکوع میں بعض قیام میں بعض قعود میں ہیں بعضے مشغول تسبیح بعضے ذکر الہی میں بعضے تلاوت قرآن مجید میں بعضے صف بائیسے جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں بعضے علیحدہ عبادات میں مشغول ہیں اور یہاں کہ شرف المخلوقات اور ضعیفہ جو انکی ایک عبادت کو نماز میں جامع پنج عبادت خلایق کا کیا ہو اسو سٹے اسکو نماز میں کم قیام اور قرار اور رکوع اور سجود اور قیود اور تسبیح اور ذکر اور دعا اور مناجات کا ہوا تفسیر فتح العزیز میں ذیل تفسیر سورہ کوثر میں لکھا کہ حق تعالیٰ نے حضرت کو حوض کوثر عطا کیا اور اس حوض کے شکر کرنے کے واسطے نماز پڑھنے کا حکم کیا جس پر شکر کے مقام پر جو عبادت کرے مقبول ہو لیکن یہ نماز ایسی عبادت ہو کہ دنیا میں محمود کوثر کا ہو اسو سٹے کہ جہاد حوض کوثر میں ہیں نماز میں موجود ہیں چنانچہ پانی کوثر کا شہد سے زیادہ شیریں اور دودھ سے زیادہ مغیذ بہتر سے زیادہ سرد و میٹھے سے زیادہ نرم ہو اور گردا گرد اسکے درخت مزین آگے ہیں اور انجور سے سونا اور جادو کے آسمان کے ستاروں کے مانند ہیں حوض کے کناروں پر چھتے ہیں اسطرح نماز میں جو مناجات پروردگار کی شہد سے زیادہ شیریں اور انوار غیبی کہ آسمین پہکتے ہیں دودھ سے زیادہ مغیذ ہیں اور یقین کہ اس حاصل ہوتا کہ برکت زیادہ ہو اور جہاں لطف و رحیم نماز پڑھنے والے پر نازل ہوتا ہو اسکے سے زیادہ نرم ہو اور شیریں اور دادا کا دوسکھ گیسو ہے ہو ہیں اور زندگی معنوی کی سرسری کے نشان ہیں مانند درختوں حوض کے ہیں اور ذکر اور تسبیح

کہ ہر رکن میں متعدد ہیں مانند چاندی سونے کے برتنوں کے ہیں کہ محبت الہی کی شراب گھونٹ گھونٹ اسے ہاں میں جاتی ہو اور شوق کی پیاں کو تسکین بخشی ہو پس ہر حال میں نوافل عبادات ہر اسی واسطے ہر دن اور رات میں پانچ نماز کا حکم ہے بخلاف کواۃ کے کہ سال میں ایک بار اور روز ایک مرتبہ کے اور حج عمر میں ایک بار فرض میں فصل پنج بیانِ جہدِ فرض ہوئے نماز کے پوتیدہ سزا کہ قبل نماز کے عادت تشریف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ کوئی جہدِ روز کا ساتھ لیکر غار میں پہلے عبادت اور شاد و تسبیح حق کے کہ اگر پوز و رکع کا شفعہ بطور دین برابر ہی کے معلوم تھا تنہا تشریف لیجائے اور وہاں قیام مہینے کے کہ ہر کچھ دو تین سال میں تشریف لائے پھر دو ایک روز کے بعد تشریف لیجائے جیسے ماہِ نبوت کا قریب نجا ایک روز اس غار سے باہر تشریف لے گا واسطے وہو نے ہاتھ اور پاؤں کے کنارے پانی کے تشریف کئے تھے کہ ناگاہ حضرت جبریل علیہ السلام نے پکارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت نے اوپر دیکھا کوئی نظر نہ آیا دوسری بار دوسری بار بھی سمیٹ کی آواز آئی آپ نے تھوڑے کے باتیں اور دہنئے دیکھا کہ کجبار ایک شخص نورانی نے مثل آفتاب و شمس کے ایک تاج نورانی سر پر رکھے ہوئے اور حلقہ منبر راق پہنے ہوئے بصورت آدمی کے حضرت کے پاس پہنچا حضرت نے کہا کہ پڑھ اپنے فرمایا میں تجھے پڑھا نہیں ہوں اس نے برگ سے پھر کہا پڑھ اور حضرت کو نفل میں لیکر بقوت تمام دیا کہ حضرت کے جسم مبارک میں عرق نکل آتا میں بارہا سیاہی کیا پھر کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ پانچ آیت تک حضرت ان آیات کو یاد کر لیا پھر انھیں بزرگ نے بعد تعلیم ان آیت کے پاؤں اپنا زمین پر اور چشمہ پانی کا جاری ہوا حضرت کو طریقہ طہارت اور وضو اور تسبیح کا سکھایا اور دو رکعت نماز تعلیم کی اور سورہ فاتحہ بھی سکھائی تا نماز میں پڑھا کر بن بھر نماز سمجھ کر تکبیر وقت کی نماز بھی پڑھا اور عمر کی فرض ہی چاہی حق تعالیٰ فرماتا ہے وَتَسْبِّحُ لِحَمْدِهِ رَبِّكَ بِالْعِشِيِّ وَالْغَدِ لِحَمْدِهِ یعنی اور باکی بل اپنے رب کی خوبیاں شام کو اور صبح کو پھر جب حضرت شام وین برس نبوت کے سبقت کی اہل سرھین رمضان کو ڈیڑھ برس قبل ہجرت کے سبب معراج میں تشریف لے گئے وہاں پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی اور کیفیت اس کی وضاحت کی یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب معراج میں مجھ پر پروردگار پچاس وقت کی نماز فرض فرمائی جب میں وہاں سے لوٹا حضرت موسیٰ پر گذر اس شخص نے موسیٰ سے پوچھا کہ آپ کے واسطے کیا حکم ہوا ہے فرمایا مجھ کو پروردگار کا حکم پانچ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ آپ کی امت کو پروردگار پچاس وقت کی نماز کی طاقت نہیں قسم خدا کی مقرر مینے

آویا تاکہ پہلے آدمیوں کو اور کو خوش کی تھی اسرائیل کے ساتھ خوب کوشش پس آپ پھر جائیے اپنے رب کے پاس اور اپنی امت کے لیے تخفیف طلب کیجیے حضرت فرماتے ہیں میں حضور پر بالغت میں نہ ٹوٹ گیا میں ہی تعالیٰ نے دس نماز کم کی پھر اباموسیؑ کے پاس پھر حضرت موسیٰؑ وہی بات فرمائی پھر میں دہس گیا پھر دس کم کی اسطرح میں ہزار حضرت موسیٰؑ کے پاس آتا تھا اور وہ وہی بات فرماتے تھے اور ہر واقعہ تعالیٰ دس نماز کم کرتا تھا یہاں تک کہ دس نماز باقی رہ گئی پھر حضرت موسیٰؑ فرمایا بات فرمائی پھر میں حضور رباری تعالیٰ میں گیا پھر حکم پانچ وقت کی نماز کا ہوا پھر آ کر حضرت موسیٰؑ کے پاس ادھوٹے پونچھا اب کیا حکم ہوا کہا میں نے پانچ وقت کا حکم موا حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ آپ کی امت پانچ نماز کی بھی طاقت نہیں کھتی اور مقررہ آدھ سو نماز کو آڑنا ہی اور نبی کریمؐ کی اپنی کوشش کی پس آپ پھر تشریف لے جایے اپنے رب کے پاس اور تخفیف چاہیے حضرت فرماتے ہیں میں نے کہا کہ سوال کیا میں نے اپنے رب سے یہاں تک کہ شرا آمون لیکن میں اب اسی ہون حکم رب پر اور ماننا ہوں اس کے امر کو پھر جب جلال میں پکارا پکار رہا ہوں کہ کہ لو کہ کیا میں نے فرض ایسا اور تخفیف کی بندوبست معنی ثواب میں ہی حکم ہے اس کا باقی ہا اور عمل میں تخفیف کر دی سو اس کے حق تعالیٰ فرماتا ہے سن جانا کہ

فَلَهُ عَشْرُ امْتِنَا لِهَذَا یعنی جو کوئی لایا ایک نیکی اور سکو ہو یا اسکے دس برابر یعنی ایک نیکی کی عوض میں دس نیکی کا ثواب ملے گا پس اس حساب سے پانچ نماز پس نماز کا حکم رکھتی ہیں ثواب میں اللہ علم برانہ فائدہ جانا چاہیے کہ یہ نماز پانچ وقت کی اور پانچ انبیاء کے فرض تھی اور ان کے ہر ایک کے بیان ایک ایک وقت کی نماز نہایت بزرگی رکھتی تھی نماز صبح حضرت آدمؑ پر اور ظہر حضرت اسماعیلؑ پر اور عصر حضرت یعقوبؑ پر اور مغرب حضرت داؤدؑ پر اور عشا حضرت یونسؑ پر فرض تھی اور پھر حضرت جبریلؑ کا جامع و صاف سب انبیاء کے تھے آپ کی امت پر پانچوں وقت فرض تھے اور بعض کتابوں میں ہے کہ عشا کی نماز سوای حضرت عیسیٰؑ پر فرض نہیں ہوئی پھر جب تک اس نے کہ غلہ میں تشریف لے گئی اور دو رکعت ہر وقت فرض تھی سوای مغرب کے کہ وہ میں نماز فرض تھی جب میں نے میں ہجرت کر کے مکه تشریف لے گئے رہاں ظہر اور عصر دو عشا میں دو دو رکعت غالی میں دو رکعت کے زیادہ کین اور فجر اور مغرب کو بستر بانی رکھا اور عشرین سوای مغرب کے وہی کم قدیم باقی رہا سوال آئیں کیا ہے کہ حضرت دو دو رکعت نماز کہیں جواب ہے کہ نماز فرض عبادت عمدہ ہے اور درگاہ تعالیٰ میں اس کے

دو اور زیادہ کہیں جواب دہ سر یہ کہ اصل مقصود نماز ہے حضور قلب ہو تو شاید اگر دو رکعت میں حضور ختمی حال نہ
باری دو رکعت اخیر میں یہ بات حاصل ہو کہ اوی سب کل نماز مقبول ہو جائے سوال دو دو رکعت زیادہ کیوں
نہی جواب نماز دینی فوج کی اوپر اصل نماز کے کہ دو رکعت پر لازم نہ دے سوال کے ہی میں کیوں نہ دے
کیا جواب ابتدائی سلام میں لوگوں پر شاق ہوتی جب عام قری ہوا اور سلمان طرف عبادات کے
راغب ہوتے تب حضرت زیادہ کیا سوال اخیر میں کیوں زیادہ کیا جواب درختا میں لکھا ہے کہ
اس میں حکم طول قرار دیا ہوا ہے اسی جیسے اس میں نہیں زیادہ کیا جواب دوسرے کہ وہ وقت نوم افطحت کا
ہو اغلب یہ ہے کہ جلگے میں نہ ہو جائے تو دو رکعت جلدی ادا کر لیا اور اگر چار رکعت پڑھے اور اس
عرصے میں آفتاب طلوع کرے تو دو رکعت ہی ہاتھ سے جائے سوال نماز مغرب میں مکے اور مدینہ اور سفر
میں دستور میں ہی رکعت باقی نہیں اس میں کیا سری جواب درختا میں لکھا ہے کہ نماز مغرب تری
دن کی جیسے بعد عشا کے دترے رات کی سوال وقت مغرب رات میں داخل ہوا سو پہلے اس وقت بخود
انظار کرتے ہیں نماز مغرب تر دن کی کیونکر ہو سکتی ہے جواب حقیقت میں وقت مغرب رات میں داخل ہو
لیکن نظر بعض آثار آفتاب کے غلغلی اور روشنی وغیرہ کے مجازاً دن میں بھی داخل ہے سوال دو رکعت اخیر
میں قرار دیا کیوں فرض نہ ہوئی جواب تافق ہے در میان اصل و فرع کے لیکن سنت یہ ہے کہ قطعاً سورہ
فاتحہ دو رکعت اخیر میں آیت پڑھے اور اگر تین بار صبح آں اللہ کے یا اس قدر سکتا ہے تو بھی جائز ہے سوال
مسافر کے دھڑے کیوں ہی حکم قدیم دو رکعت کا باقی رہا جواب بغیر خوف دشمنوں اور مشقت اور تکلیف
مسافر کے حدیث میں ہر دو رکعت ایک کمرہ عذاب کا سوال چاہیے جس سفر میں خوف اور مشقت نہ ہو
وہاں نماز پوری پڑھے جواب سفر میں خوف اور مشقت ہو خواہ نہ ہو کچھ خدا اور رسول نے صدارت میں
کیا اپنی طرف سے اور سکود کرنا محسبیت و فصل الجمع بیان ثبوت فرض نماز پنج وقتہ پر قرآن مجید سے
جو لوگ کہنا واقف ہیں انہیں کہتے ہیں کہ یہ پنج وقتہ قرآن مجید سے کہاں ثابت ہیں اور حالانکہ قرآن مجید
میں کئی مقام سے ثبوت نماز پنج وقتہ کا ہوتا ہے پہلی آیت اقم الصلوٰۃ طرہ فی النہار و رکعاً
میں ایک ہی کمرہ نماز کو دو وقتوں میں رکھ دینا اور کچھ مکرر دن رات کے وقت دن کی طرف

صبح اور بچلادن ہی صبح سے فجر کی نماز اور پچھلے دن کے نماز اور عصر کی نماز اور کچھ نمازوں کے مغرب اور
عشاء مراد دوسری آیت آخر الصلوة لعلوا الشمس طے غسق الیل و قرآن العجرا ہی
کمری کہ نماز سو بج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور قرآن پڑھنا فجر کا ف سو بج ڈھلنے سے
رات کے اندھیرے تک اس سے چار نمازیں یعنی نماز اور عصر اور مغرب و عشاء ثابت ہوئی اور قرآن پڑھنا فجر کا اس
نماز فجر کی ثابت ہوئی تیسری آیت و سبّیح محمد ربک قبل طلوع الشمس و قبل غروبها
و من اناء الکیل فسیب و اطراف النهار لعلک تنضی یعنی اور پڑھنا روزِ خمیاں اپنے رب
کی سو بج ٹھکنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اور فجر طوفان میں رات کی پڑھا کر اور دن کی حد دن
پر شام نوراضی ہو گا ف سو بج ٹھکنے سے پہلے فجر کی نماز اور ڈوبنے سے پہلے عصر کی نماز اور کچھ
گھریوں میں رات کی مغرب و عشاء اور دن کے حد و پر نظر کی نماز مراد ہی جو نصی آیت فبما ان الله جید
مفسر و جید نصیحتی و له الحمد فی السموات و الارض و عیشا و حین نظھروا
یعنی سو باکی بیان کر اسد کی جیشام کر داور سج کر داور اسے غریب آسمان اور زمین میں اور پچھلے وقت
اور جید و پھر مہوف حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ یہ آیت جامع ہے پانچوں نماز کی جیشام
کر داسے مراد مغرب و عشاء ہی اور جیشام کر داسے مراد فجر ہی اور پچھلے وقت سے مراد عصر ہی اور جب دہر ہو گا
مراد ظہر سوال اس میں کیا سرِ حکمت ہے کہ یہ پانچ نمازیں انھیں پانچ وقتوں خاص میں مقرر ہوئیں اسکے
خلاف کہیں نہ تو ہیں جواب اس کا یہ ہے کہ یہ اوقات ایسے ہیں کہ اس میں بندگی کا دم نیا کا کچھ حرج نہ
کہ اپنے کاموں کا عذر پیش لا دین اور او کی جنوسی میں سبب تعلق کام کے خلل واقع ہو نہ ملا وقت سے قبل
طلوع آفتاب کے سبب انسان اور چوپائے اور پرندہ سوئی گشتے کے باوجود آدمی کا مثل اسکے میں جاکرے ہیں جس
جیسا ہے لڑھے وضو کر کے عادت انسان کی بھی سب کو وقت ہاتھ اور ٹونڈھوئی کی ہوتی ہو نماز پڑھے
اور یاد مونی کی کرے پھر دہر تک مہلت کے اپنے کاروبار میں مشغول رہے جاوے کام نیا کا خواہ دہر کا کرے
دو پہر کو آرام کرے پھر ظہر کے وقت اٹھ کر نماز پڑھے بعد اسکے عصر تک فرصت ہی عصر کا وقت البتہ
آزمائش کا ہی اسو ہے کہ اس وقت کا دوبار بار بار اور سودا گری کا پیش آتا ہی اور سب کام کی تمامی کا وقت ہوتا ہے

اسی واسطے اسکو مصلوہ دے ملی گئے ہیں اور اسکی تاکید اور ثواب زیادہ ہی ہر حبشہ کام کو کام نیا سے فایز ہو نماز
مغرب کی پڑھ لے اس میدان میں اور جب کچھ حاجت بشری ہو سکے اور اس سے فایز ہو سکے جب سورہ کا وقت آئے
غدا عشائی پڑھا کر سورہ غفر کہیں وقت میں کچھ حج کاروبار کا تصور نہیں جواب دوسرے یہ کہ اگر
ہر پانچ وقتوں میں ایک سری مثل صبح کے وقت جب آج آب کہ مشابہ موت کی ہر دو ٹھیں یاد کریں کہ اسی
طرح مشرین قرون کے اٹھنا ہو گا اور یہ یاد کر کے خدا کی طرف جمع ہوں یعنی نماز پڑھیں اور خیر کے وقت
شعبہ دوسرا درگرمی کی بونی ہو اور آفتاب سر پر آجاتا ہی اور وقت میدان مشرکہ یاد کریں کہ آفتاب کی سیل
پر ہو گا اور شدت گرمی کی ہوگی یاد کر کے خدا کی طرف جمع ہوں اور اسکی عبادت کریں اور عصر کے وقت بھی
دن کا یہ یاد کریں کہ اس طرح ایک وقت عمر دنیا کی بھی تمام ہو جائیگی اور قیامت آجادیگی یہ یاد کر کے خدا کی طرف
متوجہ ہوں اور اسکی طاعت کریں اور مغرب کا وقت نمودی ہو کر کعبہ بنکر کریم میں مبتلا ہو کر اٹھنا تھیں
وقت مغرب کا معلوم ہوتا ہے اس واسطے جو آدمی کہ نمازی ہو ، منکر کمر سے کھائی کہ چھوڑ دو منکر میں اس
پڑھ لوں تو یہ حالت قبر کی یاد کر کے خدا کی طرف جمع ہو اور نماز پڑھے اور عشاء کا وقت ہو اور عشاء
سے مشابہ یہ یاد کریں کہ حبشہ کی کوئی مہی بی حس حرکت کا غافل ہو جائیگا گئے تصور کر کے خدا کی طرف متوجہ ہوں
اور یاد ہی کریں اور صباں اوقات میں یہ یاد کر کے خدا کی یاد کریں گے تو خدا کے فضل سے اسید کامل ہو کر جب
وہ اوقات بھی وقت مبتلا و حشر اور قیامت اور قبر اور حشر کے ہیں موجب دہائی کے خدا کو نہ بھولیں گے اور رب
موجب مغفرت اور بخشائش کی ہوگی والد عالم بالصلا **فصل** آج میدان اوقات صحیح ناز کے دستہ صحیح ناز کا
حبشہ کی پھیل جائے گا خدا کا کرشمہ بنی پڑھو نماز صبح کی کہ اس میں پڑا جو اور نماز ظہر کی جائے میں اصل
وقت صحیح یہ کہ جو پڑھنا ہو یا درگرمی میں جب ٹھنڈا وقت ہو حشر کا زمانہ ٹھنڈے میں پڑھو نماز ظہر کی
کہ شدت گرمی کی لپٹ ہی دفعہ کی اور عصر میں ہمیشہ تاخیر صحیح ہو تا غفلت سے گئے کی دستہ کے بعد عصر کے
فصل کہ وہی اور مغرب میں ہمیشہ جلدی صحیح ہو مگر روزار کے اور عشاء ہمیشہ تھانی لڑت گئے صحیح ہو اور
برہ کی کے دن عصر میں جلدی چاہیے کہ احتمال غروب آفتاب کا یہ اور مغرب میں تاخیر چاہیے تا احتمال اتانی
ہوئے آفتاب کا نہ ہو اور عشاء میں جلدی چاہیے تا لوگوں کو تکلیف نہ ہو **فصل** آج میدان فضائل اور ہر کار

اور اسکی تاکید اور ثواب زیادہ ہی ہر حبشہ کام کو کام نیا سے فایز ہو نماز
مغرب کی پڑھ لے اس میدان میں اور جب کچھ حاجت بشری ہو سکے اور اس سے فایز ہو سکے جب سورہ کا وقت آئے
غدا عشائی پڑھا کر سورہ غفر کہیں وقت میں کچھ حج کاروبار کا تصور نہیں جواب دوسرے یہ کہ اگر
ہر پانچ وقتوں میں ایک سری مثل صبح کے وقت جب آج آب کہ مشابہ موت کی ہر دو ٹھیں یاد کریں کہ اسی
طرح مشرین قرون کے اٹھنا ہو گا اور یہ یاد کر کے خدا کی طرف جمع ہوں یعنی نماز پڑھیں اور خیر کے وقت
شعبہ دوسرا درگرمی کی بونی ہو اور آفتاب سر پر آجاتا ہی اور وقت میدان مشرکہ یاد کریں کہ آفتاب کی سیل
پر ہو گا اور شدت گرمی کی ہوگی یاد کر کے خدا کی طرف جمع ہوں اور اسکی عبادت کریں اور عصر کے وقت بھی
دن کا یہ یاد کریں کہ اس طرح ایک وقت عمر دنیا کی بھی تمام ہو جائیگی اور قیامت آجادیگی یہ یاد کر کے خدا کی طرف
متوجہ ہوں اور اسکی طاعت کریں اور مغرب کا وقت نمودی ہو کر کعبہ بنکر کریم میں مبتلا ہو کر اٹھنا تھیں
وقت مغرب کا معلوم ہوتا ہے اس واسطے جو آدمی کہ نمازی ہو ، منکر کمر سے کھائی کہ چھوڑ دو منکر میں اس
پڑھ لوں تو یہ حالت قبر کی یاد کر کے خدا کی طرف جمع ہو اور نماز پڑھے اور عشاء کا وقت ہو اور عشاء
سے مشابہ یہ یاد کریں کہ حبشہ کی کوئی مہی بی حس حرکت کا غافل ہو جائیگا گئے تصور کر کے خدا کی طرف متوجہ ہوں
اور یاد ہی کریں اور صباں اوقات میں یہ یاد کر کے خدا کی یاد کریں گے تو خدا کے فضل سے اسید کامل ہو کر جب
وہ اوقات بھی وقت مبتلا و حشر اور قیامت اور قبر اور حشر کے ہیں موجب دہائی کے خدا کو نہ بھولیں گے اور رب
موجب مغفرت اور بخشائش کی ہوگی والد عالم بالصلا **فصل** آج میدان اوقات صحیح ناز کے دستہ صحیح ناز کا
حبشہ کی پھیل جائے گا خدا کا کرشمہ بنی پڑھو نماز صبح کی کہ اس میں پڑا جو اور نماز ظہر کی جائے میں اصل
وقت صحیح یہ کہ جو پڑھنا ہو یا درگرمی میں جب ٹھنڈا وقت ہو حشر کا زمانہ ٹھنڈے میں پڑھو نماز ظہر کی
کہ شدت گرمی کی لپٹ ہی دفعہ کی اور عصر میں ہمیشہ تاخیر صحیح ہو تا غفلت سے گئے کی دستہ کے بعد عصر کے
فصل کہ وہی اور مغرب میں ہمیشہ جلدی صحیح ہو مگر روزار کے اور عشاء ہمیشہ تھانی لڑت گئے صحیح ہو اور
برہ کی کے دن عصر میں جلدی چاہیے کہ احتمال غروب آفتاب کا یہ اور مغرب میں تاخیر چاہیے تا احتمال اتانی
ہوئے آفتاب کا نہ ہو اور عشاء میں جلدی چاہیے تا لوگوں کو تکلیف نہ ہو **فصل** آج میدان فضائل اور ہر کار

اور اسکی تاکید اور ثواب زیادہ ہی ہر حبشہ کام کو کام نیا سے فایز ہو نماز
مغرب کی پڑھ لے اس میدان میں اور جب کچھ حاجت بشری ہو سکے اور اس سے فایز ہو سکے جب سورہ کا وقت آئے
غدا عشائی پڑھا کر سورہ غفر کہیں وقت میں کچھ حج کاروبار کا تصور نہیں جواب دوسرے یہ کہ اگر
ہر پانچ وقتوں میں ایک سری مثل صبح کے وقت جب آج آب کہ مشابہ موت کی ہر دو ٹھیں یاد کریں کہ اسی
طرح مشرین قرون کے اٹھنا ہو گا اور یہ یاد کر کے خدا کی طرف جمع ہوں یعنی نماز پڑھیں اور خیر کے وقت
شعبہ دوسرا درگرمی کی بونی ہو اور آفتاب سر پر آجاتا ہی اور وقت میدان مشرکہ یاد کریں کہ آفتاب کی سیل
پر ہو گا اور شدت گرمی کی ہوگی یاد کر کے خدا کی طرف جمع ہوں اور اسکی عبادت کریں اور عصر کے وقت بھی
دن کا یہ یاد کریں کہ اس طرح ایک وقت عمر دنیا کی بھی تمام ہو جائیگی اور قیامت آجادیگی یہ یاد کر کے خدا کی طرف
متوجہ ہوں اور اسکی طاعت کریں اور مغرب کا وقت نمودی ہو کر کعبہ بنکر کریم میں مبتلا ہو کر اٹھنا تھیں
وقت مغرب کا معلوم ہوتا ہے اس واسطے جو آدمی کہ نمازی ہو ، منکر کمر سے کھائی کہ چھوڑ دو منکر میں اس
پڑھ لوں تو یہ حالت قبر کی یاد کر کے خدا کی طرف جمع ہو اور نماز پڑھے اور عشاء کا وقت ہو اور عشاء
سے مشابہ یہ یاد کریں کہ حبشہ کی کوئی مہی بی حس حرکت کا غافل ہو جائیگا گئے تصور کر کے خدا کی طرف متوجہ ہوں
اور یاد ہی کریں اور صباں اوقات میں یہ یاد کر کے خدا کی یاد کریں گے تو خدا کے فضل سے اسید کامل ہو کر جب
وہ اوقات بھی وقت مبتلا و حشر اور قیامت اور قبر اور حشر کے ہیں موجب دہائی کے خدا کو نہ بھولیں گے اور رب
موجب مغفرت اور بخشائش کی ہوگی والد عالم بالصلا **فصل** آج میدان اوقات صحیح ناز کے دستہ صحیح ناز کا
حبشہ کی پھیل جائے گا خدا کا کرشمہ بنی پڑھو نماز صبح کی کہ اس میں پڑا جو اور نماز ظہر کی جائے میں اصل
وقت صحیح یہ کہ جو پڑھنا ہو یا درگرمی میں جب ٹھنڈا وقت ہو حشر کا زمانہ ٹھنڈے میں پڑھو نماز ظہر کی
کہ شدت گرمی کی لپٹ ہی دفعہ کی اور عصر میں ہمیشہ تاخیر صحیح ہو تا غفلت سے گئے کی دستہ کے بعد عصر کے
فصل کہ وہی اور مغرب میں ہمیشہ جلدی صحیح ہو مگر روزار کے اور عشاء ہمیشہ تھانی لڑت گئے صحیح ہو اور
برہ کی کے دن عصر میں جلدی چاہیے کہ احتمال غروب آفتاب کا یہ اور مغرب میں تاخیر چاہیے تا احتمال اتانی
ہوئے آفتاب کا نہ ہو اور عشاء میں جلدی چاہیے تا لوگوں کو تکلیف نہ ہو **فصل** آج میدان فضائل اور ہر کار

اذان کے پوشیدہ فرسے کہ اذان سنت ہو، یہ اور خیال اسی امت کی وہ پہلا ہی اور بدولت اذان اور قیامت کے نماز
 مکروہ ہوئی ہو اور ثبوت یہ کہ قرآن مجید میں ہوتا ہی چنانچہ نہیں ہو اور شریکین اذان کے سنتے تھے کہ حق تعالیٰ
 نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اذاناً کہ یقرءوا فی الصلوٰۃ استجدوا وھاھنوا واکعبوا ذلک لعلکم تہتمون
 لعلکم تعقلون یعنی اور جو وقت پکارو تم طرف نماز کے دو سکھو نماز میں نہائی اور کھیل اس وقت سے کہ وہ لوگ عقل
 میں اور فضائل اذان اور نیکوئی بہت حد تک پہنچے ثابت ہیں چنانچہ حضرت نے فرمایا مومن دراز کردن ہونے کی قیامت
 دن میں ایسی میرا یادہ رکھتے ہوں کہ خدا کی درگاہ سے اور فرمایا آواز مومن کی نہیں سننا کوئی جن اور اس اور کوئی تھا
 اگر یہ کہ گواہی بگاڑ سکتے اس کے قیامت اور فرمایا جو کوئی سات برس متواتر طلب نواب کے واسطے اذان کے کئے کھا
 جاوے گا وہ اس کے خلاص دوزخ سے اور فرمایا خوش ہوتا ہی پروردگار اس چاہیو کہ بکری سے چلی بھارت
 کہ اذان میں تیار اور نماز پڑھتا ہو پس فرماتا ہی حق تعالیٰ دیکھو میرے بند کو کہ اذان میں تیار ہو اور قائم کرنا ہی نماز اور پڑھو
 مجھے متوجہ بنائیں اور سکھ اور جہل کیلئے جنت میں اور فرمایا تین شخص قیامت کے دن ٹیلے مشک پر ہوں گے غلام
 کہ ادا کیا حق تعالیٰ کا اور حق اپنے مولیٰ کا اور درکہ امامت کی ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہوں اور دراز اذان
 دینا ہو واسطے نماز بخیر حق کے ہون اور رات اور فرمایا نہیں دہوئی دعا درمیان اذان اور قیامت اور قتل ہی
 جو کوئی بارہ برس اذان کے واجب ہوگی واسطے اس کے جنت اور کھا جائیگا بزرگ واسطے ہزار اذان کے ساٹھ ہنگام اور
 واسطے ہزار قیامت کے تیس ہنگام اور فرمایا حضرت نے جیسا اذان ہوتی ہو واسطے نماز کے چھپے جھانکنا ہی شیطان اور کو
 گوز ہوتا ہی اور اس سبب نہیں سنتا اذان کو بعد اذان کے پھر آتا ہی یہاں تک کہ جیسا قیامت کسی کوئی چھپے
 جھانکنا ہی جب تمام ہوئی اقامت پھر آتا ہی اور دوسرے اذان ہی نماز یوں کے دل میں اور کھاتا ہی غلامی بات
 یا در اور غلامی بات یاد کر اس کو یاد نہیں یہاں تک کہ وہ شخص نہیں جانتا کہ کس قدر پڑھا سوال
 کیا سبب ہی کہ شیطان اذان سے جھانکنا ہی اور نماز میں کہ اصل ہی وہ میں دوسرے اذان ہی جواب
 اذان میں احوال ریاکانہیں ہی اور غفلت نہیں ہوتی وقت کئے اذان کے بخلاف نماز اور قرآن
 کے کہ آئین نفس حاضر ہوتا ہی کھولتا ہی شیطان دروازہ دوسرے کا جواب دوسرا اذان
 مثل کو نوال کے ہی اور نماز مثل بادشاہ کے اور کو تہد ہی کہ چار اور ہزار جہت کو کو نوال سے ڈرتا ہی

بدون محمد رسول اللہ کے کہتے ہیں جواب توحید اور عبادتِ خدا کی موقوف ہی اور پر جانے چار صفت اللہ کے علم اور قدرت اور حرمت اور شرف پس چار بار اللہ کہ کسان چاروں صفت کی طرف اشارہ یعنی اس کے ہن اللہ اکبر یعنی اللہ بہت بڑا ہی از روی علم کے اللہ اکبر یعنی اللہ بہت بڑا ہی از روی قدرت کے اللہ اکبر یعنی اللہ بہت بڑا ہی از روی حرمت کے اللہ اکبر یعنی اللہ بہت بڑا ہی از روی شرف کے جب ان اوصاف کے ساتھ خدا کو جانا اور یاد کیا تب اسکی توحید معلوم ہوئے اور توحید و قسم ہر ایک توحید جو دین و دوسری توحیدات میں بھیرا و سکوان و نون توحید کے ساتھ یاد کیا آئندہ انکی گلا لہ الا اللہ یعنی گواہ ہوں میں اسکا کہ نہیں کوئی خدا موجود نہ اسکا کہ آئندہ ان گلا لہ الا اللہ یعنی گواہ ہوں میں اسکا کہ نہیں کوئی خدا سوا اسکی عبادت کے سوا ہی اللہ کے جب اس محبوب کو ان اوصاف کے ساتھ جانا اور سنانی اسکی حضوری تک نہیں ہو سکتی تو ایک اہل معنی رسول چاہیے کہ اس کے وسیلے سے طریق اسکی عبادت کا معلوم ہو اور رسول کی وصفت میں ایکیت کہ فقط پیغام بونہا ہے اور سر یہ کہ ایک حقیقی تک بونہا ہے تو رسول کے دونوں صفت کے ساتھ یاد کیا اور کہا آئندہ ان محمد رسول اللہ یعنی گواہ ہوں میں اسکا کہ محمد رسول کے ہیں کہ پیغام حق کا بونہا ہے ہن آئندہ ان محمد رسول اللہ یعنی گواہ ہوں میں اسکا کہ محمد رسول کے ہیں کہ حق تک بونہا ہے ہن پس لازم ہوا کہ فرمانبرداری اس رسول کی کجاست تاکہ حق تک پہنچاؤ اور فرمانبرداری برکت اور اس سے ہوتی ہے اسیسو سٹے کہا حجی علی الصلوٰۃ یعنی آؤ تم نماز پر اپنے بدو کے ساتھ حجی علی الصلوٰۃ یعنی آؤ تم نماز پر اپنے دلوں کے ساتھ پھر اس کے بعد فرما و فادہ اس عمل کا بیان کیا جاتا ہے اور فرمے وہیں ایک نبوی دوسرا خدوی پس کہا حجی علی الفلاح یعنی آؤ تم مراد سے پودنیامین ساتھ دستی نفس اور حال کے عوام کے واسطے اور لذت مناجات اور شاہدہ حق کے واسطے خاص کے حجی علی الفلاح یعنی آؤ تم مراد سے پودنیامین ساتھ آسانی سخی کے قیامت میں نجات و فرج سے اور پہلے اللہ کہ طلب جات کہ واسطے تھا اور اب کہ فیض نبوی حاصل کیا اور معرفت کا لہ سے شرف ہوا تو اب محض خلوص کہ واسطے پھر کہا اللہ اکبر یعنی خدا بڑا ہی نہایت برتر اپنی ذات و صفات میں اللہ اکبر یعنی خدا بڑا ہی سبب تاثیر کلمات اس کے کہ اس منظر عالم میں در خطا صلہ سے معرفت کا نہایت

اسے کہنے سے قصہ اور ثبوت ان دونوں کا قرآن مجید سے ہیں ہر سوال سجدہ دو نماز کا گناہ ہی
جواب یہ بھی فرض ہے ثابت ہے حدیث سوال دوسرے سجدے میں کیا سری جواب شیطان کہ
 کلمہ سجدہ کا ہوا کیا مرد و ہوا ہم دو سجدے کرتے ہیں اور کسی مخالفت کیوہے سجدہ پہلا اشارہ ہے کہ میں خاک سے
 پیدا ہوں ہے میں اور سجدہ پڑھ رہی کہ پھر اسی خاک میں جانا پڑا اور سجدہ پہلا ذکر نعمت ایمان سے کہی
 اور دوسرے سجدہ واسطے ایمان کے اور پہلا سجدہ طاعت امر سے کہی دوسرے سجدہ شکر کا ہے اور طاعت
 امر سے کہی سوال وجوب سجدہ عبادت میں کیا سری جواب حب بنی آدم آیت سجدہ سے کہی پڑا
 اور سجدہ کہہ کر شیطان چلا آیا اور دنا کی کہی آدم کو سجدے کا حکم ہوا اور اس نے کیا اور سجدت کی اور سجدہ سجدے
 کا کلمہ ہوا میں نے انکار کیا مجھ کو فریضہ سوال سجدہ سوزنک واجب و تاخیر فرض سے کیوں واجب ہوا
جواب اس سجدہ کا نماز میں جو کچھ سبب ہے کہ وجہ تاخیر فرض کے نقصان ہوا ہی سجدہ ہمسرے ہو یا سوچا
 سوال اس فرض نماز کے قرآن مجید میں ایک ہی جگہ مثل فرض نماز کے کہیں بیان کیے گئے ہیں
 ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ تافران میں اکثر ذکر نماز کا آوے اور بندہ ان کو آگاہی ہوتی ہے اور جو عملی کہ ان
 کے یہ فرض تمام قرآن سے نکالیں ثواب بادرین اللہ سلم مسئلہ واجبات نماز کے بارہ میں نماز
 فاتحہ اور ختم سورہ اور ترتیب ارکان اور قعدہ اولیٰ اور التحیات دونوں حصے میں اور لفظ سلام کے ساتھ نماز
 تمام کرنا اور حاکمات و درمیں اور تکبیرات عیدین اور مقرر کردہ رکعت پہلی کا دم طرازیست اور چھٹی یا بارہ رکعت
 پڑھنا نماز پھر میں امام کو اور ختم یعنی آہستہ پڑھنا نماز سری میں اور تقدیل ارکان یعنی ٹھہرنا رکوع اور سجدہ
 میں اور درمیان رکوع اور سجدہ اور دو سجدوں کے اور ادائی اسکا باندہ اسکا یکجا سبحان بی انیم اجمی طرح
 کہنے پہلو حدیث میں اراد ہے کہ ایک مرد داخل ہوا مسجد میں اور حضرت ایک طرف سجدے کے ٹٹھے ہوئے تھے
 میں اس نے نماز بھی پڑھا اور حضرت کی خدمت میں اور سلام کی پس کیا حضرت نے و حکمک السلام کوٹ جا
 اور پھر نماز پڑھ گیا کہ تو سے نماز ہی نہیں پڑھی پس اس شخص نے پھر نماز پڑھی پس آیا حضرت کے حضور میں
 اور سلام کیا حضرت نے کہا و علیک السلام لٹ جا پھر نماز پڑھ گیا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی پس تیری ہمارا کہ
 کہنا کہ اسکا یہ نہ مجھ یا رسول اللہ اپنے فرمایا جب کلمہ ہو سجدہ نماز کے پس پورا کوفی پھر نہ کعبہ کی طرف

اس کا جواب ہے
 یہ بھی فرض ہے
 شیطان کہتا ہے
 میں خاک سے
 پیدا ہوں ہے
 میں اور سجدہ
 پڑھ رہی کہ
 پھر اسی خاک
 میں جانا پڑا
 اور سجدہ پہلا
 ذکر نعمت
 ایمان سے کہی
 اور دوسرے
 سجدہ واسطے
 ایمان کے اور
 پہلا سجدہ
 طاعت امر سے
 کہی دوسرے
 سجدہ شکر کا
 ہے اور طاعت
 امر سے کہی
 سوال وجوب
 سجدہ عبادت
 میں کیا سری
 جواب حب بنی
 آدم آیت سجدہ
 سے کہی پڑا
 اور سجدہ کہہ
 کر شیطان
 چلا آیا اور
 دنا کی کہی
 آدم کو سجدے
 کا حکم ہوا
 اور اس نے کیا
 اور سجدت کی
 اور سجدہ
 سجدے کا
 کلمہ ہوا
 میں نے انکار
 کیا مجھ کو
 فریضہ سوال
 سجدہ سوزنک
 واجب و تاخیر
 فرض سے کیوں
 واجب ہوا
 جواب اس
 سجدہ کا نماز
 میں جو کچھ
 سبب ہے کہ
 وجہ تاخیر
 فرض کے
 نقصان ہوا
 ہی سجدہ
 ہمسرے ہو یا
 سوچا
 سوال اس
 فرض نماز کے
 قرآن مجید میں
 ایک ہی جگہ
 مثل فرض
 نماز کے کہیں
 بیان کیے
 گئے ہیں
 ظاہر معلوم
 ہوتا ہے کہ
 تافران میں
 اکثر ذکر
 نماز کا آوے
 اور بندہ ان
 کو آگاہی
 ہوتی ہے اور
 جو عملی کہ
 ان کے یہ فرض
 تمام قرآن
 سے نکالیں
 ثواب بادرین
 اللہ سلم
 مسئلہ واجبات
 نماز کے بارہ
 میں نماز
 فاتحہ اور
 ختم سورہ اور
 ترتیب ارکان
 اور قعدہ اولیٰ
 اور التحیات
 دونوں حصے
 میں اور لفظ
 سلام کے ساتھ
 نماز تمام
 کرنا اور
 حاکمات و درمیں
 اور تکبیرات
 عیدین اور
 مقرر کردہ
 رکعت پہلی کا
 دم طرازیست
 اور چھٹی یا
 بارہ رکعت
 پڑھنا نماز
 پھر میں امام
 کو اور ختم
 یعنی آہستہ
 پڑھنا نماز
 سری میں اور
 تقدیل ارکان
 یعنی ٹھہرنا
 رکوع اور
 سجدہ میں اور
 درمیان رکوع
 اور سجدہ اور
 دو سجدوں کے
 اور ادائی اسکا
 باندہ اسکا
 یکجا سبحان
 بی انیم اجمی
 طرح کہنے
 پہلو حدیث میں
 اراد ہے کہ ایک
 مرد داخل ہوا
 مسجد میں اور
 حضرت ایک طرف
 سجدے کے ٹٹھے
 ہوئے تھے میں
 اس نے نماز بھی
 پڑھا اور حضرت
 کی خدمت میں
 اور سلام کی
 پس کیا حضرت
 نے و حکمک السلام
 کوٹ جا اور پھر
 نماز پڑھ گیا
 کہ تو سے نماز ہی
 نہیں پڑھی پس
 اس شخص نے
 پھر نماز پڑھی
 پس آیا حضرت
 کے حضور میں
 اور سلام کیا
 حضرت نے کہا
 و علیک السلام
 لٹ جا پھر نماز
 پڑھ گیا کہ تو
 نے نماز نہیں
 پڑھی پس تیری
 ہمارا کہ کہنا
 کہ اسکا یہ نہ
 مجھ یا رسول
 اللہ اپنے
 فرمایا جب کلمہ
 ہو سجدہ نماز
 کے پس پورا
 کوفی پھر نہ
 کعبہ کی طرف

کر کے کھڑا ہو جائے کہ بھر پڑے جو کچھ کہ آسمان ہونے قرآن سے بھر کر کعبہ کر جان تک اطمینان ہو جائے
 کہ کعبہ میں بھر کر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جائے کہ یہاں تک کہ سجدے میں اطمینان حاصل ہو جائے
 اٹھنا اور مطمئن بیٹھنا جائے کہ یہاں تک کہ سجدے میں اطمینان ہو جائے کہ سجدے میں اطمینان ہو جائے
 بیٹھنا اسی طرح تمام نماز پڑھ کر نماز کو بہت اچھی طرح سے پڑھنا چاہیے اور سب سے زیادہ اور
 سنت اور استحباب کا اظہار کرنا چاہیے اور ہر ایک کو خوب یاد کرنا چاہیے اور اب کو بھی امامت سے
 اسوئے ترک رکھنا چاہیے اور ہر ایک کو خوب یاد کرنا چاہیے اور اب کو بھی امامت سے
 پونچنا تاہی ترک فرض تک اور ترک فرض پونچنا تاہی ترک فرض تک اور ترک فرض پونچنا تاہی ترک فرض تک
 اور مفاسد اور محرمات اور مکروہات نماز سے کہ اس سب کی تفصیل تشریح کتابوں فقہ میں ہے پونچنا چاہیے تاکہ نماز
 مرتبہ مقبولیت میں واقع ہو **فائدہ** جو لوگ نماز خوب پڑھتے ہیں اور اچھی طرح ادا کرتے ہیں اور
 وظیفہ بھی پڑھتے ہیں اور کئی نماز قیامت میں شکل حسین اور خوبصورت ہو اور لباس پہنتے ہوئے
 آؤسے گی اور جو لوگ وظیفہ نہیں پڑھتے انکی نماز ملاذ اور اویگی اور جو لوگ اچھی طرح نماز نہیں ادا
 کرتے اور اگر کان اور سن وغیرہ میں قصور کرتے ہیں انکی نماز بعضی لنگڑی بعضی ٹوٹی بعضی انہی
 کافی بعضی کٹمی بعضی نوچی ہوئی اویگی اور قابل قبول اگر گاہ رب العزت کے نہیں ہوگی مگر ابھی نماز
 موجب شرم اور مذمت کی ہوگی **سوال** اسکی کیا وجہ ہے کہ نماز ظہر اور عصر میں قنارت پہنتے اور نمازوں میں
 باؤ از بلند پڑھنا واجب ہے **جواب** ابتدا میں حضرت علی علیہ السلام سبنا بن باؤ از بلند پڑھتے تھے کن
 ظہر اور عصر کے وقت گذر جاتا تھے اور انکی نقلیں کرتے اور ایداد یہ تے حضرت ان دنوں قنارت پہنتے تھے
 اور دوسرے دنوں میں کھانا نہ کھاتے تھے اور سونت باؤ از بلند پڑھتے تھے پھر یہی حکم ہمیشہ کے واسطے بانی **فائدہ**
 در مختار میں ہے کہ جو فعل عارضین مکمل فرض پڑے واجب ہے اور جو فعل مکمل واجب ہے وہ ہر وقت میں اور ترک فرض میں
 فاسد ہوئی ہے اعادہ اور مکافض ہے اور ترک واجب ہے نماز ناقص کردہ تحریری ہوئی ہے اعادہ اور مکافض ہے کہ
 اور ترک سنت سے نماز قریب کراہت ہوئی ہے اعادہ اور مکافض ہے **فصل** بیان امامت جماعت میں مسئلہ
 جماعت سنت ہو کہ وہ اور بعضوں کے نزدیک جب یہ حضرت نے فرمایا کہ نماز جماعت کے ساتھ تفصیل کھنٹی ہو

۱۰

جماعت

جماعت

جماعت

جماعت

جماعت

جماعت

جماعت

جماعت

جماعت

جماعت

جماعت

جماعت

جماعت

جماعت

۴

پر سبز کار بھر زیادہ ہیں الا اور پہلے صف مردوں کی چاہیے پھر لڑکوں کی پھر خنثی کی پھر عورتوں کی اور
چاہیے صف کو خوب سیدھا اور درست کریں حضرتؑ فرمایا ہر کر و صفوں اپنی کو مقرر برابر کرنا صفوں کا کھل
کرنے ناز سے یہ **فَاَمَرَهُ** جہاں کہ چاہے برابر ہوتا ہوا دیکھو سو رکعت کا ثواب ہوتا ہوا اور جو اسے ہوتا ہوا
یہ چتر رکعت کا ثواب ملتا ہوا اور جہاں ہوتا ہوا دیکھو سو رکعت کا ثواب ملتا ہوا اور چتر والی صف کو فقط
بچیس رکعت کا ثواب ہوتا ہوا عزت میں کھایا ہو کوئی ترک کرے صف دل کو خوف سے کنگلی ہو گی اور
لوگوں کو پس کھڑا ہو اور دوسری صف میں بیٹھا ہو اور کھڑا مثل ثواب صف دل کا اور کھڑا دوسرے صف کا مسئلہ
چاہیے ناز فرض مسجد میں پڑھے کہ ثواب زیادہ ہوتا ہوا حضرتؑ فرمایا جو کچھ وقت مسجد میں جاتا ہوا یا شام کو وقت
مہیا کرتا ہوا اس کے واسطے غنہ جنت جسے چاہے جو جائے یا شام کو جائے اور بہترین مکانوں کا اس کے
نزدیک مسجد ہوا اور بہترین مکانوں کا بازار ہوا اور جب مسجد میں جاتا پہلے داہنا ہاؤن دال کرے حضرتؑ ان
سے زائیکہ بارہ سوست بائیں ہاؤن کو پیچھے مسجد میں کھانا آواز غیب آئی یا ثور وہ ہمیش ہر گے پھر نوبہ کی اور
جب مسجد میں داخل ہو یہ عابریہ **اللّٰهُمَّ افْعَمْ لَنَا اَنْبَاءَكَ خَيْرًا** یعنی ایسا کہول سیکرے درو
اپنی جگہ اور در رکعت ناز خیرۃ المسجد پڑھے اور جب مسجد سے نکلے پہلے بائیں ہاؤن کو نکالے اور پھر
اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ اسْتِغْلَاكِ مِنْ فَضْلِكَ یعنی ایسا کہ میں تجھے سوال کرتا ہوں تیرے اور مجھ
دنیا کی بائیں کرے اور سب آداب مسجد کے جیسے کہ بڑی کتابوں میں لکھے ہیں نگاہ رکھے حضرتؑ فرمایا ایک
زمانہ آو گیا لوگوں پر کہ بائیں دنیا کی مسجد میں کرے پس لکھے پاس بیٹھنا اس کو اولیٰ کچھ حاجت نہیں اور
کلام دنیا کا مسجد میں نہ پڑھیں کیونکہ جو جیسے اگ خشک گڑی کو کھاتی ہیں نہایت بن جہر میں لکھا کہ حضرتؑ فرمایا
کہ مسجد میں داخل ہو تو اسے کی وضو سنیں میں پہلے غفلت کرے ذکر خدا کی اور گنج بہانی کرے سوچے یا جوتی
کی پھر داخل کرے دہنتے بانور کی اور حجب نعل ہو کہے **بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ**
وَعَلٰی مَلَائِكَةِ اللّٰهِ اَفْعَمْ لَنَا اَنْبَاءَكَ خَيْرًا اور **اَنْبَاءَكَ خَيْرًا** اور **اَنْبَاءَكَ خَيْرًا**
اور سلام کرے اہل مسجد پر اور اگر کوئی سورت ہے السلام علیہما وعلیٰ عباد اللہ الصالحین و
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبداً ورسولہ اور گندے سے سنا نہ پڑھ لکھے

اور اگر کوئی سورت ہے السلام علیہما وعلیٰ عباد اللہ الصالحین و اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبداً ورسولہ اور گندے سے سنا نہ پڑھ لکھے

تجانی پڑھتے تھے مسئلہ بارہ رکعت نماز سنت موکدہ میں دو رکعت قبل فجر کے چار قبل ظہر کے اور دو بعد اسکے
 اور دو بعد مغرب و دو بعد عشاء کے حضرت شیخ فرمایا میں نے کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہی خدا کے واسطے
 ہر نماز بارہ رکعت کی نفل غرض فرمائی کہ یعنی سنت موکدہ میں اگر نماز ہی خدا واسطے اس کے گھر جنت میں فرجی
 سنت کی بہت تاکید ہے حضرت شیخ فرمایا دو رکعت فجر کی بستر ہی نماز اور دنیا سے مسئلہ چار رکعت قبل عصر
 چار قبل عشاء کے سبب ہے بعض روایت ضعیف میں یوں آیا ہے کہ کسی شخص نے حجاج بن یوسف کو کہہ کر انعام
 تھا خواب میں دیکھا پوچھا کیا حال ہے کہا اچھا حال ہے سنت عصر کی کبھی تھا مگر تاتھا اس کے سبب ہے چھٹا
 پایا سوال نماز سنوں گا کیا اثر فائدہ ہے جواب اسل تصد نماز مخصوص شخص سے حضوری ہی تو پہلے
 کی سنت کا یہ فائدہ ہے کہ اس کو نماز کے ساتھ مناسب پہلے سے ہو جائے اور ان سوئے شیطانی سے پاک ہو رہے
 اور از غفلت کمال سے جاتا رہے اور ایک نوع حضوری حاصل ہو جائے اور صلاحیت مرض کی حاصل ہو سکے
 تو نماز فرض کی بہت شتوع اور حضور کے ساتھ ادا کرے ہو سٹے در میان سنت اور فرض کے کلام نیا کا منہج ہے کہ
 دل اور ظرف متعلق ہو جائے اور تہجد کی سنت کا یہ فائدہ ہے کہ جو تہجد تصور اور نفاذ میں ہے میں دفع ہو کر سنت کی
 جہت سے پورا ہو جائے ہو سٹے بعد فرض کے سنت جلد پڑھنا چاہیے کہ قبل فرض ہی سوال بعد نماز فرما دے
 کیون نماز سنوں نفل کی کمال نفل کردہ ہے جواب بعد نماز عصر اور فجر کے وقت پرستش آفتاب کا قریب جانا کہ
 کہ کفار وقت طلوع اور غروب کے پڑھے ہیں فیصلہ فی فی تشبیہ کے نماز کردہ ہے نماز قضاء البتہ ضرورت جائز ہے ہو سٹے
 عین طلوع اور غروب کے وقت سمجھ حرام ہے نماز تہجد سنت مولیٰ ہے امتداد حضرت پر فرض تھی ایسوی سٹے
 حضرت کبھی ترک نہیں کیا اور اگر کبھی ترک ہو گئی تو دن کو بارہ رکعت نفاذ حسین اور نماز تہجد دو رکعت کم از بارہ
 سے زیادہ ثابت نہیں ہوئی اور ترتیب تہجد پڑھنے کی کتابوں میں کئی طور پر لکھی ہے آسان ہے کہ تین بار پڑھا جائے
 ہر رکعت میں پڑھے اور اگر غنا مطلوب ہو تو ہر رکعت میں ایک بار سے زیادہ کرے یہاں تک کہ بارہ عین میں
 دفعہ پڑھے اور اگر فقر مغرب ہو تو پہلی رکعت میں بارہ دفعہ پڑھے کہ ہر رکعت میں کم کرے یہاں تک کہ بارہ عین
 رکعت میں ایک بار پڑھے اور حضرت ترمذی نے تہجد کے پڑھنے سے تہذیب ہی ہے جس کو اعتبار ہے جانے پہلو دوست
 پڑھے حضرت فرمایا تزلزل جسے اتنا ہی درود گار تھا ہر اہل آسمان دنیا پر جبکہ باقی رہتی ہے تہذیبی لڑائی اخیر نماز

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

ذکر آفرمایا حضرت جو شخص چھوڑے نماز جسے کو بغیر فردرست لکھا جاتا ہے منافق بیچ ایسی کتاب کہ نہیں پائی
حاجات اور دنیا میں لی جاتی فائدہ جانا چاہیے کہ ہوش کے ذنب میں شنبے کا دن معظم کی اور نصاریٰ کی امت میں
کشنے کا دن بزرگی اور دین اسلام میں ان حصے کا کہ دونوں سے سابق ہی بہت تفصیل کھتا ہے تو
مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس دن میں سوای عبادت کے کوئی کام نہ کریں چھ دن پہلے کا روز با دنیا میں
مصرف رہتے ہیں لیکن فضلی عبادت میں صرف کرنا چاہیے اول وقت انجام حصے میں مشغول اور
حجاست اور دھونے کپڑے میں صرف کرن پھر نماز ادا کریں بعد اسکے کچھ عطا اور پس کسی عامل اللہ
میں حاضر ہو کر سنیں تاکہ درت روز نگ غفلت کا دفع ہو جاوے اور غلبہ حاصل ہو تو کشنے کے روز رنگ
نافذانی کی تھی سبھی نیکار مچھلی کا کشنے کو اداس کے دین میں منع ہے کہ کیا تھا ورنہ عذاب آیا بندہ رنج مسلمان
کو چاہیے کہ غضب الہی سے ڈرتے رہیں اور حصے کی بہت تکلیف کریں اور جتنور ہو سکے عبادت اور خیرات کرنا
اور منہایت شرعی سے بچے راہن اور حضرت پروردہ بھیجیں حضرت فرمایا جو کوئی دن حصے کے مجھے پرورد
بیچتا ہے وہ ایک سیر کا حصے پیش کیا جاتا ہے اور جو کوئی ٹوٹہ دن حصے کے زرد بھیجتے بخشے جائیں گے
گناہ اسکے اتنی برکت مسئلہ شرط واجب حصے کے تو میں تنظیم نہیں ہو سقا تو مجموع ہو میں نصیر اور اگر
ہو غلام ہو یا ہو قیدی ہو مرد ہو عورت ہو عاقل ہو مخنون ہو یا شیخ ہو یا کوا کہ سلامت ہو یا نہ جانو یہ لوگوں
ہو لنگرا ہو مسئلہ شرط واجب اسکے او اس کے سات میں نصیر ہو یا او اسکا لواحق ہو اور بادشاہ یا نائب او اسکا وارث
دقت نظر اور خطیب قبل نماز کے اور جماعت تین آدمی کی سوای امام کے اور آذان عام مسئلہ جو شرط حصے کے
ہیں ہی شرائط عیدین کے ہیں ہوا خطیب کے کہ نماز عیدین میں سنت ہے اور بعد نماز کے پڑھنا جائز ہے و نماز
عیدین کی وجہ ہر سوال حصے اور عیدین میں بادشاہ کی شہر طری جواب حصے اور عیدین میں
جمع بہت ہو تا ہر جمع میں سب نگرار خدمت اور تاخیر وغیرہ کے خوف فتنے کا ہی امید ہے سلطان یا دیگر
نائب کا ہونا ضروری تاں ہر سوال معسر کو شہر طری جواب ناگزیرت مجمع سے شوکت زیادہ ہو تو
خطبے کا کیوں پہلے نماز کے پڑھتے ہیں اور عیدین کا پہلے جواب خطبے جسے کا شہر طری اور
شرط مقدم ہے بشرط پراد اس میں سخت اور زیادتیاں کی ہوتی ہر نماز میں دل خلکی طرف مال جو مختلف

۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

دافتر

خطبہ عیدین کے کدہ شرط نہیں ہے اور اوسمین اکثر بیان احکام کا ہے اور اسکو سمجھنے پر ہمارا مناسب ہر سوال
 اسرار جمع اور عیدین کی کیا ہیں جواب فضیلت اور برتری کا اور بیان کر چکے عید الفطر شکرانہ روزہ صیام
 کلام اور عیدین شکرانہ ہر ادائیج کا جواب دوسرا سبب اجتماع مسلمانوں کے شکوت اسلام کی ہوتی ہے
 اور کثرت انواباطین مومنوں سے رونق ایمان کی ہوتی ہے اور ہر ایک مسلمان کی باہم ملاقات ہوتی ہے یا ذاتی
 محبت کی کثرت میں مطلوب ہے ہوتی ہے اسی واسطے حق تعالیٰ نے اوقات اجتماع کے معین اپنے پیغمبر یا پیغمبر
 میں ہر روز یا پنج وقت محلے کو جمع ہو جائیں اور نماز جمعہ میں آٹھویں روز تمام شہر کے لوگ جمع ہوں
 اسی واسطے جمعہ ایک مسجد میں اولیٰ ہے اور عیدین میں تمام شہر اور دیہات کے لوگ ہمال جمع ہوتے ہیں
 اور جمعہ میں کہ عیدین ایک بار فرض ہے تمام عالم کے مسلمان مجتمع ہوتے ہیں اسلئے علم البصواب فصل ۱۹ بیان فضائل
 حضوری نماز کے پوشیدہ نہ ہے کہ جیسے نماز کی واسطے صورت ہے کہ بیان اور سکا کیا گیا اسی طرح ایک صفت ہے کہ وہ
 روح اولیٰ ہے اور جو نماز میں ہر عمل اور ہر ذکر کے واسطے ایک روح ہے خاص اگر اصل اور روح کی ہو تو نماز میں آدمی ہر
 کے ہے اور اگر اصل اور روح ہوں لیکن اعمال اور آداب تمام مہمورین مثل آدمی ہے اکٹھا اور کان و زبان کھلے ہوئے کے
 ہووے اور اگر اعمال درست ہوں اور روح نہ ہووے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کھڑے لیکن بیانی نہیں ہے اور کان نہ
 سننا نہیں ہے اور اصل روح نماز کی خشوع اور خاضعہ کھنکھانے کا ہر سبب نماز میں کہ مقصود نماز درست کھنکھانے اور خدا
 ساتھ اور اولاد کر حق تعالیٰ کا طریق صحبت اور عظیم کے جیسا کہ فرمایا **وَاقْرِ الصَّلَاةَ اِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ** یعنی نماز کھڑی کھ
 میری یاد کو **وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ** یعنی مت ہو غافل نہ ہو اور فرمایا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَءُوا**
الصَّلَاةَ وَانْتَدَسَّ كَادَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ یعنی ایمان والو! نزدیک ہو نماز جب تک کہ تم نہ
 جانتے کہ کہنے کو جو کچھ کہتے ہو **وَالَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ** یعنی اور جو لوگ
 اپنی نماز میں نوسے ہیں فرمایا حضرت نے کہ قیامت کے دن پہلے نماز میں تمام کر کے اگر کامل اور شرطوں کے
 ساتھ ہوگی قبول کریں گے اور دوسرے اعمال تابع اوسکے ہیں جیسے ہوں گے قبول کر لیں گے اور اگر نماز ناقص ہوگی
 دوسرے اعمال کے ساتھ اوسکے منہ پر پھر نہ لگے اور فرمایا جو کوئی اچھی طرح طہارت کرے اور نماز وقت پورا کرے
 اور رکوع اور سجود تمام پورا کرے اور دل سے خشوع اور تواضع کرے نماز اوسکی جاتی ہے عرش تک سفید شکر

خطبہ عیدین کا بیان
 نماز عیدین کا بیان
 نماز عیدین کا بیان
 نماز عیدین کا بیان

اور کہتی ہو خدای تعالیٰ تجھ کو نگاہ رکھے جیسا تو نے مجھ کو نگاہ رکھا اور جو کوئی نماز وقت پر نہیں آدا کرتا اور جہالت
 خوب نہیں کرتا اور رکوع اور سجود اور خشوع تمام پر جان نہیں لانا وہ نماز جاتی ہے آسمان تک سیاہ ہو کر اور کہتی ہو
 خدای تعالیٰ تجھ کو ضائع کرے جیسے مجھ کو تو نے ضائع کیا اور سوفت خدا کے حکم سے اوسکی نماز کو منسلک کرے کہ
 پیٹ کر اوسکے منہ پھر پارسین اور فرمایا بہت آدمی ہیں کہ اوفکو نماز سے بھرنا اور باندگی کے کچھ نصیب ہو
 یہ سب اس کے بدن سے نماز پڑھتا ہے اور دل سے غافل ہے اور فرمایا بہت آدمی نماز پڑھتی ہیں اور اوسکی نماز
 زیادہ چھتے یا سیون حصے سے نکھین اور اوسی مقدار نکھین کہ جسمین دل حاضر تھا اور فرمایا نماز الہی
 کہ جیسے کوئی کسی کو خست کرتا ہے یعنی اس کے ساتھ آپ کو اور اپنی خواہش کو خست کر لیا کہ جو کچھ ہوا حق کے سب
 چھوڑ دے اور جہتین آپ کو نماز میں ہے اور فرمایا حضرت نے جو کوئی دو رکعت نماز پڑھے اور اوسین کچھ نصیب
 دنیا کا نالائے بخشے جائیں گے گناہ اوسکے اگلے اور پچھلے ایک روز حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھتا
 اوشکا داڑھی پر پھرتا تھا آپ نے فرمایا اگر دل اوسکا خشوع کے ساتھ ہوتا تو ہاتھ اوسکا دل کی صفائی کے
 ہوتا یعنی ہاتھ داڑھی پر نہ پھرتا اور فرمایا کہ پیش کر اپنے رب کو جیسے کہ تو اوسکو دیکھ رہا ہے اور اگر ایسا نہ ہو
 کہ تو دیکھ رہا ہے پس ایسی پرستش کر کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہے اور بندہ جب کھڑا ہوتا ہے طرف نماز کے تو وہ خدا کے سامنے
 ہوتا ہے جب طرف لحاظ کرتا ہے خدا اوسکو کہتا ہے کہ کسی طرف دیکھتا ہے یا جس کی طرف دیکھتا ہے وہ بہت بڑا ہے
 مجھے ایسی بیٹھا آدم کے بری طرف منہ کر پس میں بہتر ہوں واسطے تیرے اوس سے کہ جس کی طرف دیکھتا ہے اور
 نماز کے معنی لغت میں دعا کے ہیں تو گویا سب عضو نمازی کے زبان ہیں کہ اوس سے دعا کرتا ہے اللہ کی
 درگاہ میں ظاہر اور باطن میں عاجزی کے ساتھ اور بدلتا شکلوں کا یعنی رکوع اور سجود وغیرہ گالو یا خوشامد
 عاجز اور مسائل اور محتاج کی ہر اپنے مالک سے جب وہ اپنے تمام بدن سے دعا کر لگا مولیٰ اوسکا قبول کر لگا
 اس واسطے کہ اوس نے وعدہ کیا ہے کہ تم مجھے دعا کرو میں قبول کر دوں گا اور فرمایا حضرت نے پناہ مانگو خدا خشوع
 نفاق سے مٹا ہے پھر خشوع نفاق کیا ہے فرمایا خشوع بدن اور نفاق دل کا یعنی ظاہر بدن تدلل اور خواری کرے
 اور دل حاضر نہیں آتا میں دارو ہوا ہے مگر جب بندہ کھڑا ہوتا ہے نماز کیا اس واسطے اور تھا دیتا ہے العجاوب میاں آئے
 اور سب کے اور سامنے ہوتا ہے اپنے وجہ کیم کے ساتھ اور کھڑے ہوتے ہیں فرشتے اوسکے منہ سے کہاں

آسمان نیک و نماز پڑھتے ہیں اور کی نماز کے ساتھ اور آمین کہتے ہیں اور کی عبادت و تحقیق بچھیلانی جاتی
 نیکی نازی پر جو تھے آسمان اس کے سرک اور کھار تہی کھار نیوالا اگر جانے نازی اور سکو کہ کی مناجات کر بہ
 دیکھے در سری طرف عوارف میں ہر نماز میں چار ہیست اور چھ ہر کہ میں چار ہیست قیام قدم و اور رکوع اور
 سجود ہر اور چھ ہر کہ تلاوت قرآن اور سبج اور تمکید اور متغفار اور دعا اور دو ہیست دین جزین ہون میں اور
 متفرق کر تہی خدا ان میں چیز دن کو اور دس صنف فرشتوں کے کہ ہر صنف میں دس ہزار فرشتے ہوتے ہیں ہر
 جمع ہوتا ہر دو رکعت میں اس قدر ثواب کہ متفرق ہو دو لاکھ فرشتوں پر ہر آیت کی گئی ہر شیعہ نماز میں یہ ہر کہ
 یہ بھی نے نمازی اپنے دہائے اور بائیں ہاتھ کو اور ذکر کیا گیا کہ نماز میں چار امر ہیں حضور دل کا محراب میں اور حضور
 عقل کا نزدیک خدا کے اور عاجزی نفس کی اور آداب رکاع کے اس واسطے کہ حضور دل سے حجاب اٹھائی اور
 حضور عقل سے رفع عتاب کا ہوتا ہر اور شیعہ نفس سے دروازہ رحمت کھل جاتے ہیں اور آداب رکاع سے
 ثواب حاصل ہوتا ہر پس جو کوئی نماز پڑھتا ہر مدون حضور دل کے وہ نمازی غافل ہر اور جو پڑھے بلا شہود
 عقل کے وہ نمازی سہمی ہر اور جو پڑھے بلا خضوع نفس کے وہ نمازی کاظمی ہر اور جو پڑھے بلا آداب رکاع کے وہ
 نماز غافل ہر ثواب اور جو چار دن صفت کے ساتھ پڑھے وہ نمازی پورا ہر حضرت کے سامنے چوری کا ذکر کیا گیا
 آپ نے فرمایا کون چوری بدتر ہے صحابہ نے کہا خدا اور رسول ان تر ہے آپ نے فرمایا بدترین چوری یہ کہ چوری
 کے مرد اپنی نماز میں لوگوں کے کہا مرد اپنی نماز میں کہو مگر چوری کرتا ہر فرمایا نہ تمام کرے کوچ اور سجود اور تہجد
 اور نہ قنات و حتی بھی خدا نے بعض انبیاء کی طرف کہ جب داخل ہوں تو نماز میں پڑھتا ہوں اپنے دل سے خشوع اور برکت
 خضوع اور آگھوڑ آئو پس تہ میں قریب ہوں اور کہا ابو انخیر نے میں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کو خواب میں پس کہلے بینے یا رسول اللہ پ مجھ کو وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا ای ابو انخیر لازم کہ نماز کو پس
 سینے طلب وصیت کی پسے رتبے پس مجھ کو وصیت کی نماز کی اور کہا مقرر میں زیادہ نزدیک ہونا ہوں تجھے
 نماز میں اور فرمایا میں عباس نے دو رکعت تنکیر کے ساتھ نہتر ہر رات بھر کی نماز سے حضرت سفیان ثوری
 فرماتے ہیں جو نماز میں غاشخ نماز اور کی درست ہو حضرت حسن بصری فرماتے ہیں جو نماز کہ دل و سین حاضر ہو
 عذاب نزدیک ہو حاذقین جل فرماتے ہیں جو کوئی نماز میں عمداً پہننا اور بائیں دیکھے کہ کون کھڑا ہر نماز درست ہو

امام ابی حنیفہ در امام شافعی اور اکثر علماء اگرچہ کہتے ہیں کہ نماز درست ہو جو وقت مکیہ اور مکہ کے دل حاضر ہو مگر حضرت
امام غزالی محدث السلف علیہ فرماتے ہیں یہ فتویٰ سبب ضرورت کی ہے کہ غفلت ظن پر غالب ہو اور سستی درستی کے نہیں
کہ تو لو کہ اس کو صحت بھی نہیں نماز کو اس واسطے دنیا میں کر لے ہوگی لیکن قوت نہ آخرت کے واسطے اس پر چاہیے کہ دل حاضر ہو
نہایت زمین اور جو نماز پڑھے اور دل غفلت نہ کرے مگر سر کے حاضر ہو امید ہے کہ حال اور کما بہتر ہو اور اس شخص سے کہ اگر
نماز پڑھے لیکن یہ بھی خوف ہے کہ حال اور کما بہتر ہو اس واسطے کہ جو حد سستی کے ساتھ نہ کرنا ہو اور سستی زیادہ کی
ہو نسبت اس کے کہ اگر حضرت میں نہ جانا تو فقیر یہ کہتا ہے کہ زیادہ غفلت کا ہو اس وقت اگر وقت مکیہ اور
کے دل حاضر رکھے اور خیال اور خطرات نہ کرنا چاہیے اور حی الوسع اس میں کوشش کرے تو حق تعالیٰ کی عطا
سے امید ہے کہ نماز اس کی قبول کرے مگر وہ شخص کہ باطل غفلت پڑھے اور کجی کا آداب را اور شیخ اور حضور کا نہیں کرنا
اور مکی مقبولیت میں اشتباہ ہو خدا چاہے اپنے فضل و کرم سے قبول کرے تعلیم جہ کو و سوسہ و خطہ نماز میں بہت آہو
اور کو چاہیے کہ یہ تاکبہ حضور کی سکر یہ بھی کرنا نہ ہو میں کہ نماز بے حضور کے کیا کرے اور حضور کی کجی حال نہیں
پس نماز بلا حضور بیجا غرہ ہو لکن اپنی بہت مضبوط رکھیں اور نماز پڑھے عا میں اور حضور میں کوشش کریں اور دن
تہ پر حضور کی جو کجی بیان کی جاتی ہے کریں اور فقیران در کانون کی صحبت کی کہ خدا کے اہل و عیال حضور حال ہوگا
حضور کے و جب کہ جس نے کوشش کی ہو یا باہر اور ہر حال نماز بہتر ہے نماز سے اور کمال حضور کا عین کمال ہو جائے
ای واسطے ہرگز کہ حضور میں تفاوت ہو یا نہ ہو جسکو خدا سے جہد قرب ہو یا نہ ہو اس وقت حضور زیادہ ہو یا نہ ہو عا و الہ کس کو حضور
حضور ہو یا نہ ہو اولیاء کو اس سے زیادہ عارفوں کو اور زیادہ دار نیادوں کو اور اس سے زیادہ ہو یا نہ ہو چنانچہ حضور کے درجہ
ہیں بطور ترقی کے اہل سے طرف علی کے گھما جائے یا اول گھا ہو یا ساتھ ارکان نماز کے یعنی جس میں کس میں ہو یا نہ ہو
خیال میں ہے کہ اگرچہ اجمالاً اپنے تئیں حضور حق میں جاننا اور خدا کو سوجا و خبر دار اپنے احوال سے جو عین تیسرے
اسرار کو کہ اور جو درجہ جہل سے کہ اس کا ذکر آدھ لگا کر ارف اپنے حال کے سمجھنے چاہئے معنی تسبیح اور زیارت کے
بمکہ کرنا جاتا ہو درامیں میں کوشش کرنا اور مقام عتاب میں نماز اور مقام رحمت میں امیدوار ہونا اور مقام غیہ
میں عزت کرنا یا پوچھنا مصداق ادنیٰ کا دنیا اور آخرت میں دل سے دلچسپی نہ کرنا اور کیفیت اس کی لینا اور ایک
چنانکہ دوسرے جہان کی سیرت کی کتابہ درجبات نماز مسلمان عالموں اور جاہلوں کے ہیں چھپے ہوئے ہو کہ موت و فیاض

دل و خدا کے ساتھ ہونا اسے ایسا فارغ ہو جیسے ماں کے بیٹ سے پیدا ہوا ہے **قیام** ظاہر سکایہ
 کہ خدا کے سامنے فرماے ہو غلاموں کے مانند بہت آداب و تقویٰ کم کھڑا ہوا اور سر سکایہ ہے کہ دل و خیال اللہ
 سے بانہ ہے اور خیال عظمت بادشاہ حقیقی کا پیش نظر رکھے اور یاد کرے کہ اس طرح قیامت روز حق تعالیٰ کے سامنے
 کھڑا ہونا ہوا اور پس پیشہ بان اور بظاہر ہونا چاہیے کہ پیشہ ظاہر سکایہ ہے کہ زبان سے اللہ لگے اور سر سکایہ ہے کہ دل و خیال
 خدا کی خاطر رکھے کہ اپنے تئیں اور کسی عظمت اور کربانی میں ایسا محو کرے کہ دل اور کار و شوق ہو جاوے اور بقا بدہ
 عجب لائق شکر الٰہی کے ہو جائے اور کوئی دوسرا و خطرہ نہ آئے پس احتیاج میں آیا ہو مقرر حسب مرسوم مقرر ہے
 دور ہو جائے ہیں شیاطین کفار نے میں کے اوس سے ذکر اوس سے کہ وہ آباد ہوا ہے بادشاہ حقیقی کی محو
 کے دھڑے جب اللہ اکبر کہتا ہے درمیان اوس کے اڈا سے پرہ ڈالا جاتا ہے کہ وہ اوس نازی کی طرف نہیں دیکھتا ہے
 اور حق تعالیٰ اور کسی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اوس کے دل کی طرف لکھتے شہتہ نگاہ کرتا ہے جو حب نہیں دیکھتا ہے اور
 دل میں ہوا خدا کے کوئی بزرگ تو کہتا ہے سچا ہے تو ترے دل میں ہوا خدا کے کوئی بڑا نہیں اور اوس کے دل میں
 نور روشن ہوتا ہے اور بوجہ تہی محکمت عرش تک اور روشن ہوئے ہیں اور سبب اور نفع کے ملکوت زمین اور آسمان
 اور کھمبی جاتی ہیں اسطے اور اسکے برابر اوس نور کے نیکیاں اور مقرر عجب خل اور جاہل کھڑا ہوا ہے واسطے ہمارے
 جمع ہوتے ہیں اوس کے پاس شیاطین جیسے کھیاں شہد پر جمع ہوتی ہیں پس جب اللہ اکبر کہتا ہے خبر دار ہوا ہے فرشتہ
 اوس کے دل پر پس اگر ہوتی ہے کوئی شی اور اسکے دل میں بزرگ زیادہ اللہ سے فرشتہ کہتا ہے جو ٹاپ تو ہمیں اللہ تعالیٰ
 بزرگ تر ہے دل میں جیسا تو کہتا ہے پس اوس تھا ہے اور اسکے دل سے دھواں ہو بوجہ تہی جو تھے آسمان تک پس ہوتا ہے
 حجاب اوس کے دل کو ملکوت پس زیادہ ہوتی ہے یعنی اوس کے حجاب کی اور جاتا ہے شیطان اور اسکے دل میں اور ملکوت تہی
 اوس میں اور دوسرے ذاتی یہ بیان تک کہ فارغ ہوتا ہے اپنی نماز سے اور نہیں جانتا کہ کیا کیا پڑھا اوس میں
 پاتھہ مانڈھنا ظاہر سکایہ ہے کہ ان کے نیچے داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے اور دستور ہے کہ بادشاہ کو
 آگے دست بستہ کھڑے ہوتے ہیں اور سکے سر کے بائیں عوارف میں کمرے عجب اور سر عجب لکھا ہے خطاطوں کے
 یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے انسان کو شہتہ مخلوقات کی ہے اور سب کائنات میں بزرگ یہ کیا ہے اور اوس میں و خود ساختہ
 ایک آسمانی روح ہے و دراز مہینی وہ جسم ہے اور اس میں اسرار آسمانی اور زمینی کے ہیں پس اور کے جسم میں اسرار

ہیں اور معمل لوح کا ہوا دینے کے جسم میں اس لئے زنی ہیں اور وہ محل نفس اور کای قویہ پر بندہ بن کر
واسطے نظر ہوا ہو آپس لوح اور نفس میں محکم اور ہوا ہو آپس ایک جانتا ہے میں اس کو اپنی طرف کھینچوں نفس
جانتا ہے میں موسیٰ میں ڈالوں اور روح جاوے گی میں مشاہدہ حق میں ایجاوے اس میں بندہ کشش میں
پر جاوے اور حیران ہوا ہو آپس ہاتھ باندھنے سے نفس اور پرانے سے لگ جاتا ہے اور اپنی کشش سے باز رہتا ہے
اور مغلوب ہو جاتا ہے اور روح غالب ہوتی ہے اور کیفیت مشاہدہ اور حضوری کی محال ہوتی ہے قرار
اور اوکار غلام پر کمازبان سے پڑھنا ہے سر اس کا یہ کہ دل سے سنی اسکے جیسے بیان کے جانتے کے
برابر سمجھتا ہے اور عاجزی کرے آیت ثواب پر امید اور رحمت ہدایت غلاب پر ڈرے آیت نقص سے
عزت پر ڈرے اور کیفیت حاصل کرے بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ جب رحلت نماز میں شروع کرے تصور
کرے کہ گوش دل حق تعالیٰ سے مستقام ہوں والد کو سنا تا ہوں اور ٹھہر کے پڑھ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وَذَرْنِي وَالْقُرْآنَ یَعْنِیْ ٹھہر ٹھہر اگر پڑھ قرآن صاف کو مع ظاہر اس کا سر جھکا نہی سر او کا دل
عاجزی ہو اگر محقق کے سامنے اور پڑھ سر عاجزی تری حضور میں توجہ چاہے سو کرے سچ ظاہر کا
خاک پر لکھنا ہے سر اس کا یہ کہ سبب خاکساری کے اپنے بعض عضو کو کہ سر یا خاک پر کہ نہایت بہت و ذلیل
رکھ دیا ہے اور اصل انسان کی خاک پر پھر ایمین جانا ہے اور رکوع اور سجود میں اس قدر ٹھہرے کہ کیفیت محال
حضور حاصل ہو کہ یہ نہایت تمام قرب کا ہے فوجہ ظاہر سکھائیٹھا ہے اور سر اس کا یہ کہ بہت اس کے پیچھے مٹا جاتا
اور عرض حاجات کرے سلام ظاہر لکھا دے اور باطن طرف لفظ سلام کے ساتھ منہ پھیرنا ہے اور سر کا
رجوع ہے اس عالم ظاہری میں سفر باطنی سے والد علم الصواب فیصلہ اپنے کیفیت نماز حضوری کے ہر مسئلہ
کو لائے ہے حقیقت نمازی اس طور ہے کہ حق تعالیٰ نے کچھ تمام پیکش میں بہتر پیدا کر کے بڑی تاکید سے
واسطے حاضر ہونے اور اس کے پانچ وقت اذن مطلق دیا ہے اور حق تعالیٰ اور اس کے اذان کا اور حاشائے اجازت دہان یا
نقیب کانہیں کیا اور غیاغری پڑھ نہایت کافرا یا پھر چاہے جیہ اذان سے جلد اٹھے اور مسجد کی طرف
وہاں ہو اور اگر وہ خود نوادہ کرے وہ کو کہ چلے ثواب یا وہ بدوئے توحید میں لگے جلیط سے بیان کیا ہے جو کو
اور جلیط میں جلدی کرے بعد فوجہ کے قصد مٹا جاتا اور عرض حاجات کا دل میں مقرر کر کے اس بادشاہ حقیقی

خالق کوئی مکان کے دربار میں بہت تعظیم اور ادب اور فریضہ خالص کے ساتھ قبیلہ کی طرف کہنشا اصل آدمی
کا کہ زمین پر وہیں سے پھیلا گیا یہ متوجہ ہوا دریا میں کوئی طرف کہنشا روح آدمی کا یہ متوجہ کر کے کھڑا ہو
اور اس کو کھڑے پہنچے یہ ارادہ کرے کہ میں اہل دین میں مستقیم ہوں اور نہ عرض اور التفات کا اور طرف سے
بھیر کے کہے کہ اللہ اکبر یعنی اللہ بہت بڑی توحید اور وقت کے بادشاہ عالمیہ اسے بندے کے ارادے
پر خبردار سو کے غایت خاص فرماتا ہے اور دونوں ہاتھ کاں تک اور ٹھکانے اور ہاتھ کے مینے دونوں عالم
سے ہاتھ اور ٹھکانے اور سوای خدا کے کوئی بزرگ نہیں ہے اور سوای او کی ذات کسی سے علاقہ نہیں ہے ہر ہاتھ
بانو کہ نہا پر ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم و تبارک اسمک و تعالیٰ حدک و کمالہ
غیر اللہ یعنی ساتھ باکی کے باوجود کہ تاہوں میں نگہوای خدا اور ساتھ محمد صری کے اور بہت خوبوں کا یہ تاہر اور
بہت بڑی مرتبہ تیرا اور نہیں کوئی معبود سوای تیرے اور یہ عا پر خلی منت ہی جانا چاہیے جس قدر کہ تعظیم
اور توحید کے اور سب کی زبان سے صادر ہوتے ہیں غایت شافی اس بندے پر دروختہ نازل
ہوئی ہے اور ہی وقت نزول رحمت ہی میں کہ حضور صری پر دل حاضر کر کے حاجات عرض کرے لیکن
پہلی عرض سے حضور دفع شیطان کا کہ وہ خارج اور ٹرانس ہو کر دل میں لسنے اور زبان
کے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ یعنی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ خدا کے شیطان پرورد سے
حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اَقْرَأْ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ یعنی جب
قرآن پڑھے تو پس پناہ مانگ تو ساتھ خدا کے شیطان مانوے گئے سے یہ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یعنی شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے کہ مہربان ہے رحم والا شروع ہے عرض خدمت کا یہ شروع تعالیٰ
کی نعمت کا کہ بندے کو غنايت کی ہے ملاحظہ کر کے او کی حمد ہے اور اپنے دل کو او کی طرف متوجہ کرے
اور یہ عرض خدمت کرے الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یعنی سب تعریف اللہ کی ہے پروردگار سارے جہاں کا
یہ حمد او کی مہربانی اور رحم پر چکا خدا کر کے یہ کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یعنی بہت مہربان نہایت حمد والا
ہو جس اور کسی رحمت کا اسید دار ہوا اور چونکہ ایمان در میان عرف اور جا کے ہے یہ ہر اس کے جلال اور
عظمت کا ملاحظہ کر کے ملاحظہ اور عبادت روز سب ذکر کر کے مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ یعنی مالک یوم الدین

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

وکن یعنی قیامت کا دستور یہ کہ جب بادشاہ ہون کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں تو پہلے ان کے آداب نامہ اور ثنا اور صفت بجالاتے ہیں پھر اس کی مزا اور نیا رنگ دیتے ہیں اس کے بعد عرض حاجت کر کے مہر و انعام اور بخشش کے ہوتے ہیں اس طرح جب اس کی ثنا اور صفت خارج ہوا اور سب کیل توجہ شاہی کے مرتبہ ہوا اور مغالطہ کا بادشاہ سے حاصل کیا تو اب چاہیے کہ اتنا اخلاص ملی کہ یہ تحفہ اور نذر اس کا گاہہ و شاہ حقیقی کا ہی پیش کرے اور کہے اِيَاكَ الْعَبْدُ وَ اِيَاكَ الْاِسْتَعِيْنُ یعنی مجھ کو بوجہ تیرے ہیں ہم اور تجھے مدد چاہتے ہیں ہم غرض کہ اس عبادت اور استعانت میں تیرے غیر سے بالکل منہ پھیرا جب ثنا اور صفت اور انعام و خلاص سے فارغ ہوا اور عنایات شاہی بہت شامل حال ہو کر کہ ہوئی اور اس پر انعام شام بھی ہوا تو گویا اب یہ ایسا ہوتا ہے کہ طلب کر جو کچھ تجھ کو ہم سے طلب کرنا ہے تو وہ بندہ بہت اری اور عاجزی سے عرض حاجت کرے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ یعنی جلا ہم کو راہ سیدھی راہ اون لوگوں کی جن پر تو نے فضل کیا ہے جن پر غصہ ہوا اور ہدایت پس اس سوال پر اس قدر گریزاں غضب اور ضلالت سے بچھڑ کر کہ جو اب بے بغض اور خوشامی و نفرت میری سب تابع تیری جناب کی ہے تھوڑے واسطے مقبول ہونے اس دعا کے یہ کہے اٰمِيْن یعنی قبول کر کہ جو فائدہ یہ عرضہ شدت حق تعالیٰ نے اپنے بندوں کی زبان سے فرمایا کہ حقیقت جی چاہے اس طرح کہا کریں بعد ازیں کہ میں کہنا سنوں یہ نہ جزو قرآن بالاتفاق اور حدیث میں وارد ہوئی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقسیم کی گئی نماز و میان پر اور میرے بند کے نصف نصف پس حقیقت کہتا ہے بندہ سب الحمد للہ الرحمن الرحیم فرماتا ہے خدا بزرگی کی بندہ میرے پس جب کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین فرماتا ہے حق تعالیٰ حمد کی میری بندہ میرے جب کہتا ہے الرحمن الرحیم فرماتا ہے شاکر مجھ پر بندہ میرے جب کہتا ہے مالک یوم الدین فرماتا ہے سب کام سب میرے پر کے بندہ میرے جب کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین فرماتا ہے یہ بات درمیان میرے اور بندہ میرے جب کہتا ہے یا اے اللہ المستقیم آخر سو ہوگ فرماتا ہے یہ سب بندہ کے واسطے اور اس کے واسطے ہی جو چیز طلب کرے پس غرض یہ کہ خدا اور بندہ کے درمیان یہ بات ثابت ہوئی تو بندہ کو لازم ہے کہ خوش کرنے واسطے غلبہ و بزرگی اور عزت کے پھر بعد سورہ فاتحہ کے کوئی سورہ غم کرے کہ واجب ہو اور اس مقام پر سورہ اخلاص لکھی جاتی ہے و وجہ سے

ادب سے بیٹھ جائی اور چونکہ سجدہ نہایت مقام قرب اور ظہور تجلیات جمال غائبی کا ہو اور اس سے سیرتِ نبوی
 موعتی اور شاہد کچھ عجز و نیاز زانی رہ گیا ہوا ورنہ بن سبب سیرت کے بعض مضمون اخلاص کے زبان حال نہیں کہنے پاتا
 اس واسطے حکم ہوا کہ ایک دم ٹھہر کر بار دیگر بہت فوق سے پھر بھیجے میں جائے اور دوسری بار عجز و نیاز کرے
 اور بھی یہ سجدہ و دراصل ہوا ورنہ تکبر کے سبب حصول قرب کے پھر براڑھا کے اسی طرح دوسری گوت سے
 بعدہ اخیر رکعت میں بعد مسجد سے کے بیٹھ جائے گویا یہ بندہ جب سب خدمت اور آداب بجالا یا اور عرض
 اور تضرع اور عرض حاجات اور تسبیح موافق اپنے حوصلے کے کر چکا تو قابلیتِ تشخص کی حاصل کی اگرچہ بیٹھنا
 ایسے بادشاہ عالیجاہ کے دروبر و زر کا ادب ہی لیکن مضمون اور سکا مثلاً لیون سمجھنا چاہیے کہ جب نذر بادشاہ
 کے حضور میں ممتاز ہوتا ہے اور اس کا عجز و نیاز قبول ہوتا ہے اور اس کو اجازت بیٹھنے کی ملتی ہے وہ پہلے بجائے
 خدمت کے یا یہ کہ منظر حکم کا ہے اور اس حال میں بھی بادشاہ کی تائید کے زیرِ کو کہ جو باعث اس کی رسانی کا
 بادشاہ تک ہوا ہی یہی سلام کرنا چاہیے اور اپنی بقیہ حاجت بھی بادشاہ سے عرض کرنا چاہیے اس واسطے
 یہ مقام بھی خالی عبادت سے نہیں رکھا جیسے نجات اور درود اور سلام ہی تو چاہیے پہلے بادشاہ کی تعریف کئے
 اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالطَّيِّبَاتُ یعنی سب تعریف زبانی اور عبادات بدنی اور عباداتِ
 اندھی کی واسطے یہ تہنیتِ خدمتِ زیر کے کہ وسایا اس قرب کا ہو وہ کون کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلام بھیجے اور کہے اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ یعنی سلام تیرا ہی نبی اور
 ہر اللہ کی اور خوبان و سکی تہنیت پہنچے اور پروردگارِ نیک بندوں پر بھی سلام بھیجے اور کہے اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ
 عِیْنَا یَا اللّٰہُ الصَّلٰوۃُ لِحَبِیۡبِی یعنی سلام میرا اور جتنے نیک بندہ اللہ کے ہیں سب پر تہنیتِ خالص خدا
 کی توحید اور حضرت کی رسالت بیان کرے اور کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا
 عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ یعنی گواہ ہوں میں اس بات کا کہ نہیں کوئی معبود سوا ہی اللہ کے اور گواہ ہوں میں اسکا کہ محمد
 شہید اور سکے ہیں اور رسول اسکے جانا چاہیے کہ یہ گواہی توحید کی ہے کہ خدا کو ایک جانے اور اس کی بندگی میں
 کسی کو شریک نہ کرے اور نیز صاحب کو اور سکا بندہ جانے اور رسول اسکا بھیجانے اور معلوم کرے کہ کچھ
 مضمون زبانِ لہانے اور دل میں تعین کرے سنے مسلمان ہوا ہی در نماز فرض ہوئی فائدہ حضرت علیؓ

نماز اور سجدہ سے
 عجز و نیاز سے
 سیرتِ نبوی سے
 سبب سے

ہو تاہم اسوہ سلیمان علیہ السلام کا یہ کہ نماز خالی مکان میں ادا کرے کچھ اور از
 سننے والے کے مکان میں ہو بہتر ہے اور اگر انکھ بند کرے دوسرے حصوں کے توجہ مضایعہ نہیں اور اکثر عابدین
 نے عبادت خانے تک در تار یک میار کیے ہیں کہ مکان کا وہ میں دل پریشان ہو تاہم حضرت ابو بکر
 جب نماز پڑھتے تھے صحیفہ در تار یک پر پڑھتے اپنے پاس سے جدا کر دیتے کہ تامل و توجہ میں مشغول نہ ہو اور سبب اپنی
 خلالت پر اگر دل کے ہیں اور یہ سبب سخت ہے اور یہ دوسرے ہو تاہم ایک دس کام کی جہت کہ وقت
 نماز کے دل و توجہ میں مشغول ہو تاہم در تار یک کی یہ کہ پہلے اس کام کو تمام کرے تب نماز پڑھے اسوہ سلیمان
 حضرت کہ جب کھانا اور نماز دونوں جمع ہو جاوے تو پہلے کھانا کھا لے اور پھر نماز پڑھے جو کوئی بات کہنی ہو پہلے
 اوستہ کہے اور دل کو اوستہ سے خالی کرے و توجہ دوسری اندیشہ کسی کام کو کہ ایک ساعت میں
 تمام ہو یا خود اندیشہ پریشان دل پر غالب ہوتا ہو بطور عادت کے اور تدریس و ترویج کی یہ کہ دل کو مٹانی
 قرآن اور ذکر کے ساتھ کہ پڑھتا ہو مشغول رکھے اور مٹی سوچا رہے تاہم اندیشہ دور ہو اور اگر اندیشہ
 نہایت غالب ہو اور ان تدریس و ترویج فنی ہو اور کسی تدریس کی یہ کہ اوستہ کی جہت سے اندیشہ پر مابقی
 کرنے اور جب تک کہ اوستہ کی جہت سے دور ہو گیا نماز دوسرے سے خالی نہ ہوگی مثال اوستہ کی یہ کہ جیسے ایک شخص
 ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہو اور چاہتا ہو کہ میان جڑوں کا مجمع نہ ہو تو ایک ٹکڑی سے سب جڑوں کو قطع کرے
 وہ اور جاتی ہیں پھر جڑوں سے بیٹھا ہو وہ پھر جمع ہو جاتی ہیں تو اوستہ کی تدریس یہ کہ اوستہ کی جہت کو جڑوں کا قطع
 کر جب تک درخت رہے گا جڑوں میں ضرورت میں ہی اس طرح جب تک خواہش ایک چیز کی دفع نہ کرے گا خواہ
 ضرورت میں آوے گا اسوہ سلیمان علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام کو کسی شخص نے ایک کپڑا عہدہ دیا تھا اور اسے کہہ کر
 تھا کہ ایک نفر نماز میں اس علم پر پڑھی جب نماز سے خارج ہوئے اوستہ کی جہت سے اوستہ کی جہت سے اوستہ کی جہت سے
 دیا کہ کپڑا نہ پہنیں نہ لیا اور اس طرح حضرت کی تعلیم شریف میں تسمہ یا لگا تھا اور کو نماز میں خوش آیا اپنے بعد کیا
 اور فرمایا عاجزی کی مینے خلکی در گاہ میں تا مجھ پر عتاب کرے اس نظر کرنے پر اوستہ کی جہت سے اوستہ کی جہت سے
 اور پہلے سائل کو کہ کھاوا رکھا کہ حضرت نے اوستہ کی جہت سے اوستہ کی جہت سے اوستہ کی جہت سے
 کے اوستہ کی جہت سے اوستہ کی جہت سے اوستہ کی جہت سے اوستہ کی جہت سے اوستہ کی جہت سے

یہ کہ نماز خالی مکان میں ادا کرے کچھ اور از
 سننے والے کے مکان میں ہو بہتر ہے اور اگر انکھ بند کرے دوسرے حصوں کے توجہ مضایعہ نہیں اور اکثر عابدین
 نے عبادت خانے تک در تار یک میار کیے ہیں کہ مکان کا وہ میں دل پریشان ہو تاہم حضرت ابو بکر
 جب نماز پڑھتے تھے صحیفہ در تار یک پر پڑھتے اپنے پاس سے جدا کر دیتے کہ تامل و توجہ میں مشغول نہ ہو اور سبب اپنی
 خلالت پر اگر دل کے ہیں اور یہ سبب سخت ہے اور یہ دوسرے ہو تاہم ایک دس کام کی جہت کہ وقت
 نماز کے دل و توجہ میں مشغول ہو تاہم در تار یک کی یہ کہ پہلے اس کام کو تمام کرے تب نماز پڑھے اسوہ سلیمان
 حضرت کہ جب کھانا اور نماز دونوں جمع ہو جاوے تو پہلے کھانا کھا لے اور پھر نماز پڑھے جو کوئی بات کہنی ہو پہلے
 اوستہ کہے اور دل کو اوستہ سے خالی کرے و توجہ دوسری اندیشہ کسی کام کو کہ ایک ساعت میں
 تمام ہو یا خود اندیشہ پریشان دل پر غالب ہوتا ہو بطور عادت کے اور تدریس و ترویج کی یہ کہ دل کو مٹانی
 قرآن اور ذکر کے ساتھ کہ پڑھتا ہو مشغول رکھے اور مٹی سوچا رہے تاہم اندیشہ دور ہو اور اگر اندیشہ
 نہایت غالب ہو اور ان تدریس و ترویج فنی ہو اور کسی تدریس کی یہ کہ اوستہ کی جہت سے اندیشہ پر مابقی
 کرنے اور جب تک کہ اوستہ کی جہت سے دور ہو گیا نماز دوسرے سے خالی نہ ہوگی مثال اوستہ کی یہ کہ جیسے ایک شخص
 ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہو اور چاہتا ہو کہ میان جڑوں کا مجمع نہ ہو تو ایک ٹکڑی سے سب جڑوں کو قطع کرے
 وہ اور جاتی ہیں پھر جڑوں سے بیٹھا ہو وہ پھر جمع ہو جاتی ہیں تو اوستہ کی تدریس یہ کہ اوستہ کی جہت کو جڑوں کا قطع
 کر جب تک درخت رہے گا جڑوں میں ضرورت میں ہی اس طرح جب تک خواہش ایک چیز کی دفع نہ کرے گا خواہ
 ضرورت میں آوے گا اسوہ سلیمان علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام کو کسی شخص نے ایک کپڑا عہدہ دیا تھا اور اسے کہہ کر
 تھا کہ ایک نفر نماز میں اس علم پر پڑھی جب نماز سے خارج ہوئے اوستہ کی جہت سے اوستہ کی جہت سے اوستہ کی جہت سے
 دیا کہ کپڑا نہ پہنیں نہ لیا اور اس طرح حضرت کی تعلیم شریف میں تسمہ یا لگا تھا اور کو نماز میں خوش آیا اپنے بعد کیا
 اور فرمایا عاجزی کی مینے خلکی در گاہ میں تا مجھ پر عتاب کرے اس نظر کرنے پر اوستہ کی جہت سے اوستہ کی جہت سے
 اور پہلے سائل کو کہ کھاوا رکھا کہ حضرت نے اوستہ کی جہت سے اوستہ کی جہت سے اوستہ کی جہت سے
 کے اوستہ کی جہت سے اوستہ کی جہت سے اوستہ کی جہت سے اوستہ کی جہت سے اوستہ کی جہت سے

پاس آئے اور اپنے دل کا شکوہ کیا اور اس باغ کو صدقہ سے دیا ایک ات حضرت باہر بیڑی جانی کا
 دل ناز میں خوب متوجہ ہوا تھا خادم پوچھا کہ تلاش کرو کوئی چیز دنیا کی اس مکان میں ہو جس سے عرض کیا
 کہ ہاں خوشہ انکوہر کا رکھا ہے اپنے فرمایا یہی سبب پریشانی دل کا ہو اور سوقت و سکودہ کر دیا اور
 بزرگان دین کے ایسے معاملے بہت کیے ہیں خلاصہ یہ کہ جب تک دل محبت نیا اور اسکی فکر سے
 خالی نہ ہو گا نماز حضور کے ساتھ نہ ہوگی ایسوسلے لازم ہے کہ دنیا پر بقدر حاجت کے فحاش کر کے اپنے
 دل کو عبادت خدا کی طرف مشغول رکھے اور جو حضوری خوب حاصل نہ ہو تو چاہیے نہ فعل بہت حضور دل
 سے بڑھیں تا بعد از ہزار رکعت کے نماز حضور کے ساتھ ادا ہو کر فوسل پر نقصان فراموش کے
فصل آٹھ حکایات نماز حضوری بزرگان دین کے تہذیب و حکایات اسواسلے لکھے جاتے ہیں
 نا تو گ اسکودیکھو عزت قبول کریں اور آپ بھی اس مطمح نماز ادا کریں یہ طریق قصہ کہا نیکی سمجھیں
 نقل ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور آپ کا سینہ در دل پہا جوش کرتا تھا کہ آواز
 آتی تھی جیسے وہ ایک گ پر جوش کرتی ہو اور آواز دیتی ہے حضرت عائشہ سے وابستہ ہے کہ جب حضرت نماز پڑھتے
 گو ایک نہ ہم حضرت کو نہ حضرت پہنچا سکتے اور کبھی حضرت عائشہ سے رو بہت ہے کہ جب حضرت کے گلوں ہوتا
 اور رات کو کچھ بھانے اور بھوک کا غلبہ ہوتا تو بار بار سجدا میں شریعت لے جاتے اور نماز میں مشغول ہونے لگتے
 ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ جو نماز پڑھتے آواز کے جوش دل کی دوسل سے سنی جاتی تھی حضرت اسکا
 علیہ السلام حضرت رہے کہ ساتھ مصر میں پونچھے اور وہاں کے بادشاہ ظالم نے حضرت سارے کو عیبیں لیا اور
 ارادہ بدکاری کا کیا حضرت ابراہیم نماز میں مشغول و مستغرق ہوئے حق تعالیٰ نے نازی کی برکت سے حجاب
 حضرت کی آنکھوں سے اٹھادیا معاذ حضرت راہ کا چشم خود ملاحظہ فرماتے تھے کہ جب بادشاہ نے ارادہ کیا کہ
 کیا ایسے مرض میں مبتلا ہو گیا کہ قریب ہلاکت کے ہوتا تب اس نے حضرت سارے اتقا و عاکی کی آہنی حاسے
 چنگا ہوا پھر دی اور ہانپا اور دی عارضہ پیش آیا پھر حضرت راہ کی حاسے اچھا ہوا اسطرح میں بار بار چکر لگا
 پھر لاچار ہو کر حضرت سارہ کو حضرت ابراہیم کے پاس بھجوا دیا حضرت راہ نے قصد کیا کہ اس سچ کر کیا کرتا
 کہ حضرت ابراہیم نے خود حساب بیان کر دیا نقل ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ

موسیٰ جب مجھ کو یاد کروا سوقت تیرے اعضا کا پیسے لگائیں اور میرے ذکر کے وقت خاشع اور سلیق ہو اور
 جب میرا ذکر کروا دینی زبان کو دل کے موافق کروا دو جب کھڑے ہو میرے آگے کھڑے ہو پیش آنے
 ذلیل کے اور مناجات کرو سیکر سا نعل ڈرنے والے اور زبان جی کے نقل ہی کہ حضرت ابو کر صدیق
 رضی اللہ عنہ نماز میں مثل بیخ کے ہو جاتے اور عبد الصمد بن یزید مثل بخونی کے ہو جاتے نقل ہی کہ
 کہ جب وقت نماز کا آتا حضرت علی رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ کے بدن پر لرزہ پڑتا اور فرماتے آقا وقت اس
 المائت کا معنی نماز کا کرات آسمان و زمین پر پیش کے گئے اور وہ طاقت اس کے اٹھانے کی تھی
 نقل ہی کہ ایکبار کسی غریب زمین بنابا میر کے بدن مبارک میں گانسی نر کی گھس گئی جراح پر چند نعل
 وہ گانسی سبب تکلیف کے دل کسکی اور وقت آپ نماز میں مشغول تھے اور جرح سے فرمایا تو یہ تکلف
 نکال لے اس نے گوشت کا شے نکال لیا اور آپ کو حالت نماز میں مجھ در محسوس ہوا نقل ہی کہ حضرت عبد اللہ
 بن عباس کا ایک لڑکا قریب خانہ کے ہوا جب ایک جو خیر بنی نماز میں مشغول ہوئے اور ہندو سخرن ہوئے اور
 طول کیا کہ لوگ اس کو دفن کر آتے آپ کو خبر ہوئی بعد نماز کے لوگوں نے سبب اس کا پوچھا آپ فرمایا کہ مجھ
 محبت اس کے لڑکے کی غالب تھی اس کی مصیبت بہت بڑھ سکتا تھا لہذا قریب خانہ کی طرف التجا لایا اور
 بنی خیر ہوا نقل ہی کہ حضرت امام زین العابدین جبارہ کہنے کے نماز کی طرف نکلیں ایسا رنگ آپ کا متغیر
 ہوتا تھا کہ بیجا نہ نکلتے تھے پس لوگوں نے سبب اس کا پوچھا آپ فرمایا یا بانی تیرے سر سے کھٹکے لگے کھڑے ہو گیا
 ارادہ رکھتا ہوں نقل ہی کہ ایک گروہ صحابہ کے نماز میں ایسے ماکن پہننے کو چاہئے نہ جہا گئی معلوم
 ہوتا تھا کہ گویا پتھر ہیں نقل ہی کہ مسلم بن یسار ایک روز مسجد بصرہ میں نماز پڑھتے تھے ناگہ متون مسجد کا گڑا
 کہ دوازہ سے گریں بازار کے لوگوں نے منی اور حضرت سلم بن عبدناز میں مشغول رہے اور ان کو خبر ہوئی نقل ہی کہ
 ایک بزرگ کی امامت کے واسطے آگے گئے انھوں نے کہا میں صلاحیت امامت کی نہیں رکھتا جب امر کر دیا
 لوگوں نے تب امام ہوئے اور کہیں کہیں بیہوش ہو گئے لوگوں نے دوسرے کو امام کیا جب ان کو اقامت ہو سبب
 بیہوشی کا لوگوں نے پوچھا انھوں نے کہا کہ جب میں نے لوگوں سے کہا کہ راستہ درست ہے ہو باقی اہل حق
 کہ آتا تو اس کے ساتھ کبھی آتا اور مدید ہا ہوا ہر نقل ہی کہ عاتق امم دعا فرماتے تھے اے خداوندی

نقل ہی کہ حضرت ابو کر صدیق رضی اللہ عنہ نماز میں مثل بیخ کے ہو جاتے اور عبد الصمد بن یزید مثل بخونی کے ہو جاتے نقل ہی کہ جب وقت نماز کا آتا حضرت علی رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ کے بدن پر لرزہ پڑتا اور فرماتے آقا وقت اس المائت کا معنی نماز کا کرات آسمان و زمین پر پیش کے گئے اور وہ طاقت اس کے اٹھانے کی تھی نقل ہی کہ ایکبار کسی غریب زمین بنابا میر کے بدن مبارک میں گانسی نر کی گھس گئی جراح پر چند نعل وہ گانسی سبب تکلیف کے دل کسکی اور وقت آپ نماز میں مشغول تھے اور جرح سے فرمایا تو یہ تکلف نکال لے اس نے گوشت کا شے نکال لیا اور آپ کو حالت نماز میں مجھ در محسوس ہوا نقل ہی کہ حضرت عبد اللہ بن عباس کا ایک لڑکا قریب خانہ کے ہوا جب ایک جو خیر بنی نماز میں مشغول ہوئے اور ہندو سخرن ہوئے اور طول کیا کہ لوگ اس کو دفن کر آتے آپ کو خبر ہوئی بعد نماز کے لوگوں نے سبب اس کا پوچھا آپ فرمایا کہ مجھ محبت اس کے لڑکے کی غالب تھی اس کی مصیبت بہت بڑھ سکتا تھا لہذا قریب خانہ کی طرف التجا لایا اور بنی خیر ہوا نقل ہی کہ حضرت امام زین العابدین جبارہ کہنے کے نماز کی طرف نکلیں ایسا رنگ آپ کا متغیر ہوتا تھا کہ بیجا نہ نکلتے تھے پس لوگوں نے سبب اس کا پوچھا آپ فرمایا یا بانی تیرے سر سے کھٹکے لگے کھڑے ہو گیا ارادہ رکھتا ہوں نقل ہی کہ ایک گروہ صحابہ کے نماز میں ایسے ماکن پہننے کو چاہئے نہ جہا گئی معلوم ہوتا تھا کہ گویا پتھر ہیں نقل ہی کہ مسلم بن یسار ایک روز مسجد بصرہ میں نماز پڑھتے تھے ناگہ متون مسجد کا گڑا کہ دوازہ سے گریں بازار کے لوگوں نے منی اور حضرت سلم بن عبدناز میں مشغول رہے اور ان کو خبر ہوئی نقل ہی کہ ایک بزرگ کی امامت کے واسطے آگے گئے انھوں نے کہا میں صلاحیت امامت کی نہیں رکھتا جب امر کر دیا لوگوں نے تب امام ہوئے اور کہیں کہیں بیہوش ہو گئے لوگوں نے دوسرے کو امام کیا جب ان کو اقامت ہو سبب بیہوشی کا لوگوں نے پوچھا انھوں نے کہا کہ جب میں نے لوگوں سے کہا کہ راستہ درست ہے ہو باقی اہل حق کہ آتا تو اس کے ساتھ کبھی آتا اور مدید ہا ہوا ہر نقل ہی کہ عاتق امم دعا فرماتے تھے اے خداوندی

سے کہ لہاؤں حاتم نم لوگوں کو در غلط کہتے ہو یا نماز بھی اچھی طرح پڑھتے ہو کہا ہاں بوجھا کر نوکر پڑھتے ہو کہ
 کھڑا ہوتا ہوں میں بارادہ نماز اس کے ساتھ اور چلتا ہوں میں خشک ساتھ اور دو اہل ہوتا ہوں میں سجدہ میں
 سر کے ساتھ اور کھیر پھر کر کھتا ہوں میں غصے کے ساتھ اور قنات کرتا ہوں میں تریل کے ساتھ اور کعبہ کرتا ہوں
 خشوع کے ساتھ اور سجدہ کرتا ہوں میں تواضع کے ساتھ اور طیبہ کرتا ہوں میں واسطے تشدد کے کٹائی کے ساتھ
 اسلام پھر تہون میں اور طہیہ سنت اور سپرد کرتا ہوں میں اسکو طرف راستے کے اور محفلت کرتا ہوں
 اوکل اپنے ایام حیات تک اور نو نما ہوں میں ساتھ ملاستے اپنے نفس پر سب قبور کے نماز میں اور رات
 کہ قبول ہونا میری اور امید ہوں کہ قبول کیجئے اور میں درمیان خوف رجا کے ہوں اور شکر گزار ہوں
 جیسی مجھے نماز سکھائی اور سکھاتا ہوں جو کوئی مجھے پوچھتا ہے اور جھڑکتا ہوں اسے زب کی کہ چھوڑا ہوتا
 پس کہا محمد بن یوسف ختم ایسے شخص کو زیبا کہ وہ عظم ہو نفسیل ہے کہ حضرت حاتم ہم سے لوگوں
 نے بوجھا کہ تم کس طرح نماز ادا کرتے ہو پس انھوں نے کہا پورا کرتا ہوں میں وضو کو ادا کرتا ہوں میں
 مقام میں کہ آزادہ نماز کا رکھتا ہوں پس بیٹھتا ہوں اوس جاتا جمع ہوں اعضا میرے پھر کھڑا ہوتا ہوں
 طرف نماز کے اور گردانتا ہوں کعبہ کو سامنے اور وہاں کے اوپر صراطیچہ قدم اپنے کے اور جنت
 داسنے اپنے اور دوزخ بائیں اپنے اور ملک الموت اپنی پشت پر اور یہ گان کرتا ہوں کہ یہ آخر نماز میری
 ہو نقل ہر شخص بزرگوں کی کہ ایک شخص کو وقت نماز کے معین کرتے کہ وہ کی رکعت کا شمار کیے جائیگا
 بسبب کمال حضوری اور استغراق کے عدد رکعات کا خیال نہ رہتا تھا نقل ہر بعض بزرگوں کے کہ
 جب اپنے گھر داخل ہوتے سب گھر والے اگلے خوف اور رعب سے خاموش رہتے جب نماز میں مشغول
 ہوتے سب گھر والے باتیں کرنے اور لڑنے کے شور اور غل جھاسے اور کچھ نہ ہوتی نقل ہے کہ حضرت ابوہریرہ
 کہتا تھا کہ جب وہی کامل تھے ایک متبہ جادو اور سے نماز پڑھتے تھے اور ہنگی خدا میں بخود تھے جو
 اونکی جادو اور یہ گیا باز ایں لال کو پیچھے کو دی تھی کہ ناگاہ ہاتھ وہیں خشک ہو گیا ہر چند ہاتھ
 ہاتھ خشک نہ کرتا تھا یہ حال ادا تھا دیکھ کر سب بازاری جمع ہو گئے انہوں نے کہے ادا سے
 پوچھنے لگے جب اوس نے حقیقت چوری کی بیان کی سب نے کہا باری خدا اوس کی اللہ کی خدمت میں

جلو جا اور چادھی لے جا اور اپنا تصویر معاف کر چوڑا کر گیا دیکھا تو بدستور عبادت میں مشغول ہیں چلے
 سے جیسے چادر اودھاری تھی ویسے ہی ادا ہادی اور ایک طرف کود بے ہوش گیا بعد فراغ نماز کے
 اونکے پردوں پر ہاتھ اور ہاتھ جوڑتا تھا کہ یہ تصویر معاف کیجیے فرمایا تو نے کیا تصویر کیا ہے جو معاف
 کرانا ہے تب اوس نے وہ واردات بیان کی فرمایا دالہ علیہ ہرگز معلوم نہیں کہ کتنے چادر چورانی اور
 بھڑوڑھائی بھڑوڑھائی الہی اسے چادر بھڑوڑھائی تو کبھی اسکا ہاتھ بھڑوڑھائی کے عرصے میں اس وقت ہاتھ
 اچھا ہو گیا فصل ہی حامد ہودی کہ ایک رتبہ ابراہیم خواص کے پہلو مغربی تھا اس پر سونے کے بنگلے میں
 پر ہتھامینے کہا یہاں سے جلد نکل چلو ایسا سو رات ہو جائے اور سانپوں میں ہر جا میں کہ اوس سے
 جان بچانی شکل ہو گی پس ابراہیم نے یہ سننے ہی میں ستر کر دیا میں بھی مجبور ہو گیا رات کو چادر میں
 سے سانپوں نے گھیر لیا میں ڈر کر کہنے لگا سانپ اپنا براہیم نے کہا چپو اور پاؤں خدا میں مشغول ہو رہا
 میں نے ذکر اللہ شروع کیا پھر غفلت نیند سے ذرا غافل ہو گیا پھر کھانچا سانپوں نے گھیر لیا کہ چپو کھانچا
 ابراہیم چکر دیا اور کہا ذکر اللہ کہیں نہیں کہ غرض اسی سے تمام ات گزاری شیخ بعد نماز صبح اور عشاء
 معمول کے چلے دیکھا گیا ہوں کہ اسی مقام پر جہاں جانا شروع کی گئی تھی ایک ڈاکا لاسانپ ہی سینے
 متوجہ ہو کر شیخ سے کہا فرمایا کیا تنجب کرتا ہی ڈاکین کی ابھی بواہ میں تنجب میں باقی ہے کرات کو قبضہ الہی
 سے محفوظ رہے جب تھا فصل ہی کہ عاصیوں میں جو لطف غلام میں حاصل تھا نہ دیکھا گیا نہ سنا گیا شیعہ
 علیہ الصلوٰۃ وسلم کے سانپ کے صوبہ میں آیا اور سانپ لڑی ڈر کر بھاگ گئے اور عامر ویسے ہی نماز میں
 مشغول رہا اور شیخ کی جب خدمت حاضر ہو کر نکلے کہتے ہیں کہ میں گھر کر گیا اس سے سر نکالتا اور اوکو ڈراتا
 تب بھی آپ خبر نہ ہوئے کہ یہ بدستور عبادت الہی میں مشغول رہے آخر کو وہ ہون لاجور ہو کر چلا گیا کسی کہا
 یا حضرت آپ اوس کے سانپ سے نہیں ڈرتے فرمایا ہر سو خدا کسی سے نہیں ڈرتے فصل ہی کہ جب امیر معاویہ
 نماز میں تھے تو عاصیوں میں پادشاہ پرچہ لے آئے وہاں ہر کلام اللہ پڑھنے لگے ناگہ شام ہو گئے ایک
 نصرانی عابد آیا اور نہ تو کوئی کہا سا فرہون بول لاریات کو میرے پاس سو وقت تم جیسے دیکھ گئے یہ شکل سانپوں
 کا یہ شکل کھاتا کہا دیکھو کہ عاصیوں کے پاس میرے گدڑ نہ ہوئی وہ لاجور ہو کر چلا گیا بعد ازاں وہی وقت عابد تھے

دیکھا تو حضرت عمارت الہی میں مصروف ہیں اور ایک شیر لڑنے کے روپ سے اس کے کچھ حملہ آور ہیں
 فانی نے غریب سے کہا بھلو جو کچھ کہنا ہو تو کہہ دینے نصرت ہوا حق ظل انداز ہو پھر وہ عاجزی کے ساتھ ملا تا
 جا گیا لہذا فی عابدی حال دیکھ کر جان سو گیا اور جلد اگر عام کے قدم چومنے لگا اور کمال دیکھ کر غریب
 آپ کو کہہ میں اور کیا مذہب رکھتے ہیں کہا میں ایک غریب مسلمان ہوں قابل شہر کے نہیں تھا ہوا
 نکل آیا اور سے کہا اے اللہ اگر جدید غریب لکھا اس مذہب کے ایسے صاحب کرامت ہیں اللہ اعلم نیکو
 ہوں گے پس اسی وقت سلمان ہو گیا خاصہ **الحمد للہ الذی وقضی علی اعدائہ**
الرسالة علی حدیث اللہ فی التفریح فی فی سبیلہ اس سلسلے میں اسرار و فضائل اور بعض مسائل ضروری
 غائز کے بیان کیے گئے اور یہ مسئلہ دریافت زیادہ مسائل کے کتب فقہ عربی اور فاضل اور اردو کے موجود ہیں
 جسکو حاجت ہوا اس میں دیکھ لے یا کبھی عالم سے دریافت کر لے اس فقیر مروت کے مضامین اس کتاب کے کمال
 معتبر مثل تفسیر فقہ الفرائد اور تفسیر عمی آیت شکرہ نہ غریب اور شرح سفر السعداء اور ذخیرۃ اور شرح وقایہ و تاریخ
 اور تکرر الاوار اور جامع العلوم اور کیمیای سعادت اور عارف المعارف و حقیقۃ الصوفیہ اور حکایات اہل صوفیہ وغیرہ
 اور بعض تحریرات مولانا رفیع الدین رحمہ اللہ سے اور کچھ کہ اس کتاب کے بیچ خدمت علموں اور بزرگان کے
 استعداد کیا اور جو کچھ حق تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور قلب اس فقیر کے لکھا کیا لکھا لیکن اسرار غازی کے
 اسمی ہر برکت پر نہیں ہر لکھا لیکن میں بہت کچھ لکھا ہوا درج قدر حق تعالیٰ جس سبب لینے پر اللہ کرے یا ان
 کہ لکھا ہوا یہ ایک قطرہ دریا سے اور ایک شاع ہر کتاب سے اسید ناظرین اس کتاب سے یہ کہ جو اس کتاب کے مدخل
 فراموش اس فقیر نے لکھا ہے حق میں دعای خیر فراموش و سجاۃ تعالیٰ اس مسلمانوں کو تو فی خیر کی اور
 اور اپنی عبادت خصوصاً نماز ضروری میں مشغول رکھے اور فقیر اور مسلمانوں کی عاقبت بخیر کرے آمین
 یا رب العالمین صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اہل ازا جا اتنا محمد حسین برکتک یا ارحم الراحمین
 شکر بیچ و گاہ بالک پروردگار کے کہ یہ سالانہ مسمیٰ بہ اسرار الصلوٰۃ تاج بندہ ہوں یا صفر و پنجشنبہ اس سال
 میں ساتھ خلاف اس کتاب کی تمام ہوا اہمیت خدا یا یا امرازمین ہر سہ راہ مصنف یونسدہ خواندہ و انقلد

فصل نمیسوم
 حکایات نامتوسو بزرگان بنی مین
 فانی نے غریب سے کہا بھلو جو کچھ کہنا ہو تو کہہ دینے نصرت ہوا حق ظل انداز ہو پھر وہ عاجزی کے ساتھ ملا تا
 جا گیا لہذا فی عابدی حال دیکھ کر جان سو گیا اور جلد اگر عام کے قدم چومنے لگا اور کمال دیکھ کر غریب
 آپ کو کہہ میں اور کیا مذہب رکھتے ہیں کہا میں ایک غریب مسلمان ہوں قابل شہر کے نہیں تھا ہوا
 نکل آیا اور سے کہا اے اللہ اگر جدید غریب لکھا اس مذہب کے ایسے صاحب کرامت ہیں اللہ اعلم نیکو
 ہوں گے پس اسی وقت سلمان ہو گیا خاصہ الحمد للہ الذی وقضی علی اعدائہ
 الرسالة علی حدیث اللہ فی التفریح فی فی سبیلہ اس سلسلے میں اسرار و فضائل اور بعض مسائل ضروری
 غائز کے بیان کیے گئے اور یہ مسئلہ دریافت زیادہ مسائل کے کتب فقہ عربی اور فاضل اور اردو کے موجود ہیں
 جسکو حاجت ہوا اس میں دیکھ لے یا کبھی عالم سے دریافت کر لے اس فقیر مروت کے مضامین اس کتاب کے کمال
 معتبر مثل تفسیر فقہ الفرائد اور تفسیر عمی آیت شکرہ نہ غریب اور شرح سفر السعداء اور ذخیرۃ اور شرح وقایہ و تاریخ
 اور تکرر الاوار اور جامع العلوم اور کیمیای سعادت اور عارف المعارف و حقیقۃ الصوفیہ اور حکایات اہل صوفیہ وغیرہ
 اور بعض تحریرات مولانا رفیع الدین رحمہ اللہ سے اور کچھ کہ اس کتاب کے بیچ خدمت علموں اور بزرگان کے
 استعداد کیا اور جو کچھ حق تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور قلب اس فقیر کے لکھا کیا لکھا لیکن اسرار غازی کے
 اسمی ہر برکت پر نہیں ہر لکھا لیکن میں بہت کچھ لکھا ہوا درج قدر حق تعالیٰ جس سبب لینے پر اللہ کرے یا ان
 کہ لکھا ہوا یہ ایک قطرہ دریا سے اور ایک شاع ہر کتاب سے اسید ناظرین اس کتاب سے یہ کہ جو اس کتاب کے مدخل
 فراموش اس فقیر نے لکھا ہے حق میں دعای خیر فراموش و سجاۃ تعالیٰ اس مسلمانوں کو تو فی خیر کی اور
 اور اپنی عبادت خصوصاً نماز ضروری میں مشغول رکھے اور فقیر اور مسلمانوں کی عاقبت بخیر کرے آمین
 یا رب العالمین صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اہل ازا جا اتنا محمد حسین برکتک یا ارحم الراحمین
 شکر بیچ و گاہ بالک پروردگار کے کہ یہ سالانہ مسمیٰ بہ اسرار الصلوٰۃ تاج بندہ ہوں یا صفر و پنجشنبہ اس سال
 میں ساتھ خلاف اس کتاب کی تمام ہوا اہمیت خدا یا یا امرازمین ہر سہ راہ مصنف یونسدہ خواندہ و انقلد

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آئندہ دیر اندہ لیا جائے گا۔

[illegible]

